ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

عرب لیگ اور 'او آئی سی' کے مشترکہ اجلاس میں غزہ پر اسرائیلی جارحیت کی شدید ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.34 , Sunday 10 August, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۴)، بروز اتوار، ۱۰/اگست، ۲۰۲۵ء، ۱۵/صفر المظفر ۱۴۴۷، ۸ صفحات

آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان 37 سال پرانی جنگ ختم

ٹرمپ نے کرادیا 'امن معاہدہ'، متنازعہ زمین پر کوریڈور بنانے پر اتفاق، لڑائی بند کر کے سفر، کاروبار اور سفارتی تعلقات کھولنے کا وعدہ

واشنگٹن، (ایجنسی): آذربائیجان اور آرمینیا کے رہنماؤں نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی میزبانی میں تاریخی امن معاہدے پر دستخط کر دیے، جس کا مقصد دہائیوں پر محیط تنازع کو ختم کرنا ہے۔ آذربائیجان کے صدر الہام علیوف اور آرمینیا کے وزیر اعظم نیکول پشینیان نے صدر ٹرمپ سے وائٹ ہاؤس میں ملاقات کی جس میں مکمل جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ صدر ٹرمپ نے اس پر گواہ کے طور پر دستخط کیے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق آذربائیجان کے صدر الہام علیوف اور آرمینیا کے وزیر اعظم نیکول پشینیان نے ہاتھ ملایا، امریکی صدر نے اس موقع کو 'تاریخی' قرار دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ اس معاہدے کے بارے میں بہت عرصے سے انتظار میں تھا، جو دونوں ممالک کے درمیان کچھ اہم ٹرانسپورٹ راستوں کو دوبارہ کھولے گا اور خطے میں امریکی اثر ورسوخ کو بڑھائے گا۔ آذربائیجان اور آرمینیا نے 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں ناگورنو کاراباخ کے مسئلے پر جنگ لڑی تھی، جو آذربائیجان کا نسلی طور پر آرمینیائی علاقہ ہے اور اس کے بعد کے برسوں میں بھی پرتشدد واقعات ہوتے رہے ہیں۔ جمعہ کو ٹرمپ نے کہا کہ آرمینیا اور آذربائیجان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے تمام لڑائی بند کر دیں گے اور سفر، کاروبار اور سفارتی تعلقات کھولیں گے۔ الہام علیوف نے کہا کہ آج ہم قفقاز میں امن قائم کر رہے ہیں، ہم نے جنگوں، قبضوں اور خونریزی میں مصروف رہتے ہوئے بہت سے سال ضائع کیے۔ نیکول پشینیان نے اس معاہدے کو دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک اہم سنگِ میل قرار دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اس موقع پر کہا کہ 35 سال انہوں نے لڑائی کی اور اب وہ دوست ہیں اور طویل عرصے تک دوست رہیں گے۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ اس معاہدے کے تحت امریکہ ایک بڑا ٹرانزٹ کوریڈور بنانے میں بھی مدد کرے گا، جس کا نام 'ٹرمپ روٹ فار انٹرنیشنل پیس اینڈ پراسپیرٹی' رکھا جائے گا۔ یہ راستہ آذربائیجان کو اس کے خودمختار نخچیوان انکلیو سے جوڑے گا، جو آرمینیائی علاقے سے الگ ہے، ماضی میں الہام علیوف نے مطالبہ کیا تھا کہ آرمینیا ان کے ملک کو نخچیوان تک ریلوے کوریڈور دے۔ آرمینیا چاہتا تھا کہ سڑک پر اس کا کنٹرول ہو اور آذربائیجانی رہنما نے ماضی میں دھمکی دی تھی کہ وہ یہ کوریڈور طاقت کے ذریعے لے گا، یہ مسئلہ پچھلے امن مذاکرات کو روک چکا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے ملاقات کے دوران ٹرمپ اور ان کی ٹیم کی تعریف کی، الہام علیوف نے کہا کہ صدر ٹرمپ نے 6 ماہ میں 'کرشمہ' کر دکھایا۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے دونوں ممالک کے ساتھ توانائی اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں تجارتی توسیع کے لیے دو طرفہ معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں۔ امریکی صدر نے اپنی دوسری مدت میں کئی متحارب ممالک کے درمیان امن معاہدے کرانے کی کوشش کی ہے۔ جمعہ کا یہ سربراہی اجلاس اس بات کی بھی علامت ہے کہ امریکا اس خطے میں اپنا اثر ورسوخ بڑھا رہا ہے اور روس کا اثر کم ہو رہا ہے، ایک صدی سے زائد عرصے تک کریملن یہاں طاقت اور امن کا ضامن رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں روسی صدر ولادیمیر پوتن نے خود کو اس تنازع میں مرکزی ثالث کے طور پر پیش کیا تھا، علیوف اور پشینیان کے درمیان آخری معاہدہ پوتن کی ثالثی سے ہوا تھا۔ اب ٹرمپ کے ذریعے دونوں ممالک کو اکٹھا کرنے سے پوتن کو زیادہ تر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ماسکو نے امن مذاکرات میں اپنے مفادات شامل کرنے کی کوشش کی، لیکن دونوں فریقین نے ان تجاویز کو چھوڑ کر امریکی حل کو ترجیح دی۔ جمعہ کے روز یہ اعلان اس سے کچھ دیر پہلے آیا، جب ٹرمپ نے اعلان کیا کہ وہ اگلے ہفتے الاسکا میں پوتن سے ملاقات کریں گے۔

ٹرمپ کیلئے نوبل امن انعام کی وکالت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ

امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آذربائیجان اور آرمینیا کے درمیان امن معاہدہ کرادیا جس پر دونوں ممالک کے سربراہوں نے امریکی صدر کو نوبیل کا امن انعام دینے کا مطالبہ کر دیا۔ آذربائیجان کے صدر نے کہا کہ آج تاریخی دن ہے، امن کیلئے نیا راستہ کھلا ہے، ہم امریکہ کیساتھ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا آغاز کرنیجا رہے ہیں۔ آذربائیجان اور آرمینیا ذمے داری کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ وزیر اعظم آرمینیا کا کہنا تھا کہ صدر ٹرمپ پوری دنیا میں امن کے لیے کردار ادا کر رہے ہیں۔ آذربائیجان اور آرمینیا کے رہنماؤں نے امریکی صدر ٹرمپ کی نوبیل انعام کے لیے نامزدگی کی حمایت کی۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے پاکستان بھی ٹرمپ کو نوبیل امن انعام کے لیے نامزد کر چکا ہے جب کہ اسرائیل بھی گزشتہ ماہ ٹرمپ کو نوبیل امن انعام کے لیے نامزد کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ کمبوڈیا نے تھائی لینڈ سے جنگ بندی میں کردار ادا کرنے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو نوبیل امن انعام کے لیے باقاعدہ طور پر نامزد کیا۔

روس کو زمین نہیں دیں گے، یوکرینی صدر کا انتباہ

کیف، (ایجنسیاں) یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے خبردار کیا ہے کہ یوکرین کے

بغیر کیے گئے فیصلے امن نہیں لا سکتے، انہوں نے روس کو زمین دینے کے امکان کو مسترد کر دیا۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق انہوں نے سوشل میڈیا پر کہا کہ یوکرینی اپنی زمین قابض کو نہیں دیں گے، جب کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادیمیر پیوٹن آئندہ ہفتے الاسکا میں یوکرین میں امن کے لیے ہونے والے سربراہی اجلاس کی تیاری کر رہے ہیں۔ زیلنسکی نے کہا کہ ہمارے خلاف کوئی بھی فیصلہ، یوکرین کے بغیر کوئی بھی فیصلہ، امن کے خلاف فیصلہ ہے، اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، جنگ 'یوکرین کے بغیر ختم نہیں ہو سکتی'۔ زیلنسکی نے کہا کہ یوکرین ایسے حقیقی فیصلوں کے لیے تیار ہے جو امن لا سکتے ہیں، لیکن انہوں نے زور دیا کہ یہ ایک 'باوقار امن' ہونا چاہیے۔

اسپین کی تاریخی جامع مسجد قرطبہ میں آگ بھڑک اٹھی

میڈرڈ (یو این آئی) اسپین میں تاریخی مسجد قرطبہ میں اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی، آگ پر ڈیڑھ گھنٹے کی محنت کے بعد قابو پالیا گیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسپین کی تاریخی جامع مسجد قرطبہ میں اچانک خوفناک آگ لگ گئی، تاہم فائر فائٹرز کے فوری ردِعمل کی وجہ سے آگ پر فوری قابو پالیا گیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں قرطبہ کی میئر جوزا ماربلیڈو نے کہا کہ بروقت مداخلت سے ایک تباہی کو ٹال دیا گیا۔

اپنی سرزمین پر امریکی فوجی کارروائیوں کی اجازت نہیں دیں گے، میکسیکن صدر نے ٹرمپ کی تجویز مسترد کر دی

میکسیکو سٹی، (ایجنسیاں): میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین بام نے واضح الفاظ میں اعلان کیا ہے

کہ ان کا ملک اپنی سرزمین پر امریکی فوجی کارروائیوں کی اجازت نہیں دے گا۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے لاطینی امریکی ممالک میں دہشت گرد تنظیموں کے طور پر سمجھے جانے والے منشیات فروشوں کے خلاف فوجی کارروائی کے حکم کے بارے میں خبریں سامنے آئیں۔ خبروں کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پینٹاگون کو ہدایت دی تھی کہ میکسیکو میں منشیات کے کارٹلز کے خلاف کارروائی کی تیاری کی جائے۔ کلاڈیا شین بام نے کہا کہ میکسیکو اور امریکہ کے درمیان تعاون ضرور جاری ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ امریکی فوجی ہماری سرزمین پر تعینات کیے جائیں۔ انہوں نے دوٹوک مؤقف اپناتے ہوئے کہا کہ ہم ہر قسم کی ایسی مداخلت کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں، یہ کسی معاہدے کا حصہ نہیں اور نہ ہی کبھی ہوگا۔ میکسیکن صدر نے یاد دلایا کہ جب بھی یہ تجویز پیش کی گئی، ان کی حکومت نے ہمیشہ اسے رد کیا اور آج بھی یہی مؤقف برقرار ہے۔ وزارت خارجہ نے بھی صدر کے بیان کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں امریکی فوجی تعیناتی کسی صورت قابل قبول نہیں۔ واضح رہے حالیہ مہینوں میں امریکہ کی جانب سے کئی بار تجویز پیش کی گئی کہ میکسیکو میں منشیات کے کارٹلز کیخلاف امریکی فوج براہ راست کارروائی کرے، مگر میکسیکن حکام ہر بار اسے مسترد کر چکے ہیں۔ برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق معمول کی نیوز کانفرنس میں میکسیکو کی پہلی خاتون صدر نے کہا کہ ان کی حکومت کو اس ایگزیکٹو آرڈر کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے لیکن اس میں ہمارے علاقے میں کسی فوج یا ادارے کی شمولیت کا کوئی تعلق نہیں، ہمارے علاقے پر حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بعد میں میکسیکو کی وزارت خارجہ نے کہا کہ اپنے علاقے میں امریکی فوج کی شرکت قبول نہیں کریں گے، جبکہ امریکی سفارت خانے نے بیان جاری کیا کہ دونوں ممالک منشیات فروش گروہوں سے اپنے عوام کی حفاظت کیلئے 'ہر دستیاب ذرائع کو استعمال کریں گے'۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کے اس خفیہ حکم سے پینٹاگون کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سمندر میں اور غیر ملکی زمین پر براہ راست فوجی کارروائیاں کر سکے، خاص طور پر ان کارٹلز کے خلاف جنہیں دہشت گرد تنظیمیں قرار دیا گیا ہے۔

بیت المقدس کے خلاف مکروہ صہیونی عزائم ناکام ہوں گے، قربانیاں جلد رنگ لائیں گی: حماس

مقبوضہ بیت المقدس: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی دفتر کے رکن ہارون ناصر الدین نے کہا ہے کہ قابض صہیونی بستیوں کے درندہ صفت حملے مسجد اقصیٰ پر، زمین پر یہودی بنانے کی مایوس کن کوششیں ہیں، جن کا مقصد مسجد اقصیٰ اور القدس شہر پر مکمل قبضہ قائم کرنا ہے۔ گزشتہ ہفتے مسجد اقصیٰ پر 4761 سے زائد صہیونی بستیوں نے وحشیانہ حملے کیے جن میں قابض کابینہ کے وزراء اور کنیست کے ارکان بھی شامل تھے۔ ناصر الدین نے واضح کیا کہ توراتی نشانات داخل کرنا، مسجد کے صحنوں میں کھلے عام عبادات اور رقص کرنا اور باب الرحمت کے قبرستان میں قبروں کی توہین کرنا قابض صہیونی بستیوں کے گھناؤنے جرائم کی عکاسی کرتے ہیں، جنہیں قابض ریاست کی انتہاپسند حکومت کی سرپرستی اور حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ قابض فوج کی طرف سے چند دنوں میں بیت المقدس کے کئی خاندانوں کے مکانات کی منظم مسماری اہالیان شہر کی ہمت اور ان کے اپنے حق، زمین اور مقدسات سے لگاؤ کو ختم نہیں کر سکتی، چاہے

قابض درندگی میں کتنا بھی اضافہ کرے۔ ہارون ناصر الدین نے اس بات پر زور دیا کہ بیت المقدس کے خلاف تمام صہیونی ریشہ دوانیاں اور اسے یہودیانے کے منصوبے قابض ریاست کی بڑی سازش کا حصہ ہیں، جس کا مقصد فلسطینیوں کا جبری بربادی اور ان کا شہروں سے بے دخل کرنا ہے، لیکن یہ منصوبے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے چاہے اس کے لیے کتنی بھی قربانیاں دی جائیں۔ انہوں نے عرب ممالک اور مسلم امہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ القدس، مسجد اقصیٰ اور مقدسات کی حفاظت کے لیے بھرپور جدوجہد کریں، قابض دشمن کی سازشوں کو ناکام بنائیں اور اپنی زمین کو قابضوں کی نجاست سے پاک کریں۔

کریملن کی پوتن اور ٹرمپ کی ملاقات کی تصدیق

ماسکو(یواین آئی) کریملن کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں روسی صدر پیوٹن اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی الاسکا میں 15 اگست کو ہونے والی ملاقات کی تصدیق کر دی گئی۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق کریملن نے کہا کہ دونوں رہنما ملاقات میں یوکرین تنازع کے طویل المدتی پُرامن حل پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔کریملن کا کہنا تھا کہ یہ بظاہر ایک چیلنجنگ عمل ہوگا لیکن ہم اس میں بھرپور توانائی کے ساتھ حصہ لیں گے۔واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ روسی صدر پوتن سے ملاقات 15 اگست کو الاسکا میں ہوگی۔صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کر کے پوتن سے ملاقات کے متعلق آگاہ کیا۔اس سے پہلے ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں کہا تھا کہ وہ جلد روسی صدر پوتن سے ملاقات کریں گے۔امریکی اخبار کے مطابق صدر پوتن نے امریکہ سے کہا ہے کہ مشرقی یوکرین کے بدلے وہ جنگ ختم کریں گے۔

صہیونی وزیراعظم کا یوٹرن! غزہ پر قبضہ نہیں حماس سے آزاد کرانے جارہے ہیں

تل ابیب،(ایجنسیاں):اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے اپنے تازہ بیان میں کہا

ہے کہ اسرائیل غزہ پر قبضہ کرنے نہیں جارہا، بلکہ اسے حماس سے آزادکرانے کا منصوبہ بنارہا ہے۔نیتن یاہو کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب گزشتہ روز اسرائیلی کابینہ نے غزہ پر کنٹرول کی تجویز کو منظوری دے دی تھی، جس پر کئی مغربی ممالک نے اختلاف کیا تھا۔آسٹریلیا، جرمنی، اٹلی، نیوزی لینڈ اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان میں اسرائیل کے ممکنہ فوجی آپریشن کومسترد کرتے ہوئے فلسطین کے لیے دو ریاستی حل پرزوردیا گیا تھا۔ان ممالک نے واضح کیا کہ وہ اس خطے میں پائیدار امن کے لیے پرعزم ہیں۔دوسری جانب فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے اسرائیلی کابینہ کے فیصلے کوجنگی جرم قرار دیتے ہوئے اس کی سخت مذمت کی تھی۔حماس کے ترجمان نے کہا کہ اسرائیل کواس مہم کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اور غزہ پر قبضہ کرنا اتنا آسان نہیں ہوگا۔نیتن یاہو نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ غزہ کوغیر مسلح کر کے ایک پرامن شہری انتظامیہ قائم کی جائے گی، جس میں فلسطینی اتھارٹی، حماس یا کسی دہشت گرد تنظیم کوشامل نہیں کیا جائے گا۔ان کا کہنا تھا کہ یہ اقدام اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی میں مددگار ثابت ہوگا۔یہ بیان اس تنازعے کے حل کے حوالے سے اسرائیل کی طرف سے ایک نئی حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے، جسے بین الاقوامی سطح پر مختلف ردعمل کا سامنا ہے۔جہاں ایک طرف مغربی ممالک دو ریاستی حل کی بات کررہے ہیں، وہیں اسرائیل اپنی شرائط پر غزہ کی انتظامیہ کوتبدیل کرنے پرزوردے رہا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی جارحیت کا بدستور جاری

مزید 36 فلسطینی شہید؛ امداد کا بحران شدت اختیار کر گیا، فاقہ کشی سے مرنے والوں کی تعداد 201 ہوگئی

یروشلم،(ایجنسیاں):غزہ میں اسرائیلی فوج کی بمباری کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جس کے نتیجے میں ایک ہی دن میں مزید 36 فلسطینی جان کی بازی ہار گئے، جن میں امداد کے منتظر 21 افراد بھی شامل ہیں۔غیر ملکی ذرائع کے مطابق اسرائیلی کابینہ کی جانب سے غزہ پر مکمل قبضے کے فیصلے کے بعد جمعے کے روز بھی علاقے میں شدید حملے کیے گئے، جن میں معصوم شہریوں کی بڑی تعداد نشانہ بنی۔غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بھوک اور غذائی قلت کے باعث مزید چار فلسطینی دم توڑ گئے، جس کے بعد اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے اب تک فاقہ کشی سے مرنے والوں کی تعداد 201 ہوگئی ہے۔ان اموات میں 98 معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ادھر صورتحال کومزید سنگین بنانے کے لیے اسرائیل نے غیر ملکی امدادی تنظیموں کوغزہ میں سرگرمیاں جاری رکھنے سے روک رکھا ہے،

جبکہ خوراک کی تقسیم صرف اسرائیلی اور امریکی انتظامیہ کے ذریعے کی جارہی ہے۔اس دوران کئی واقعات میں اسرائیلی فوج اور امریکی کانٹریکٹرز کی جانب سے خوراک کے حصول کے لیے قطار میں کھڑے فلسطینیوں پر فائرنگ بھی کی گئی، جن کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہوچکی ہیں۔اعداد وشمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی حملوں میں اب تک 61 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔اس بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس آج طلب کرلیا گیا ہے، جس کی درخواست 15 میں سے 14 رکن ممالک نے پیش کی تھی۔

غزہ کی صورتحال پراقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب

نیویارک:غزہ کی صورتحال پراقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کرلیا گیا۔عرب میڈیا کے مطابق یو این سلامتی کونسل کا اجلاس آج ہوگا۔عرب میڈیا کے مطابق یو این سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست 15 میں سے 14 رکن ممالک نے کی۔دوسری جانب امریکہ نے یو این سلامتی کونسل اجلاس بلانے کی مخالفت کی ہے۔یادرہے کہ غزہ پر مکمل قبضے کے اسرائیلی کابینہ کے فیصلے کے بعد جمعے کو بھی دن بھر غزہ میں فلسطینیوں کا قتل عام جاری رہا۔

غزہ پر اسرائیلی قبضے سے امدادی امور میں مسائل آئیں گے:عالمی ریڈ کراس

غزہ،(یواین آئی) عالمی ریڈ کراس کمیٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ غزہ پر اسرائیلی قبضے سے امدادی امور میں مسائل آئیں گے۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق عالمی ریڈکراس کمیٹی کے ترجمان ہشام مہنا نے کہا ہے کہ غزہ میں فضا سے محدود امداد پہنچانے سے مسائل مستقل طور پر حل نہیں ہوں گے۔ترجمان نے کہا کہ امداد کی فراہمی کے لیے وسیع پیمانے پر واضح کوششوں کی ضرورت ہے۔ہشام مہنا نے زوردے کر کہا کہ اس وقت ہنگامی بنیاد پر غزہ میں سیف زونز بنانے کی ضرورت ہے جہاں غزہ کے لوگوں کوصحت اور بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی سہولتیں دستیاب ہوں۔انہوں نے کہا کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تقسیم کی جانے والی امداد کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔

برطانیہ میں قتل کیے گئے سعودی طالبعلم کی نمازِ جنازہ مسجد الحرام میں ادا

مکہ مکرمہ،(ایجنسی) برطانیہ میں قتل کیے گئے سعودی طالبعلم کی نماز جنازہ مسجد الحرام میں ادا کردی گئی۔محمد القاسم کو چندروز قبل برطانیہ کے شہر کیمبرج میں ایک پُرتشدد حملے میں نشانہ بنایا گیا تھا، جسکے نتیجے میں ان کی موت واقع ہوگئی تھی۔یہ واقعہ سعودی عوام میں گہرے دکھ اور غم وغصے کا باعث بنا اور سوشل میڈیا پر مجرموں کو سزا دینے اور مکمل انصاف کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔علاوہ ازیں برطانوی کاؤنٹی کیمبرج شائر میں 10 ہفتے

کے تعلیمی وتربیتی پروگرام کے دوران سعودی عرب سے تعلق رکھنے والے طالبعلم کے بہیمانہ قتل کے سلسلے میں ایک شخص پر فردجرم عائد کردی گئی ہے۔ملزم کورواں ہفتے عدالت میں پیش کردیا گیا تھا جہاں اس پرقتل کی باضابطہ فردجرم عائد کی گئی تھی۔کیمبرج شائر پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی کے پاس واقعے سے متعلق کوئی معلومات ہوں تو وہ فوری طور پر پولیس سے رابطہ کریں۔

فلسطینی ریاست کوتسلیم کرنیکا کوئی منصوبہ نہیں:امریکی نائب صدر

واشنگٹن،(یواین آئی)امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کا کہنا ہے کہ فلسطینی ریاست کوتسلیم کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں۔امریکی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ دنیا میں مزید امن لانے کے لیے بہت کچھ کرسکتے ہیں،مشرق وسطیٰ میں مقاصد کے حصول کے طریقہ کار پر ہمارا برطانیہ سے اختلاف ہوسکتا ہے۔جے ڈی وینس نے کہا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا کیا معنی رکھتا ہے، جب وہاں کوئی حکومت ہی موجود نہیں ہے،غزہ کے مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ امریکہ کا بنیادی ہدف اس بات کویقینی بنانا ہے کہ حماس کبھی بھی اسرائیلی شہریوں پر دوبارہ حملہ نہیں کرسکے گی، ہمارے اہداف بہت واضح ہیں۔ہم اسے بنانا چاہتے ہیں تاکہ حماس معصوم لوگوں پر حملہ نہ کر سکے۔ہم غزہ میں انسانی مسائل کوحل کرنا چاہتے ہیں۔اسرائیل کے غزہ پر قبضے کے اعلان سے متعلق وانس نے کہا کہ میں ایسی بات چیت میں نہیں جانا چاہتا لیکن توقع ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل کے منصوبے پر'اپنے ردعمل' کے بارے میں میڈیا سے کسی وقت بات کریں گے۔واضح رہے کہ برطانیہ، آسٹریلیا، جرمنی، اٹلی، نیوزی لینڈ نے غزہ پر اسرائیلی قبضے کے منصوبے کی مذمت کی ہے۔پانچوں ملکوں کے وزرائے خارجہ نے مشترکہ بیان میں غزہ میں مزید بڑے فوجی آپریشن کے اسرائیلی فیصلے کومسترد کرتے ہوئے دوریاستی حل پرعملدرآمد پرزوردیا ہے۔

'غزہ کے مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہتے ہیں'

افغانستان میں طالبان نے گھریلو بیوٹی پارلرز بھی بند کرادیے

مختلف علاقوں میں گھروں پر چھاپے مار کر درجنوں گھریلو بیوٹی سیلون پر لگایا گیا تالا

کابل،(ایجنسیاں):افغانستان کی راجدھانی کابل میں طالبان حکام نے خواتین کے گھروں میں چھپ کر چلائے جانے والے بیوٹی پارلرز کو بھی بند کروانا شروع کردیا ہے۔مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق طالبان کے کارندوں نے مختلف علاقوں میں گھروں پر چھاپے مار کر درجنوں گھریلو بیوٹی سیلون بند کروائے ہیں۔اطلاعات کے مطابق طالبان اہلکاروں نے نہ صرف بیوٹی پارلرز کا سامان ضبط کیا ہے، بلکہ گھر والوں سے کام بند کرنے کے معاہدوں پر دستخط بھی کروائے ہیں۔کارروائی کے دوران خواتین کے موبائل فونز بھی چیک کیے گئے۔جبکہ طالبان نے ان خواتین کو دوبارہ کام شروع کرنے پر گرفتاری اورعدالت میں پیشی کی دھمکیاں بھی دی ہیں۔یادرہے کہ گزشتہ سال طالبان حکومت نے تمام بیوٹی پارلرز بند کرنے کا حکم جاری کیا تھا، جس کے بعد سے خواتین نے گھروں میں خفیہ طور پر یہ سروسز جاری رکھی تھیں۔اس تازہ کارروائی پر تاحال طالبان کا کوئی سرکاری موقف سامنے نہیں آیا۔

آسٹریلوی نوجوان نے یورپ میں نیا ملک بنالیا

125 ایکڑ پر مشتمل خودساختہ 'فری ری پبلک آف ورڈیس' سے پڑوسی ممالک کواپنی قومی سلامتی کا خطرہ

میلبورن،(ایجنسیاں):آسٹریلوی نژاد نوجوان ڈینئل جیکسن نے یورپ کے متنازع خطے میں تقریباً 125 ایکڑ کے جنگلاتی رقبے پرنیا

ملک بنالیا، جسے پڑوسی ممالک نے اپنی قومی سلامتی کا خطرہ بھی قرار دے دیا۔امریکی نشریاتی ادارے فاکس نیوز کے مطابق آسٹریلوی نوجوان نے یورپی ملک کروشیا اور سربیا کے درمیان دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع تقریباً 125 ایکڑ کے متنازع جنگلاتی علاقے میں 'فری ری پبلک آف ورڈیس' کے نام سے ایک نیا خود ساختہ ملک قائم کرلیا۔مذکورہ علاقے کونقشوں میں 'پاکٹ تھرٹی' کہا جاتا ہے، جو دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان سرحدی تنازع کی وجہ سے غیر دعویدار ہے اور نوجوان نے مذکورہ متنازع اراضی پر دعویٰ کرکے نیا ملک بنالیا۔نیا ملک بنانے والے ڈینئل جیکسن کے مطابق انہیں ورڈیس نامی ملک بنانے کا خیال محض 14 سال کی عمر میں آیا، انہوں نے شروع میں چند دوستوں کے ساتھ ایک تجربہ کیا اور پھر ان سب نے کچھ منفرد اور غیر معمولی بنانے کا عزم کیا۔ڈینئل جیکسن نے 30 مئی 2019 کو ورڈیس کی آزادی کا باضابطہ اعلان کیا، مذکورہ خود ساختہ ملک ویٹیکن سٹی کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے چھوٹا ملک کہلاتا ہے، جسے اپنا جھنڈا، کابینہ، قوانین اور کرنسی (یورو) رکھتا ہے۔مذکورہ خود ساختہ ملک ورڈیس کی سرکاری زبانیں انگریزی، کروشین اورسربین رکھی گئی ہیں۔

ڈینئل جیکسن روبلوکس پر ورچوئل دنیائیں بنانیوالے ڈیجیٹل ڈیزائنر ہیں اورانہوں نے 18 سال کی عمر میں ورڈیس کو ایک فعال حکومت کی شکل دینا شروع کی۔مذکورہ ملک ورڈیس تک رسائی صرف کروشیا کے شہراوچیک سے کشتی کے ذریعے ممکن ہے، تاہم اس علاقے میں آباد ہونے کی کوششوں کو سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔اکتوبر 2023 میں کروشین پولیس نے ڈینئل جیکسن سمیت کئی آباد کاروں کو حراست میں لے کر ملک بدر کردیا تھا اور ڈینئل پر کروشیا میں داخلے پر تاحیات پابندی بھی عائد کر دی تھی۔

مذکورہ خود ساختہ ملک ورڈیس کی ابتدا صرف چار افراد سے ہوئی تھی لیکن اب اس کے 15,000 سے زائد درخواست دہندگان میں سے 400 سے زیادہ افراد سرکاری شہری ہیں۔

برطانوی فلسطینی احتجاجی نے پولیس کے خلاف قانونی کارروائی شروع کردی

مرٹن اس واقعے پر ہرجانے کا مطالبہ کررہی ہیں اوراس سلسلے میں ملنے والا کوئی بھی معاوضہ فلسطینی مقصد کے لیے عطیہ کریں گی

لندن،(ایجنسیاں):برطانیہ میں ایک فلسطین حامی احتجاجی جنہیں دہشت گردی ایکٹ کے تحت گرفتار کرنے کی دھمکی دی گئی تھی، اس واقعے میں ملوث پولیس فورس کے خلاف قانونی کارروائی کررہی ہیں، یہ اطلاع دی گارڈین نے دی۔42 سالہ لورا مرٹن نے گذشتہ ماہ کینٹر بری شہر میں اپنے مظاہرے میں فلسطینی پرچم اور نشانات اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا:'آزاد غزہ' اور'اسرائیل نسل کشی کررہا ہے'۔احتجاج کوروکنے والی مسلح پولیس نے مرٹن کو بتایا کہ انہوں نے فلسطین ایکشن گروپ کی حمایت کا اظہار کیا جس پر جولائی میں پابندی عائد کردی گئی اور اسے دہشت گرد تنظیم کے طور پر درج کیا گیا تھا۔مرٹن کے نشانات میں سے کسی پر بھی فلسطین ایکشن کا ذکر نہیں تھا، انہوں نے افسران کو بتایا جنہوں نے پوچھا تھا کہ کیاوہ کسی کالعدم تنظیم کی حمایت کرتی ہیں۔انہوں نے جواب دیا'میں نہیں کرتی'۔مرٹن کے وکلاء نے کینٹ پولیس کے چیف کانسٹیبل کو دعویٰ کا ایک خط جاری کیا ہے جو برطانیہ کے طول وعرض میں اس ہفتے کے آخر میں فلسطینی حامی مظاہروں سے قبل پولیس کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی سمجھا جاتا ہے۔مرٹن اس واقعے پر ہرجانے کا مطالبہ کررہی ہیں اور اس سلسلے میں ملنے والا کوئی بھی معاوضہ فلسطینی مقصد کے لیے عطیہ کریں گی۔انہوں نے پولیس کی طرف سے معافی اوران تفصیلات کا جائزہ لینے کی بھی درخواست کی ہے جوافسران نے اس واقعے کے بارے میں ریکارڈ کیں۔قانونی فرم بھٹ مرفی سے تعلق رکھنے والے اورمرٹن کے نمائندہ شمیک دتہ نے کہا کہ قانونی چیلنج لایا جارہا ہے کیونکہ معاملات کے مطابق ہماری موکل کو نہ معافی اورنہ ہی اس بات کا کوئی اعتراف ملا ہے کہ کینٹ پولیس کا طرزعمل غیر قانونی تھا۔نیز کہا کہ انہیں ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا کہ 14 جولائی کے احتجاج کے سلسلے میں یا اگر وہ مستقبل میں ایسے ہی کسی احتجاج میں شامل ہونا چاہیں تو ان کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔مرٹن نے اپنا پولیس سے سامنا فلمبند کیا۔ایک افسر نے انہیں بتایا کہ غزہ کی آزادی، اسرائیل اور نسل کشی کا ذکر کرنا، یہ سب ممنوعہ گروہوں کے زمرے میں آتے ہیں جو دہشت گرد ہیں اور ان کے خلاف حکومت نے حکم جاری کیا ہے۔

روسی رہنما اور برازیل کے صدر کے درمیان بات چیت

نئی دہلی(یواین آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے برازیل کے صدر لوئیز اناسیو لولا دا سلوا سے ٹیلی فون پر بات کی۔مسٹر پوتن نے برازیل کے رہنما کوامریکی صدر کے خصوصی ایلچی سٹیون وٹ کوف کے ساتھ اپنی حالیہ ملاقات کے اہم نتائج سے آگاہ کیا۔برازیل کے صدر نے یوکرین کے بحران کوحل کرنے میں مدد کرنے کی کوششوں کی حمایت کا اظہار کیا۔واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ روسی صدر پوتن سے ملاقات 15 اگست کو الاسکا میں ہوگی۔صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کر کے پوتن سے ملاقات کے متعلق آگاہ کیا۔

ہندوستان نے بھی 15 اگست کوالاسکا میں ٹرمپ ۔ پوتن کے درمیان ہونے والی میٹنگ کا خیرمقدم کیا ہے۔وزارت خارجہ نے آج پریس کے لیے جاری ایک ریلیز میں یہ اطلاع دی۔

عرب لیگ اور'او آئی سی' کے مشترکہ اجلاس میں غزہ پر اسرائیلی جارحیت کی شدید

غزہ:عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم'او آئی سی' کے ممالک وتنظیمات پر مشتمل وزارتی کمیٹی نے اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مکمل فوجی کنٹرول کے اعلان کی شدید مذمت اور سخت مخالفت کی ہے۔کمیٹی نے اسے خطرناک اشتعال انگیزی، بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی اورغیر قانونی قبضے کوطاقت کے ذریعے مسلط کرنے کی مجرمانہ کوشش قرار دیا، جومتعلقہ عالمی قراردادوں کے منافی ہے۔

خطرناک جارحیت اور سنگین خلاف ورزیاں: کمیٹی نے کہا کہ اسرائیلی عزائم غزہ میں قتل عام، بھوک مسلط کرنے، جبری بے دخلی کی کوششوں اور فلسطینی زمینوں کے انضمام جیسے سنگین اقدامات کا تسلسل ہیں، جوانسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آسکتے ہیں۔ان پالیسیوں نے امن کے کسی بھی امکان کوختم کر دیا ہے اور بین الاقوامی سطح پر جنگ بندی کی کوششوں کو سبوتاژ کیا ہے، جبکہ غزہ کو 22 ماہ سے مکمل محاصرے اور مسلسل جارحیت کا سامنا ہے۔اس کے ساتھ مغربی کنارے اور مشرقی بیت المقدس میں بھی سنگین خلاف ورزیاں جاری ہیں۔

فوری مطالبات: کمیٹی نے اسرائیلی جارحیت کے فوری خاتمے، شہری آبادی اور بنیادی ڈھانچے پر حملے روکنے، بغیر کسی شرط کے انسانی امداد کی فوری فراہمی اور بین الاقوامی امدادی اداروں کوانسانی قانون کے تحت کام کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا۔ساتھ ہی مصر، قطر اور امریکہ کی قیدیوں کے تبادلے اور کشیدگی میں کمی کی کوششوں کی حمایت کی۔کمیٹی نے عرب۔اسلامی منصوبے کے تحت غزہ کی تعمیر نو اور قاہرہ میں جلد منعقد ہونے والے کانفرنس میں شرکت پرزوردیا۔

جبری بے دخلی اور مقدسات کا تحفظ: کمیٹی نے فلسطینی عوام کوغزہ یا مغربی کنارے بشمول مشرقی یروشلم سے بے دخل کرنے کی کسی بھی کوشش کوسختی سے مسترد کیا۔اس نے مقدسات کی قانونی وتاریخی حیثیت کے تحفظ پرزوردیا، جس میں ہاشمی وصایت کے بنیادی کردار کوتسلیم کیا گیا۔

کمیٹی نے اعادہ کیا کہ منصفانہ اور پائیدار امن صرف دو ریاستی حل سے ہی ممکن ہے، جس کے تحت چار جون 1967ء کی سرحدوں پر آزاد فلسطینی ریاست قائم ہو، جس کا دارالحکومت مشرقی بیت المقدس ہو۔اس نے اسرائیل کوغزہ میں نسل کشی اور انسانی المیے کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا۔کمیٹی نے عالمی برادری خصوصاً سلامتی کونسل کے مستقل ارکان سے اپیل کی کہ وہ اسرائیلی جارحانہ پالیسیوں کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کریں، مجرموں کوانصاف کے کٹہرے میں لائیں اور سعودی عرب وفرانس کی قیادت میں نیویارک میں ہونے والی اعلیٰ سطحی کانفرنس کے فیصلوں پرعمل درآمد یقینی بنائیں۔

شامی حکومت کی ایس ڈی ایف کے اجلاس اوراس کے منصوبے کی مذمت

دمشق(یواین آئی) شامی حکومت نے ہفتے کے روز شامی ڈیموکریٹک فورسز (ایس ڈی ایف) کی جانب سے منعقدہ حالیہ کانفرنس کی شدید مذمت کی، جسے جاری مذاکرات کے لیے ایک "سنگین دھچکہ" اور 10 مارچ کے معاہدے کی "واضح خلاف ورزی" قراردیا۔

شامی عرب نیوز ایجنسی (صنا) کے حوالے سے ایک اعلیٰ حکومتی ذریعے نے کہا کہ شمال مشرقی شام میں منعقدہ یہ تقریب "قومی اتحاد کا فریم ورک" نہیں بلکہ "ایک کمزور اتحاد" تھا، جوشام کی وحدت اور خودمختاری کونقصان پہنچانے کی کوشش کررہا ہے۔

دمشق نے شرکاء پر "علیحدگی پسند ایجنڈے رکھنے، غیرملکی حمایت پرانحصار کرنے، اور امن عمل کے تحت کیے گئے وعدوں سے گریز کرنے" کا الزام عائد کیا۔

حکومت نے "معاندانہ کارروائیوں میں ملوث علیحدگی پسند شخصیات" کی میزبانی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام "شامی مسئلے کو بین الاقوامی بنانے، غیرملکی مداخلت کو دعوت دینے، اور پابندیوں کو دوبارہ نافذ کرنے کی کوشش" کے مترادف ہے۔

حکومت نے خبردار کیا کہ اجلاس میں پیش کیے گئے تجاویز، جن میں ایک نئی "قومی فوج کے مرکز" کی تشکیل، آئینی اعلان میں ترامیم، اور انتظامی تقسیم میں تبدیلیاں شامل ہیں، 10 مارچ کے معاہدے کی دفعات کے خلاف ہیں، جوشمال مشرقی شام کے تمام سول اور فوجی اداروں کو ریاستی ڈھانچے میں ضم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

دمشق نے ایس ڈی ایف میں شامل "انتہا پسند کردھڑوں" پرالزام لگایا کہ وہ عراق کے قندیل پہاڑوں سے ہدایات لے کر عرب شامیوں کے خلاف "منظم آبادیاتی تبدیلی" کر رہے ہیں، جہاں پی کے کے دہشت گرد گروپ سرگرم ہے۔

حکومت نے زوردیا کہ شامی ریاست کی شکل کا تعین "ایک مستقل آئین کے ذریعے کیا جانا چاہیے جو عوامی ریفرنڈم کے ذریعے منظور ہو"، نہ کہ "دھڑوں کی مفاہمت یا مسلح دباؤ" کے ذریعے۔کانفرنس کے نتیجے میں، ذریعے نے تصدیق کی کہ شام پیرس میں کسی بھی منصوبہ بند اجلاس میں شرکت نہیں کرے گا اور "کسی بھی ایسے فریق کے ساتھ مذاکرات سے انکار کرے گا جوکسی بھی نام یا پردے کے تحت ختم شدہ نظام کے دور کو بحال کرنے کی کوشش کررہا ہو۔" دمشق نے ایس ڈی ایف پرزوردیا کہ وہ 10 مارچ کے معاہدے پرعمل درآمد کے لیے "سنجیدگی سے شامل ہوں" اور بین الاقوامی ثالثوں سے مطالبہ کیا کہ وہ "تمام مذاکرات کو شامی دارالحکومت منتقل کریں"، دمشق کو "شامیوں کے درمیان مکالمے کے لیے جائز اور قومی پتہ" قراردیا۔

بلوچستان:سیکیورٹی فورسز کا ژوب میں کلیئرنس آپریشن،مزید 14 دہشت گرد ہلاک

کوئٹہ، 9 جولائی (یواین آئی) سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے ضلع ژوب کی تحصیل سمبازہ میں آپریشن کے دوران مزید 14 خوارج کو ٹریس کر کے کامیابی سے ہلاک کردیا۔

ڈان نیوز کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے گزشتہ شب فتنہ الخوارج کے 33 دہشت گرد ہلاک کردیے تھے، جس کے بعد آپریشن میں ہلاک خوارج کی تعداد بڑھ کر 47 ہوگئی ہے۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق 8 اور 9 اگست کی شب پاک-افغان سرحد کے قریب سمبازہ میں دہشت گردوں کی ہلاکت کے بعد کلیئرنس آپریشن کیا گیا، اس دوران مزید 14 خوارج ٹریس کرکے ہلاک کردیے گئے۔

آئی ایس پی آر کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ کلیئرنس آپریشن میں ہلاک ہونے والے خوارج سے اسلحہ، گولا بارود اور دھماکہ خیز مواد بھی برآمد ہوا، 2 روزہ آپریشن میں ہلاک خوارج کی مجموعی تعداد بڑھ کر 47 ہوگئی۔

بیان میں کہا گیا کہ پاک فوج اور دیگر سیکیورٹی ادارے پاک سرزمین کو دہشت گردوں کے ناپاک وجود سے محفوظ رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔

یاد رہے کہ گزشتہ شب وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ضلع ژوب کے سرحدی علاقے میں پاک-افغان سرحد سے پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے فتنہ الخوارج کے دہشت گردوں کو روکنے اور ان کے خلاف کامیاب کارروائی پر سیکیورٹی فورسز کوخراج تحسین پیش کیا تھا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

اتنی اجازت دے دے

● امیر مہدی، برمنگھم، برطانیہ

ہو اجازت تو میں تجھ پر کوئی مضمون لکھوں
خوشبوں سے کروں تحریر فضیلت تیری
ورقِ دل پہ رقم تیرے خد و خال کروں
میرے مضمون کا عنوان ہو 'مدحت تیری'

اِسم سینے میں دھڑکتا ہے ترا دل کی طرح
تیری خوشبو سے گل افشاں ہے مہکتا ہے وجود
تیرے تابع ہیں، زمستاں ہو کہ باراں کہ خزاں
کوئی بھی رُت ہو، ہے قدموں میں ترے سر بسجود

پھول کھلتے ہیں' مگر تجھ سے اجازت لے کر
مضطرب رہتی ہے گلشن میں صبا تیرے لئے
تیری اک جنبشِ مژگاں سے ہوا چلتی ہے
رقص کرتی ہے چناروں میں ہوا تیرے لئے

تو نہیں بام پہ آئے تو نہ تارے نکلیں
جگمگاتے ہیں ستارے تری رعنائی سے
خیر مقدم کو نکلتا ہے ترے رات کو چاند
اور آغازِ سحر ہو تری انگڑائی سے

تو ذرا زلف جو کھولے تو گھر آئیں بادل
تو جو ہنس دے تو گھٹاؤں میں چراغاں ہو جائے
گردِ ایّام میں لپٹا ہوا سویا ہوا درد
جاگ اُٹھے پھر سے رگ و پے میں فروزاں ہو جائے

اک مقالہ لکھوں اور لکھ کہ ترے نام کروں
میری محبوب مجھے اتنی اجازت دے دے

☆☆☆

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

● پروین شاکر

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی
رات گہری ہے مگر چاند چمکتا ہے ابھی
میرے ماتھے پہ ترا پیار دمکتا ہے ابھی
میری سانسوں میں ترا لمس مہکتا ہے ابھی
میرے سینے میں ترا نام دھڑکتا ہے ابھی
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی

تیری آواز کا جادو ہے ابھی میرے لیے
تیرے ملبوس کی خوشبو ہے ابھی میرے لیے
تیری بانہیں ترا پہلو ہے ابھی میرے لیے
سب سے بڑھ کر مری جاں تو ہے ابھی میرے لیے
زیست کرنے کو مرے پاس بہت کچھ ہے ابھی
آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی!
آج کے بعد مگر رنگ وفا کیا ہوگا
عشق حیراں ہے سر شہر صبا کیا ہوگا
میرے قاتل ترا انداز جفا کیا ہوگا!

آج کی شب تو بہت کچھ ہے مگر کل کے لیے
ایک اندیشۂ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں
دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
رنگ امید کھلے گا کہ بکھر جائے گا
وقت پرواز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا
جیت ہو جائے گی یا کھیل بگڑ جائے گا
خواب کا شہر رہے گا کہ اجڑ جائے گا

---شرح نما---

کیا تھا ریختہ پردہ سخن کا
سو ٹھہرا ہے یہی اب فن ہمارا

● شمس الرحمن فاروقی

دراصل ریختہ ہمارا فن نہیں ہے، بلکہ ریختہ کو سخن کا پردہ بنایا، یعنی بات کو چھپا کر کہنے کا انداز، یہ ہمارا فن ٹھہرا ہے۔ گویا ساری زندگی رازداری اور باتوں کو چھپانے میں گزر گئی۔ انسان کو حیوان ناطق کہا جاتا ہے، اس کے لئے اس سے بڑھ کر المیہ کیا ہوگا کہ اظہار کے بجائے اخفائے حال کی ترکیبیں اس کا فن ٹھہریں۔ اخفائے حال کی ضرورت شاید "ناموس خامشی" کو قائم رکھنے کے لئے ہو، جیسا کہ دیوان اوّل ہی کے اس شعر میں ہے:

تک سن کر سو برس کی ناموس خامشی کھو
دو چار دل کی باتیں اب منہ پہ آئیاں ہیں

"ریختہ"، "سخن" (بمعنی "شاعری") اور "فن" کی رعایت ظاہر ہے۔ بے مثال شعر کہا ہے۔

تشریح:
لفظ "پردہ" سے خیال ہوتا ہے کہ ممکن ہے میر کے ذہن میں مولانا روم کا یہ مشہور شعر رہا ہو:

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

(بہتر یہی ہوتا ہے کہ معشوقوں کے راز کی باتیں، اغیار کی باتوں کے ذریعے (یعنی پردے پردے میں) بیان ہوں۔)

لیکن میر کے شعر میں کئی نکات ہیں۔ (1) شعر گوئی اس لئے اختیار کی کہ اپنی اصل باتوں پر پردہ ڈالنا مقصود تھا۔ لیکن وہ اصل باتیں کیا تھیں، اور ان کو پردے میں رکھنا، یا پردے میں بیان کرنا کیوں ضروری سمجھا، یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ یعنی یہاں بھی وہی پردہ ملحوظ رکھا جس کی خاطر شعر گوئی اختیار کی تھی۔ جو چیز پردے یا بہانے کے طور پر اختیار کی تھی اسی کو لوگوں نے ہمارا فن قرار دے دیا، یا ہم ہی نے اس کو اپنا فن بنا لیا، اس میں ایک طرح کا المیہ بھی ہے، لیکن اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اصل باتیں کبھی کھل کر معرض اظہار میں نہ آسکیں۔ لفظ "وہی" میں دونوں طرح کے اشارے موجود ہیں، یعنی ریختہ ہمارا فن ٹھہرا ہے، یا بات کو چھپانا ہمارا فن ٹھہرا ہے۔ کیوں کہ دوسرے مصرعے کی مراد یہ بھی ہوسکتی ہے کہ

میر کے فرانسیسی ہم عصر والٹیئر (Voltaire) کا قول تھا کہ انسان کو نطق اس لئے عطا ہوا ہے کہ وہ اپنے اصل خیالات کو پوشیدہ رکھ سکے۔ اور والٹیئر کے تقریباً دو سو برس بعد آئی۔ اے۔ رچرڈس نے اپنی کتاب "معنی کا مفہوم" The meaning of meaning میں لکھا ہے کہ دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو ہم اپنا مافی الضمیر ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں، یا پھر وہی کچھ کہہ جاتے ہیں جو ہماری مراد نہیں ہوتی۔ ان خیالات کی روشنی میں میر کا شعر اور بھی لذیذ ہو جاتا ہے۔

قائم نے مصرع ثانی تقریباً پورے کا پورا میر کا لے لیا ہے۔ لیکن اس پر پیش مصرع بالکل مختلف مضمون کا، اور بڑے غضب کا لگایا ہے:

ہوس سے ہم کیا تھا عشق اوّل
وہی آخر کو ٹھہرا فن ہمارا

آخری بات یہ کہ میر کے شعر میں "ریختہ" اور "پردہ" میں ضلع کا ربط ہے۔ کیونکہ "ریختہ" کے ایک معنی ہیں "گرا ہوا" اور پردے کے لئے "گرانے" کا لفظ مستعمل ہے۔

☆☆☆

غزل

● فریدہ انجم، پٹنہ سٹی

بات نہ کوئی پرانی لکھنا
اب کے سچی کہانی لکھنا
میرے قسمت میں یارب
رت پھر ایک سہانی لکھنا
ان کے ہجر میں میرے ہمدم
میری اشک فشانی لکھنا
رونق ،عمر فانی کی بس
بچپن اور جوانی لکھنا
دشت کے بدلے دل کی بھی
موت کی ویرانی لکھنا
پیاس کی شدت توبہ توبہ
بند تھا جن پر پانی لکھنا
خط میں ان کو اب کے انجم
ہراک بات پرانی لکھنا

---دو شاعر ایک زمین---

غزل

● مرزا غالبؔ

آنسو کہوں کہ آہ سوار ہوا کہوں
ایسا عناں گسیختہ آیا کہ کیا کہوں
اقبال کلفت دل بے مدعا رسا
اختر کو داغ سایہ بال ہما کہوں:
مضمون وصل ہاتھ نہ آیا مگر اسے
اب طائر پریدہ رنگ حنا کہوں
عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا
گر ایک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں
حلقے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل
ہر تار زلف کو نگہ سرمہ سا کہوں
ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے خدا نہ کردہ تجھے بے وفا کہوں
دز دیدن دل ستم آمادہ ہے محال
مژگاں کہوں کہ جوہر تیغ قضا کہوں
طرز آفرین نکتہ سرائی طبع ہے
آئینہ خیال کو طوطی نما کہوں
میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش
تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں
غالبؔ ہے رتبہ فہم تصور سے کچھ پرے
ہے عجز بندگی کہ علی کو خدا کہوں

غزل

● سہیل کاکوروی

اب حال اپنا تجھ سے حجاب آشنا کہوں
قسمت ہے جو نہ اٹھتا تھا پردہ اٹھا کہوں
میرا کمال عشق نہیں ہے نوید وصل
ادراک یار کا اسے میں ارتقا کہوں
ذوق جمال میرا جواں یاس میں بھی ہے
میں آرزو کے خون کو رنگ حنا کہوں
آواز نغمہ بار تری تیرا میرا ساتھ
ہر گیت اب تیرے لیے میں خوش نوا کہوں
تاریکی حیات میں آیا وہ مثل برق
کیونکر بتاؤ اسکو اندھیرا چھٹا کہوں
تو نے تو دل لیا ہی نہیں ہے تو کس لئے
اصرار عشق ہے کہ تجھے دلربا کہوں
میں اسکی بے وفاقی پہ شکوا سرا ہوا
اس نے کہا میں سوچ کے اس سے جدا کہوں
تسلیم اور رضا کا میں آیینہ ہوں سہیل
اسکے جفا و جور کو حسن ادا کہوں

☆☆☆

محبت، مودت اور محرم

● مریم تراب، یو ایس اے

کتنے سال بعد میں وطن واپس آئی ہوں یہ سوچ کر کہ یہاں آکر میں محبت، مودت اور محرم کا احترام دیکھوں گی مگر یہاں کی تو دنیا ہی الگ ہے۔ یہاں تو لگ رہا ہے جیسے تجارت کا ایک بازار گرم ہے۔ بازار کی رونقیں دو کانوں پر ہجوم کپڑے والے، درزی، پکوان، تاجر جسے دیکھوں بس تجارت ہی تجارت میں مصروف ہے۔ چلو اسی بہانے لنگر کے نام پر غریب کو کم از کم اچھے کھانے اور پینے کو سبیلوں سے پانی اور شربت وغیرہ تو مل رہا ہے مگر واہ ری امتِ مرحومہ تیرا بھی کیا کہنا جب سے پاکستان بنا ہے یتیم ہی رہی ہے۔ رشوت خوری، (ہر فرد بک رہا ہے) یہ مہینہ جو مقدس ہے، ایثار اور قربانی کا مہینہ، آل نبی کی مصیبتوں کا مہینہ، اُمت مرحومہ نے اس کو بھی بیچ دیا۔ لگتا ہے تجارت تو ہمیں ورثے میں ملی ہے اور ہمیں اس کے فن بھی تو آتے ہیں۔ بے ایمانی جو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہم وہ ہیں جو جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں اور بس گھر جا کر نماز پڑھ لیں گے۔

لگتا ہے اگر محرم میں لوٹ مار نہیں کی تو پھر کب کریں گے۔ ہر طبقہ ہر عقائد پر چلنے والے محرم کے حوالے سے اپنی اپنی محبت پیسے وصول کر کے ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم نے غم حسین کی آڑ میں تجارت کو دس دن سے اور مزید آگے بڑھا دیا ہے۔ اپنی محبت اور مودت کو بیچا اور آخرا گلے سال تک کے پیسے وصول کرتے ہیں۔ ہمیں اس مہینے کے خالی احترام سے کیا ملے گا۔

علامہ اقبال جو ایک آفاقی مفکر اور شاعر تھے جن کی نظر اور فکر دور تک دیکھ سکتی تھی اور کتنی مدتوں پہلے انہوں نے کہہ دیا تھا

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن، تم ہو
نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن، تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ، وہ خرمن تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن، تم ہو
ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

وہ تو پوری اُمت مرحومہ سے کہہ رہے تھے۔ اب ہم کیا کریں ہم تو اسے ہی ہیں۔

اپنے ملک آکر لگا کہ یہاں غریب آدمی تو محرم (غم حسین) نہیں منا سکتا کہاں سے پیسے لے تا کہ محبت اور عقیدت کا اظہار کر سکے۔ یہاں تو تجارت کا بازار یوں گرم ہے کہ بس!

علامہ اقبال ہم بے حد شرمندہ ہیں۔ جی ہاں ہم وہ ہی ہیں

"بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کا مدفن تم ہوں"

تو ہم تو وہی ہیں علامہ اقبال اب کیا کریں؟ شاعر مشرق کہہ رہیں

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں ، لا الہ الا اللہ

بہت معذرت علامہ اقبال اب ہمارے پاس نہ وقت ہے اور نا جزبہ کہ ابراہیم کو تلاش کریں۔ ہم اپنے اپنے صنم کدہ میں بہت خوش ہیں۔ بیچاری پاکستانی قوم تو ویسے ہی بے ضمیر لڑکتی بھڑکتی اب محرم کو تو کو ایک پھٹی چادر بھی دینے کو تیار نہیں ہے یہ قوم۔ یہ تو کہتی ہے بس بھائی کھالو کھالو اور جتنا ہو سکے خوب کھاؤ۔ اب دس دن ہو گئے، پھر چلو ہم نے اس بیچارے محرم (سوگ) کو گھیسٹ کے چالیس دن کر لیا اور کھاتے گئے کھاتے گئے کھاتے گئے۔

وطن عزیز میں ایک جگہ بیٹھ کے دیکھ رہی ہوں یا اللہ کوئی ایسا گھر ہے کوئی ایسی جگہ ہے جہاں سے مجھے کوئی ڈوپٹہ ہی دیدے تا کہ میں محرم کو اس میں لپیٹ لوں محبت اور مودت کیساتھ لیکن یہ قوم تو اپنا بوسیدہ ڈوپٹہ بھی دینے کو تیار نہیں۔

اس لئے علامہ اقبال ہم تو آپ سے شرمندہ ہیں۔

اے پاکستانی قوم، اے ملتِ مرحومہ، تیرا خدا ہی حافظ وناصر ہے۔ بس مجھے ایک گھر تو بتا دے اللہ میاں جہاں سے مجھے ایک پھٹی ہوا ہی چادر مل جائے مگر یہ ممکن نہیں لگ رہا۔ میں وہاں سے چادر لے کر کسی کونے میں بیٹھ جاؤں اور اس کو بول سکوں کہ اے محرم بس یہی ہے ہمارے پاس ہے یہی ہم تجھے دے سکتے ہیں۔

اب آپ سے کیا شرمندہ، ہم تو اللہ سے بھی شرمندہ ہیں۔ رسولؐ سے، اہلِ بیت سے اور محرم سے جس میں ایک ذبیح عظیم (بے مثال قربانی) ہوئی۔ امام اعلیٰ مقام حضرت امام حسین نے اپنے گھر کو راہ خدا میں صرف کر دیا۔ اپنا پورا کنبہ، مال و دولت سب قربان کر دیا صرف رضائے الٰہی کو حاصل اور دین محمد کو بچانے کیلئے۔

اے پاکستانی قوم، اے ملتِ مرحومہ، تیرا خدا ہی حافظ و ناصر ہے۔ بس مجھے ایک گھر تو بتا دے اللہ میاں جہاں سے مجھے ایک پھٹی ہوا ہی چادر مل جائے مگر یہ ممکن نہیں لگ رہا۔ میں وہاں سے چادر لے کر کسی کونے میں بیٹھ جاؤں اور اس کو بول سکوں کہ اے محرم بس یہی ہے ہمارے پاس ہے یہی ہم تجھے دے سکتے ہیں۔

علامہ اقبال ایک عالمی شاعر تھے۔ علامہ اقبال نے صرف مسلمانوں کیلئے شاعری نہیں کی بلکہ ہمیشہ عالم کو انسانیت کا پیغام دیا ہے کہ زندگی کو کس طرح سے گزارنا چاہیے اور زندگی کتنے مختلف زاویوں سے اجاگر ہوتی ہے۔ علامہ اقبال تو عالم گیر شہرت کے مالک تھے آپ کوئی مسلمانوں کو خالی پیغام تو نہیں دے رہے تھے اور پھر وہ بھی خاص طریقے سے۔

پاکستان کی قوم تو بیچاری ہے۔ بہت ہی لاغر ہے جس دن سے وجود میں آئی اس دن سے ہی بیسا کھیوں پہ چل رہی ہے۔ کون سا کبھی اس کو اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کا موقع ملا؟۔

آپ کے جو اشار تھے وہ عالمگیر شہرت کے حامل تھے اور وہ ہر آنے والے دور کیلئے بھی تھے۔

اب جیسے میں نے پہلے کہا کہ کون سا نیا دور ہم تو وہی ہیں جو آپ نے کہا کہ "ہم تو اپنے اسلاف کے مدفن کو بیچ کھاتے ہیں'۔ کتنے افسردہ حالات ہیں ہماری قوم کے۔ ہم تو فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، ہم تو مختلف کپڑوں میں بٹی ہوئی قوم ہیں۔ ہم تو مختلف سوچ کے محدود دائروں میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ ادھر سے کہہ رہے ہیں کہ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں ، لا الہ الا اللہ

علامہ اقبال پاکستان کا کوئی بھی فرد واحد بشر نئے دور کی تلاش میں نہیں ہے اور آپ نے یہ کہا کہ "بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کا مدفن تم ہو"۔

یہ شعر بھی ہم پر لاگو ہوتا ہے کہ آپ سے بہت معذرت ہے۔

اب آپ یہاں پہ آنے کی زحمت مت کیجئے گا۔ یہاں پہ کچھ نہیں ملنے والا۔ اب دور نکل جائے ہو سکتا ہے کہ دیار غیر میں شاید آپکا پیغام کوئی سمجھ سکے۔ جو مہینہ حضرت ابراہیم کے ایثار سے شروع ہوا اور آل نبی کی قربانی پر ختم ہوا جو امام عالی مقام کا سفر آج بھی جاری ہے۔ ہم اسے کچھ بھی نہیں دے سکتے ہیں۔ محرم مجھے عجب بیچارگی سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے سوچا چلو ایک دوپٹہ ہی مل جائے کہ اُسے اس میں لپیٹ کر رخصت کروں۔ اللہ یہاں کوئی ایسا گھر ہے جہاں سے یہ دوپٹہ مل جائے پھر میں نے اپنی چادر کو دیکھا چلو یہ دے دوں۔

"نہیں بھائی میں اپنی چادر کیوں دوں۔ آخر میں بھی اسی بے ضمیر قوم کا حصہ ہوں۔ میں نے خاموشی سے ادار ادھر دیکھا اور سر کو جھکا دیا۔ اگلے سال جب واپس آؤنگی تو نئے دوپٹے لے کر آؤں گی۔

علامہ اقبال آپ یہاں اکر ہمیں روز روز تنگ مت کریں۔

ہم نہیں سن رہے آپکی بات
کہیں اور جائیں۔

ہم تو اللہ سے، محمدؐ سے، آل نبی اور محرم سے شرمندہ ہیں۔ آپ اور آ گئے ہیں ہمیں شرمندہ کرنے!

محبت، مودت اور محرم کیا ہیں؟ ہمیں کیا پتہ......؟

☆☆☆

واجد اختر صدیقی کی "نقشِ تحریر": گلبرگہ کی ادبی تاریخ کا زندہ نقش

● فہیم خاتون مسرت
مدیرہ ماہنامہ ندائے نسواں ناندیڑ (مہاراشٹر)

اردو زبان کا شمار دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی مقبول و معیاری زبانوں میں ہوتا ہے۔ اس زبان کی مٹھاس، نرمی، شگفتگی، اور شائستگی ایسی ہے کہ سننے والا بے ساختہ اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

وہ کرے بات تو ہر لفظ سے خوشبو آئے
ایسی بولی وہی بولے جسے اردو آئے......!!

اردو آج نہ صرف برصغیر بلکہ مشرق وسطیٰ، خلیجی ممالک، یورپ، امریکا، کینیڈا جیسے ملکوں میں بولی، سمجھی اور لکھی جا رہی ہے۔ اس عالمی کاروانِ اردو میں دکن، خصوصاً گلبرگہ کی ادبی خدمات کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

گلبرگہ، جو ایک زمانے میں دکنی سلطنتوں کا ثقافتی اور روحانی مرکز رہا، یہاں کے باسیوں کے لہجے، بول چال، تہذیب، ادب اور سلیقے میں آج بھی دکن کی خوشبو رچی بسی ہے۔ فارسی میں 'گل' کے معنی پھول کے ہیں اور 'برگہ' کہتے ہیں باغ کو۔ مطلب گلبرگہ 'پھولوں کے باغ' کو کہتے ہیں۔ سرزمین گلبرگہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز کی جائے قیام و تعلیم ہے، جنہوں نے یہاں علم و حکمت کی شمع روشن کی اور اردو نثر کی بنیاد رکھی۔

اسی علمی و روحانی فضا میں جنم لینے والی ایک ممتاز ادبی شخصیت واجد اختر صدیقی ہیں، جن کا شمار گلبرگہ کے معتبر اور کہنہ مشق اساتذہ، ادباء و نقادوں میں ہوتا ہے۔ واجد صاحب نہ صرف استاد ہیں بلکہ ایک حساس شاعر، باریک بین نقاد، سلیقہ مند مبصر اور گلبرگہ کے ادبی تشخص کے نمائندہ بھی ہیں۔ ان کی گفتگو میں دکن کی مٹھاس اور تحریر میں تحقیق کی گہرائی و گیرائی نظر آتی ہے۔ اُن کی باتوں میں جو اپنائیت، شرافت اور دکنی تہذیب کی چھاپ ہے، وہ کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔

ان کی کتاب "نقشِ تحریر" ایک ایسا ادبی ذخیرہ ہے اس کتاب میں حسنِ ترتیب، احاطۂ مضامین، طرز استدلال، اہتمام ادلہ، ادبی الفاظ، علمی موشگافیاں، مقالہ نگاری کا انوکھا طریقۂ کار، طرز تحریر میں اکابر کا حد درجہ احترام، قلم کے استعمال میں احتیاط، عبارتوں کو اردو قالب میں ڈھالنے کا نرالا انداز خوب تر خوب پنہاں ہے۔

کتاب جاذب نظر اور بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ انجمن ترقی اردو ہند شاخ گلبرگہ میں اجراء ہونے والی واجد اختر صدیقی صاحب کی تخلیق 'نقش تحریر' پر کئیں معروف مبصرین نے بہترین اور حقیقت پسندانہ تبصرہ کیا ہے......فہرست کتاب بھی قابلِ ستائش ہے؛ کیوں کہ ہر عنوان کو مناسب مقام پر فٹ کیا گیا ہے، نیز ہر مضمون اچھوتا اور نیا معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے صاحب مطالعہ میں ہر عنوان کو پڑھنے کی البیلی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اپنی تخلیق میں واجد اختر صدیقی نے اپنے تقریباً 68 مضامین، تجزیے اور تبصرے جمع کئے ہیں۔ یہ مضامین صرف ادبی تنقید یا تعارف ہی نہیں بلکہ گلبرگہ کے ادبی ورثے کی زندہ شہادت بھی ہیں۔ واجد صاحب نے اس کتاب میں گلبرگہ کے تقریباً پانچ درجن ادیبوں، شاعروں، فکشن نگاروں اور نقادوں کی حیات و خدمات پر نہایت خلوص، تحقیق اور دیانت کے ساتھ لکھا ہے۔ ان مضامین کے ذریعے گلبرگہ کی وہ ادبی گلیاں روشن ہو جاتی ہیں جن پر ابھی تک اردو ادب کی مرکزی آنکھ نہیں پڑی تھی۔ انہوں نے اردو کے قارئین کو باور کرایا کہ گلبرگہ صرف خانقاہی مرکز نہیں، بلکہ یہاں علم و ادب کی ندیاں بھی بہتی ہیں۔ واجد اختر صدیقی نے اردو دنیا میں گلبرگہ کو ادب کی ایک زندہ اور بیدار بستی کی صورت میں پیش کیا ہے۔

"نقشِ تحریر" میں جن بزرگوں اور معاصرین پر مضامین شامل ہیں، ان میں پروفیسر حمید سہروردی، خمار قریشی، نصیر احمد نصیر، حامد اکمل، جوہر تمہ پوری، تنہا تمہ پوری، ڈاکٹر وحید انجم، ڈاکٹر غضنفر اقبال، اظہر افسر، ڈاکٹر فرزانہ فرح، منظور وقار، اکرم نقاش اور دیگر اہم نام شامل ہیں۔ یہ تمام ادیب اور شاعر اپنی شناخت کے حامل ہیں، مگر واجد اختر صدیقی نے ان کے فن، شخصیت، اور خدمات کو اس انداز سے پیش کیا کہ پڑھنے والے کو نہ صرف ان کے فن کا ادراک حاصل ہوتا ہے بلکہ گلبرگہ کے ادبی منظر نامے کی جھلک بھی صاف نظر آتی ہے۔

کتاب کی خاص بات اس کی تنظیم ہے۔ اسے سات ابواب میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر باب ایک مخصوص موضوع یا صنفِ ادب سے متعلق ہے۔ مقدمے میں جن شخصیات نے اظہارِ خیال کیا ہے ان میں پروفیسر مجید بیدار، ڈاکٹر شفیع ایوب، عزیز بلگامی اور دیگر شامل ہیں، جن کے خیالات کتاب کے وقار میں اضافہ کرتے ہیں۔

واجد اختر صدیقی کا اسلوب دکنی مزاج سے متاثر ہے یعنی شائستہ، نرماہٹ بھرا، صاف گو اور ادب آشنا۔ ان کے قلم میں وہ اپنائیت ہے جو گلبرگہ کے بزرگوں کی محفلوں میں پائی جاتی تھی۔ ہر مضمون میں ایک فکری توازن، زبانی چاشنی اور تحقیقی جستجو کا امتزاج ملتا ہے۔ وہ تنقید کرتے ہیں تو شفقت کے ساتھ، تعارف لکھتے ہیں تو خلوص کے ساتھ، اور گفتگو کرتے ہیں تو دکنی تہذیب کی نزاکت کے ساتھ......

"نقشِ تحریر" صرف مضامین کا مجموعہ نہیں، بلکہ یہ گلبرگہ کی ادبی تاریخ کا زندہ نقش ہے۔ یہ کتاب اردو ادب میں دکن کی شمولیت کی ایک مؤثر اور باوقار کوشش ہے۔ واجد اختر صدیقی نے اس تصنیف کے ذریعے نہ صرف اپنے فن کا لوہا منوایا بلکہ دکن کے علمی ورثے کو محفوظ کر دیا۔

ایسی کتابیں ہماری ادبی روایت میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ "نقشِ تحریر" ادب میں گراں قدر اضافہ ہے ہم واجد اختر صدیقی کو اس شاہکار تصنیف پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ان کا قلم اسی طرح خوشبو بکھیرتا رہے۔ اللہ پاک واجد اختر صدیقی صاحب کے وقت اور کام میں برکت عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

شہر گریہ کا نوحہ خواں

سید خورشید انور، رومی نواب
غازی منڈی وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

عزاداری کے سلسلہ میں شہر لکھنؤ میں ایک سے بڑھ کر ایک واعظ، خطیب اور شاعر ہوئے ہیں، تو وہیں ایک سے بڑھ کر ایک نوحہ خواں بھی ہوئے۔ کُتب تواریخ میں سوز خوانوں کے نام تو بہت ملتے ہیں جیسے میر علی حسن، میر بندہ علی، سید غلام مرتضیٰ، مہدی خاں وغیرہ۔ مگر قدیم نوحہ خوانی کے سلسلہ میں صرف ایک نام ملا، وہ ہے ناصر خاں کا، جس کا تعلق تان سین کے گھرانے سے تھا۔ وہ ایک اچھا مرثیہ خواں ہونے کے ساتھ ساتھ نوحہ خواں بھی تھا۔ جب وہ لکھنؤ آیا اور اہلِ لکھنؤ کو کمالِ نوحہ خوانی میں مشغول دیکھا تو اس نے بھی اپنی صلاحیت کو نوحہ خوانی میں صرف کرکے غیر معمولی شہرت حاصل کی اور اپنے پیچھے سیکڑوں شاگرد چھوڑے۔

عہدِ شاہی میں مرثیہ خوانوں اور روضہ خوانوں کی طرح نوحہ خواں بھی سرکاری تنخواہ دار ہوتے تھے اور شاہی جلوس یا کسی رئیس کے جلوسِ عزا میں اپنے منفرد انداز اور پُرکشش آواز میں نوحہ خوانی کرتے اور سامعین سے داد حاصل کرتے تھے۔ سامعین بھی اپنے پسندیدہ نوحہ خواں کے گرد جمع ہو کر سینہ زنی کرتے۔ اس طرح دورانِ محرم عارضی ماتمی دستے قائم ہوجاتے اور محرم کے بعد ختم ہوجاتے۔ جبکہ کچھ نوحہ خواں اپنے محلّوں میں چند افراد کے ہمراہ علاقہ کے رئیسوں، نوابوں، زمینداروں اور صاحبِ حیثیت افراد کے گھروں کی مجالس میں بھی سوز خوانی و نوحہ خوانی کرتے تھے۔

غدر کے بعد شہر کا رنگ ہی بدل گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ عوامی رنگ اختیار کر گیا۔ شاہی کے خاتمے اور لکھنؤ کے اُجڑنے کے بعد محلے محلے میں باقاعدہ ماتمی دستے قائم ہونے لگے۔ جبکہ لکھنؤ میں بہو بیگم صاحبہ کے زمانہ میں شیدیوں کا باقاعدہ ماتمی دستہ قائم ہوچکا تھا۔ اسی طرح نواب آصف الدولہ کے زمانہ میں "دستۂ کشمیری" قائم ہوا تھا۔ ۵۸۱۷ء کے بعد لکھنؤ میں عبدالکریم رسالدار نے ایک ماتمی دستہ قائم کیا جو ان کے نام پر "دستۂ رسالدار" مشہور ہوا۔ جس نے لکھنؤ میں پہلی بار قمع و زنجیر زنی کی بنیاد ڈالی۔ اسی طرح ۵۸۸۱ء کے قریب لکھنؤ کے امین آباد میں "دستۂ مخزن" کے نام سے ایک ماتمی دستہ قائم ہوا جو کہ آگے چل کر "دستۂ حیدری" کہلایا۔

اس طرح لکھنؤ میں عہدِ شاہی سے ۵۸۸۱ء تک باقاعدہ چار ماتمی دستے تھے۔ لکھنؤ میں تمام ماتمی دستوں اور انجمنوں کا سلسلہ ۵۸۸۱ء کے بعد شروع ہوا جن کی تعداد سینکڑوں پر مشتمل ہے۔ لکھنؤ کی قدیم انجمنوں میں سے ایک ماتمی انجمن "رونقِ دینِ اسلام" ہے جو کہ دستہ کی شکل میں ۲۰۹۱ء میں قائم ہوئی اور ۲۱۹۱ء میں یہ دستہ انجمن میں تبدیل ہوگیا۔ اس انجمن کے بانی سید یوسف حسین عرف جھمّو تھے۔ اس ماتمی دستہ میں تکیہ چھلبداران کے رہنے والے صاحبِ فن افراد بھی شامل ہوگئے، جن میں چھدّن صاحب، بابو صاحب، راجہ صاحب وغیرہ تھے۔ یہ افراد فنِ موسیقی میں استاد کا درجہ رکھتے تھے۔ یہ لوگ رؤسائے شہر کے عزاخانوں میں سوز خوانی اور نوحہ خوانی کرتے تھے۔ ابتداء میں انہیں لوگوں نے اس دستہ میں صاحب بیاضی کے فرائض انجام دیے۔

۲۱۹۱ء میں جب یہ دستہ انجمن میں تبدیل ہو گیا تو نوحہ خوانی کی باگ ڈور بانیِ انجمن یوسف حسین صاحب نے سنبھالی اور صاحب بیاضی کے فرائض ۰۴۹۱ء تک ادا کرتے رہے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ انجمن کا مشہور نوحہ "نالہ ہے جبرئیل کا، خالق دہائی ہے" آپ ہی کا کہا ہوا ہے۔ جھمّو صاحب کے بعد ان کے شاگرد یاور حسین صاحب نے صاحب بیاضی کی باگ ڈور سنبھالی۔ ۱۹۵۰ء میں یاور حسین ممبئی چلے گئے تو انہوں نے اپنی جگہ ایک نوجوان فاضل حسین کو صاحب بیاض مقرر کیا۔ اس طرح ۳۱ سال کی عمر میں فاضل صاحب نے صاحب بیاضی کی جو ذمہ داری سنبھالی، اُسے مرتے دم تک نبھاتے رہے۔

بھولی بسری

فاضل صاحب کی نوحہ خوانی کا انداز، ان کی مخملی آواز، چہرے کے اُتار چڑھاؤ، اشعار کی ادائیگی لکھنؤ ہی نہیں پورے ہندوستان میں مشہور تھی۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی کچھ اس طرح گزاری جیسے وہ انجمن کی خدمت اور نوحہ خوانی کے لیے ہی خلق کیے گئے ہوں۔ اُن کی فنکارانہ صلاحیتوں پر روشنی ڈالنے سے پہلے اُن کے خاندانی پس منظر پر بھی ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔

شیش محل کے اطراف میں رہنے والے سردار حسین صاحب جو کہ نوابینِ شیش محل کے زیرِ سایہ زندگی گزار رہے تھے، اُن کے گھر میں ۷۳۹۱ء میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ والدین نے اس نومولود کا نام فاضل حسین رکھا۔

فاضل حسین صاحب کی تعلیم کا سلسلہ کے. ڈی. کاظمین جونیئر ہائی اسکول سے شروع ہوا اور شیعہ کالج سے بی. اے. کی سند حاصل کرکے ختم ہوا۔ دورانِ تعلیم فاضل صاحب اپنے اسکول کے کھیل کود میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے۔ فٹ بال اُن کا پسندیدہ کھیل تھا جس کے نتیجے میں اُن کو کھیل کوٹے میں ریلوے میں ملازمت مل گئی۔

چنانچہ دورانِ تعلیم اُن کے جوہر کُھلنے لگے تھے۔ اسکول میں ہونے والے بیت بازی کے مقابلے اور جشنِ آزادی کے سلسلہ میں ترانہ گانے کے جو جلسے ہوتے تھے، اس میں فاضل صاحب کی آواز بجلی کی طرح کوندتی تھی۔ چنانچہ وہ ہم درس طلبہ میں بہت مقبول تھے اور اس زمانے کے مشہور گلوکاروں کے گائے ہوئے نغموں کی ہو بہو نقل کرتے تھے۔ مشکل ترین نغموں کی دھنیں بھی وہ بڑی آسانی سے نقل کر لیتے تھے۔ ان کی آواز کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ فرمائش کر کر کے ان سے مشکل ترین نغمے سُنا کرتے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب ریڈیو بھی جلدی دستیاب نہیں ہوتا تھا، مگر پھر بھی فاضل صاحب کسی نغمے کو ایک بار سُن لیتے تو اس کی دھن اور بول اُن کے ذہن میں محفوظ ہو جاتے تھے۔

چنانچہ ایک بڑے حلقہ میں اُن کی آواز بہت مقبول ہوئی۔ غالباً اُن کی شہرت، اُن کی پُرکشش آواز اور گلے کے جوہر سے متاثر ہوکر جناب یاور حسین صاحب نے کم عمری کے باوجود انہیں انجمن کا صاحب بیاض بناتے ہوئے خدمتِ عزا کی طرف راغب کیا۔ اور جب وہ ماتم و مجلس کے ماحول سے وابستہ ہوئے اور صاحب بیاضی کا منصب سنبھالا تو پھر ہر قسم کی دنیاوی محفلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور نغمہ و سرور کی محفل سے دور ہوگئے۔ اس کے بعد جو خدمتِ عزا میں لگے تو اپنی عمر کے آخری ایام تک اسی میں لگے رہے۔

کم عمری میں صاحب بیاضی کی ذمہ داری سنبھالی تو ظاہر ہے اس سلسلہ میں اُن کو کوئی تجربہ نہیں تھا، مگر اُن کی خداداد صلاحیت اور سرور میں ڈوبی ہوئی آواز، طرزِ ادائیگی اور مخرج نے لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ حالانکہ اس زمانہ میں لکھنؤ کی کئی انجمنیں بہت مشہور تھیں اور اُن کے صاحب بیاض حضرات بھی نوحہ خوانی میں ایک خاص شان رکھتے تھے، جیسے انجمن کاظمیہ عابدیہ کے پنجتن صاحب، ناصر العزا کے نواب چھوٹے اور حیدر صاحب، ظفر الایمان کے شہید صاحب۔ اس کے علاوہ لکھنؤ میں ڈھاڑیوں کی بھی انجمن تھی جس میں علی حسین اور تاجدار جیسے فنِ موسیقی کے ماہرین نوحہ خوانی کرتے تھے۔ ان تجربہ کار اور صاحبِ فن افراد کے بیچ فاضل صاحب نے اپنی آواز کے بل بوتے پر اپنا ایک منفرد مقام بنا لیا تھا اور انہیں سُننے کے لیے لوگ مشتاق رہتے تھے۔

جھمّو صاحب کے انتقال اور یاور حسین صاحب کے ممبئی چلے جانے کے بعد انجمن کی تمام تر ذمہ داریاں فاضل صاحب کے کندھوں پر آگئیں، جس کو انہوں نے زندگی بھر بخوبی انجام دیا اور انجمن کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے بعد شہر کی صفِ اوّل کی انجمنوں میں نمایاں مقام دلوایا۔ مگر انجمن چلانے کے سلسلہ میں انہیں بہت سی قربانیاں دینی پڑیں۔ انہوں نے ریلوے سے کبھی کوئی پروموشن نہیں لیا۔ وہ ڈرتے تھے کہ پروموشن لینے سے کہیں لکھنؤ سے باہر تبادلہ نہ ہوجائے۔ بہرحال اس سلسلہ میں انہوں نے جو محنت کی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ انہوں نے انجمن کی ترقی میں رات کو رات نہ سمجھا اور آرام کو تج دیا۔ دن رات انجمن کی خدمت میں لگے رہے۔

ریلوے کی ملازمت میں انہیں ترقی کے بیشتر مواقع ملے مگر انجمن کو چلانے اور انجمن کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے فرض کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے اُن موقعوں کو قربان کردیا۔ چنانچہ دیکھا جائے تو ایک سرکاری ملازم کے لیے یہ بہت بڑے خسارے کی بات ہے، لیکن انہوں نے اپنی زندگی میں اس پہلو پر کسی سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ماتم و مجلس یا نوحہ خوانی کے سلسلہ میں وہ ہمہ وقت لگے رہتے تھے۔ انجمن کے سلسلہ میں اُن کی دلچسپیاں ایک عاشق کی طرح بے انتہا تھیں۔ چنانچہ نوحوں کی فراہمی، اُن کی دھنوں کا انتظام، کبھی وہ استاد امجد حسین سے تو کبھی استاد علی قیصر سے رجوع کرتے تھے، اور ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد انہوں نے تمام دھنیں خود بنائیں، اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اُن کی بنائی ہوئی دھنیں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔

ایسے باکمال لوگ بار بار پیدا نہیں ہوتے۔ انجمن اور فاضل بھائی کو دو الگ الگ ناموں سے یاد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ جو کچھ انجمن کے سلسلہ میں انہوں نے محنت و مشقت خلوصِ دل سے کی، وہ اُن کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یقیناً اُن کی اس خدمت یعنی نوحہ خوانی پر انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا ہوگا۔ افسوس کہ شہرِ گریہ کا یہ نوحہ خواں ستّر برس تک اپنی آواز میں کربلا کے شہیدوں کے پیغام کو اور حسینِ مظلوم کی صدائے احتجاج کو گھر گھر پہنچانے کے بعد ۲۰۲۱ء میں ابدی نیند سو گیا، مگر اس کی آواز کی بازگشت ایامِ عزا میں اس کی یاد دلاتی رہے گی۔

☆☆

تبصرہ

سناٹوں کا شور
اشفاق رانا کی شاعری کا
جمالیاتی و تنقیدی مطالعہ

کاشف سلیم اعفق

اشفاق رانا کی شاعری ان گم گشتہ آوازوں کی بازیافت ہے جو مدتوں اظہار سے محروم رہی ہیں۔ ان کی کتاب سناٹوں کا شور صرف اشعار کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک طویل تخلیقی سفر کی روداد ہے۔ یہ وہ سفر ہے جس میں لفظ کو نبض کی طرح محسوس کیا گیا، خیال کو تنہائیوں میں برتا گیا، اور ہر شعر کو زیست کی بھٹی میں تپایا گیا۔ ایک عہد کی ریاضت کے بعد، جیسے کسی چپ کے کمرے میں کئی دہائیوں کی عبادت کے بعد سچائی کے کچھ موتی کسی درویش کے ہاتھ سے پھسل کر زمین سے ٹکراتے ہوئے شور کررہے ہوں۔

اشفاق کی شاعری ایک ایسی روایتی بنیاد پر کھڑی ہے جس کی جڑیں اردو کلاسیکی شعرا کی زمین میں پیوست ہیں، مگر اس کی شاخیں عصرِ حاضر کے آسمان کو چھوتی ہیں۔ وہ میر کی سی تڑپ، غالب کی سی ژرف نگاہی، ناصر کی سی تنہائی، مجید امجد کا سا فلسفیانہ شعور، اور جون ایلیا کی سی خودکلامی ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

"کہیں چرچا نہ ان کے نیند سے اٹھنے کا ہو جائے
کہ بیداری کا کرتے ہیں یہاں اظہار چھپ چھپ کر"

یہ مصرع میر کے اس عالمِ اضطراب کی یاد دلاتا ہے جہاں نیند، خواب، بیداری ہی سب استعارے بن جاتے ہیں۔

اشفاق رانا اس روایت کو سیاسی و ذاتی سطح پر بیداری کی اسیر کرکے نئی جہت دیتے ہیں

"اس کا اک انکار اس کو بے گنہ کر جائے گا
اور سارے شہر میں بدنام ہو جاؤں گا میں"

یہاں غالب کا وہ مزاج جھلکتا ہے جہاں انا اور عشق کا تصادم ہوتا ہے۔ جیسے غالب نے کہا تھا:

"ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور"

اشفاق رانا کا انداز بھی "اور" ہے، جہاں وہ محبوب کی آزادی کا مقدمہ لڑتے ہیں لیکن اپنی رسوائی کو قبول کرتے ہوئے اس میں بھی ایک وقار تلاش کرتے ہیں۔

بنا نہ سب کو تو اپنے مفاد کا ایندھن
کوئی تو پیڑ یہاں سایہ دار رہنے دے"

یہ شعر فیض کی انقلابی شاعری کی جھلک رکھتا ہے بی مفاد پرستوں کے خلاف اور سایہ دار پیڑوں کی تلاش میں عمر گزارنے والے فیض کا رنگ یہاں نظر آتا ہے

اشفاق کی یہ صدا ایک سماجی ناانصافی کے خلاف فردِ جرم ہے۔

"اشفاق یہاں عشق بھی طبقوں میں بٹا ہے
سنتے تھے محبت کی کوئی ذات نہیں ہے"

یہ وہ مقام ہے جہاں اشفاق کی شاعری ناصر کاظمی اور جون ایلیا کی تنہائی سے جڑتی ہے۔ ناصر کی محبت سادہ، غمگین اور ہجرت زدہ تھی، جون کی محبت شکست خوردہ، خود آگاہ اور تلخ۔ اشفاق کا یہ شعر دونوں کی دھار سمیٹے ہوئے ہے۔

"اسے بس دل کی آنکھیں دیکھتی ہیں
وگرنہ تو خدا ہوتا نہیں ہے"

یہ ایک عرفانی کیفیت رکھتا ہے، جو ہمیں مجید امجد کے اس انسان دوست خدا کے تصور تک لے جاتا ہے جسے وہ ہر شے میں تلاش کرتے تھے۔ دل کی آنکھ سے دیکھنے کا یہ تجربہ صوفی شعری روایت کا بھی تسلسل ہے۔

"بدتر ہر ایک سال رہا پچھلے سال سے
اب خوف آرہا ہے مجھے اگلے سال سے"

یہاں ہمیں معاصر عہد کے زوال پذیر انسان کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ احمد ندیم قاسمی جیسے شعرانے جس 'آنے والے کل' پر اعتبار ختم کر دیا تھا، اشفاق بھی اسی مستقبل سے خائف دکھائی دیتے ہیں، لیکن بے یقینی کی بجائے ایک پُراثر صداقت کے ساتھ۔

"تنگ دستی میں بھی اشفاق مرے والد نے
مجھ کو احساس نہ ہونے دیا غربت کیا تھی"

یہ شعر اخلاقی عظمت اور خاندانی محبت کا مرقع ہے، جو ہمیں ساحر لدھیانوی اور منیر نیازی کے اس طبقے کی یاد دلاتا ہے جہاں غربت ایک حقیقت تھی مگر کبھی شاعری کو گرا نہیں سکی۔

منتخب اشعار

کہیں چرچا نہ ان کے نیند سے اٹھنے کا ہو جائے
کہ بیداری کا کرتے ہیں یہاں اظہار چھپ چھپ کر
اس کا اک انکار اس کو بے گنہ کر جائے گا
اور سارے شہر میں بدنام ہو جاؤں گا میں
نظر جو آیا ہے آب و دانہ
یہ چال ہو گی یا جال ہو گا
بنا نہ سب کو تو اپنے مفاد کا ایندھن
کوئی تو پیڑ یہاں سایہ دار رہنے دے
ہوا کا زور چلتا ہے دیے تک
کبھی آندھی سے سورج بھی بجھا کیا
تمہارے جھوٹ پر قربان جاؤں
تمہارے منہ سے سچ جچتا نہیں ہے
خوش رکھوں سب کو ہی کیسے میں اکیلا آدمی
ہیں الگ سب کے تقاضے میں اکیلا آدمی
مجھے کیا چاہیے تو چھوڑ اس کو
تجھے دینا ہے جو دے دے خوشی سے
میں جانتا تھا سفر یہ بھی رائگاں ہو گا
اب اتنی بات پہ میں استخارہ کیا کرتا
لشکر تو دشمنوں کے میں دیکھوں گا بعد میں
پہلے میں دوستوں کی تو تعداد دیکھ لوں
یہ بد دعا نہیں مری خواہش ضرور ہے
اپنی طرح سے اس کو بھی برباد دیکھ لوں
اس بار چال اور بھی گہری چلی گئی
میرا حریف میرا طرف دار بن گیا
جنت والی جیکٹ پہنے
کیسے کیسے گھر سے نکلے
کچھ وہ بھی بدل بیٹھی ہے چہرے کی لکیریں
کچھ مجھ سے بھی تصویر بنائی نہیں جاتی
اشفاق یہاں عشق بھی طبقوں میں بٹا ہے
سنتے تھے محبت کی کوئی ذات نہیں ہے
شدت ہو دھوپ میں تو اشارا ہے شام کا
جھلسے ہوئے بدن کو سہارا ہے شام کا
اسے بس دل کی آنکھیں دیکھتی ہیں
وگرنہ تو خدا ہوتا نہیں ہے
بدتر ہر ایک سال رہا پچھلے سال سے
اب خوف آرہا ہے مجھے اگلے سال سے
تنگ دستی میں بھی اشفاق مرے والد نے
مجھ کو احساس نہ ہونے دیا غربت کیا تھی
تم سورج ہو ہم آنکھیں ہیں
دیکھیں تم کو کیسے سائیں

اشفاق رانا کی شاعری اپنی ساخت میں روایتی ہے، مگر اس کا لہجہ، اندازِ بیان اور زاویۂ نظر مکمل طور پر معاصر اور منفرد ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے جذبات کے ترجمان ہیں بلکہ ہمارے عہد کے ضمیر کی آواز بھی ہیں۔

"سناٹوں کا شور" کا مطالعہ کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے" کہ الفاظ خاموشی سے نکل کر چیخ بن گئے ہیں، اور یہ چیخ کوئی واویلا نہیں بلکہ شعور کی ایک شدید پکار ہے بی ایک ایسا شور جو دل کے سناٹوں میں جنم لیتا ہے۔

فنی حوالہ: اشفاق رانا کی زبان، بحور اور اسلوب

اشفاق رانا کی شاعری صرف خیالات کی روانی نہیں بلکہ فنی شعور کا بھی مظہر ہے۔ ان کے اشعار میں ایک سہلِ ممتنع کی کیفیت پائی جاتی ہے، یعنی سادہ دکھنے والے جملے درحقیقت گہری فکری ساخت رکھتے ہیں۔ یہ انداز ہمیں غالب، ناصر اور منیر نیازی جیسے شعرا کے ہاں بھی ملتا ہے، جہاں لفظ کا انتخاب بے ساختہ مگر پُراثر ہوتا ہے۔ قوافی اور ردیف کے استعمال میں اشفاق ایک موزوں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے:

"ہم دوسرا موقع نہیں دیتے ہیں کسی کو
ہم سے جو بگاڑ تو ذرا سوچ سمجھ کر"

یہاں "ہم" کی تکرار ایک نہایت غیر رسمی، مگر پُراعتماد اسلوب پیدا کرتی ہے۔ وہ روایتی بحر کو قائم رکھتے ہوئے جدید لہجہ اختیار کرتے ہیں۔

بحور کے اعتبار سے ان کی غزلوں اور اشعار میں بحرِ متقارب، بحرِ رمل، اور بحرِ ہزج جیسی کلاسیکی بحور کا نفیس استعمال ملتا ہے، مگر وہ عروض کی پیچیدگی میں الجھنے کے بجائے جذبے کی صحت کو ترجیح دیتے ہیں۔

اشفاق کی زبان میں نہ صرف روزمرہ کی سادگی ہے بلکہ اس میں محاورہ، تمثیل اور ضرب المثل کی تاثیر بھی شامل ہے۔ مثلاً:

"جنت والی جیکٹ پہنے
کیسے کیسے گھر سے نکلے"

اس شعر میں سماجی تصنع، مذہبی نمائش پن اور منافقت کی پرتیں بھی جھلکتی ہیں۔ اشفاق طنز کو ایسا ہنر بناتے ہیں جو کاٹتا بھی ہے اور چونکاتا بھی ہے۔

ان کا لہجہ نہ سراسر باغیانہ ہے، نہ مکمل رجائیت پسند بلکہ یہ ایک خود آگاہ، تجربہ کار شخص کی متوازن آواز ہے جو سچ بولنے سے ہچکچاتا نہیں۔ ان کی شاعری بیانیہ ہے مگر ادبی شان کے ساتھ۔

آخر میں، اشفاق رانا کے ہاں ہمیں وہ مخلصی اور فکری پختگی دکھائی دیتی ہے جو کئی برس کی ریاضت کا حاصل ہوتی ہے۔ یہ اشعار محض تخلیق نہیں، جذبے کی دستاویزات ہیں۔ سناٹوں کا شور اردو شاعری کے افق پر ایک تازہ مگر گہرے رنگ کی آمد ہے۔ اشفاق رانا کو اس اولین مجموعے پر دلی مبارکباد، اور دعا کہ ان کی آواز اور شاعری کے منظرنامے میں دیرپا نقوش چھوڑے۔ ■■

حِساب کتاب

رئیس صدیقی، بھوپال

ہر جمعہ کی طرح، آج بھی اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کا پیریڈ تھا۔ استاد صاحب نے قناعت کی اہمیت پر فرماتے ہوئے کہا:

ہمارے پاس جو بھی ہے، جتنا بھی ہے، اُس پر ہمیں قناعت کرنا چاہیے۔ ہمارے پاس جتنا کم ہوگا، اُتنا ہی ہم آخرت کے دن فائدہ میں رہیں گے۔

اس پر ایک شاگرد، رضوان نے معذرت کے بعد، ادب سے عرض کیا:

جناب، یہ منطق میری سمجھ سے باہر ہے۔ بہت سے لوگوں کے پاس ہر طرح کی آسانی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بڑے آرام سے زندگی گذارتے ہیں جبکہ بہت سے لوگ محرومی بھری زندگی جیتے ہیں۔

یہ سُن کر استاد صاحب سمجھاتے ہوئے بولے:

اس دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ یہاں ہم ہمیشہ نہیں رہ سکتے۔ یہاں سے ہمیں اللہ کے یہاں جانا ہے، جسے ہم روزِ آخرت کہتے ہیں۔ اُس دن وہاں ہمارا حساب کتاب ہوگا!

رضوان نے جاننے کی کوشش کی کہ اُس دن اِسکا حساب کتاب کیسے ہوگا؟

استاد صاحب کچھ دیر تک سوچتے رہے۔ پھر اپنی جیب سے کچھ روپے نکالے۔ سب سے پہلے سوال کرنے والے اپنے عزیز شاگرد، رضوان کو اپنے پاس بلایا اور اسکو دس روپے کا نوٹ دیا۔

پھر دوسرے شاگرد کو پچاس کا نوٹ، تیسرے شاگرد کو سو کا نوٹ، چوتھے شاگرد کو دو سو کا نوٹ اور پانچویں شاگرد کو پانچ سو روپے کا نوٹ دیا اور بولے:

تم سب ان پیسوں کو جیسے چاہو، خرچ کرو لیکن اگلے جمعہ کو میرے گھر آکر تم سب کو اپنے خرچ کیے پیسوں کا حساب کتاب دینا ہوگا۔

اُسی دن تمہارے اس اہم سوال کا جواب مل جائے گا۔

رضوان کو اس بات کا بہت ملال تھا کہ اسے خرچ کرنے کے لیے بہت کم پیسے دیے گئے جبکہ پانچواں لڑکا مبین بہت خوش تھا کہ استاد صاحب نے اسے پانچ سو روپے خرچ کرنے کے لیے دیے ہیں۔

بہرحال، اگلے جمعہ کو سبھی شاگرد استاد صاحب کے گھر پہونچے۔ گرمی کا موسم تھا۔ استاد صاحب نے سب کو پانی پلایا اور نصیحت کی کہ سب سے پہلے مہمان کو پانی پیش کرنا چاہیئے۔

سب پانی پی رہے تھے اور سامنے جلتا ہوا بڑا سا چولہا بھی دیکھ رہے تھے جو آگ کے شعلوں سے دہک رہا تھا۔

استاد صاحب نے سب کو اپنی طرف مخاطب کرکے حکم دیا کہ تم سب اس چولہے پر رکھے ٹین کے چوکور ٹکڑے پر کھڑے ہوکر اپنا اپنا حساب دو گے کہ تم نے اپنے پیسے کہاں اور کیسے خرچ کیے؟

یہ سب تفصیل سے بتاؤ گے۔ سب سے پہلے مبین اپنے پانچ سو روپے خرچ کرنے کا حساب دیگا۔

سبھی شاگرد یہ سن کر پریشان ہو گئے لیکن استاد کے حکم کی تعمیل کرنا لازمی تھا۔ مرتا، کیا نہ کرتا۔ سب سے پہلے مبین کو حساب دینا تھا۔ اس نے خوف سے چولھے پر رکھے لوہے کی ٹین پر اپنے دونوں پیر رکھے۔ پھر سنبھل کر کھڑا ہوا۔ ٹین بہت گرم تھی۔ چولھے کے آس پاس کی آنچ بھی تیز تھی۔

وہ ایک طرف جلدی جلدی حساب دے رہا تھا تو دوسری طرف وہ اپنا ایک پیر چولھے پر رکھی گرم گرم ٹین سے اٹھاتا، پھر دوسرا پیر گرم ٹین پر رکھتا اور اپنے جسم کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا۔

ٹین آگ کی حدت سے تپ رہی تھی۔ اسکی تپش ناقابل برداشت تھی۔ سارے جسم سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ پیاس کی شدت سے حلق سوکھ رہا تھا۔ زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ گرمی اور شعلوں کی تپش سے جسم جھلس رہا تھا۔ پیروں میں چھالے پڑ رہے تھے۔ وہ یاد کر کر کے آدھا ادھورا حساب دے ہی رہا تھا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ کچھ لڑکے اسکو پانی پلانے اور ہوش میں لانے کی کوشش میں لگ گئے۔

لیکن دوسری طرف چوتھے شاگرد، پھر تیسرے شاگرد، پھر دوسرے شاگرد نے اپنا اپنا حساب دینا شروع کیا۔ لیکن سب ہی شاگردوں کو اس سخت امتحان سے گذرنا پڑا۔ جس کے پاس خرچ کرنے کے لیے جتنے زیادہ پیسے تھے، اُسے اُتنی ہی تفصیل سے، اتنے ہی زیادہ وقت میں، حساب کتاب دینا پڑا۔

آخر میں رضوان کی باری تھی۔ وہ چولھے پر رکھی تپتی ہوئی ٹین پر چڑھا اور ایک جملہ میں دس روپے خرچ کرنے کا حساب دے کر مسکراتے ہوئے اپنے استاد کے پاس آکر کھڑا ہوگیا جبکہ دوسرے شاگرد ابھی بھی نڈھال بیٹھے اپنے پیروں پر گھڑے کا ٹھنڈا پانی ڈال کر انہیں راحت دے رہے تھے۔

اب استاد نے سب لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور رضوان کو خاص طور سے سناتے ہوئے کہا۔

یہ قیامت کے دن کا حساب کتاب کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔ ہر آدم زاد کو، ہر انسان کو خدا نے جتنا دیا ہے، روزِ آخرت اُسکا حساب کتاب اُسے دینا ہوگا۔ جس کے پاس جتنا زیادہ ہے، اُسے اُتنا ہی زیادہ حساب دینا ہوگا، جس کے پاس جتنا کم ہے، اُس کو اُتنا ہی کم حساب دینا ہوگا۔

اسی کے ساتھ، خدا ہر شخص کے عمل پر بھی نظر رکھتا ہے کہ کون اُس کی عطا کی گئی نعمتوں کا استعمال کس طرح اور کیسے کرتا ہے؟

وہ یہ بھی دیکھے گا کہ کیا ہم اپنے رب کی طرف سے بخشی گئی نعمتوں میں دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں یا نہیں؟؟

روزِ قیامت ہر شخص کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا!!!

کیا ہم نے غریبوں، مجبوروں، ناداروں، یتیموں، بیواؤں اور بے سہاروں پر اپنا مال و اسباب صرف کیا ہے یا خرچ کیا ہے؟ ☆☆☆

غزل

ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم

گود میں رکھا ادھر سر رو دئے
مامتا کی چھاؤں پا کر رو دئے
پاس تھا اور پاس تنہائی نہ تھی
سر جھکایا اور اکثر رو دئے
تیرگی میں پڑ گیا آنکھوں پہ ہاتھ
روشنی کا نام لے کر رو دئے
ایک میری تھی وہ تصویر شکست
دیکھ کر جس کو سکندر رو دئے
ایک گھر بستی میں تھا اجڑا ہوا
ہم نے کیا دیکھا کہ منظر رو دئے
کون لاتا گریہ و زاری کی تاب
مسکرانے سے تو پتھر رو دئے
دل تڑپتا تھا تو کیا کرتے قسیم
ضبط سے آنکھیں چرا کر رو دئے

غزل

پروفیسر مقبول احمد مقبول
اودگیر (مہاراشٹر)

فکر ہے، وسوسے ہیں، الجھن ہے
اپنی عیش و سکوں سے ان بن ہے
اس طرح جی رہا ہوں میں، گویا
آندھیوں میں چراغ روشن ہے
اہلِ گلشن ہیں بے خبر اب بھی
آگ کی زد میں سارا گلشن ہے
یہی سب دشمنوں سے ہے بھاری
اپنے اندر جو اپنا دشمن ہے
ناچ تو جانتا نہیں لیکن
کہہ رہا ہے کہ ٹیڑھا آنگن ہے
آپ کو سات خون بھی ہیں معاف
اور یاں، آہ پر بھی قدغن ہے
ہوگا معلوم، جھانک کر دیکھیں
دلِ مفلس تو ایک مدفن ہے
☆☆☆

قسم

سلام مچھلی شہری

زلف مہکی ہوئی جگمگاتی جبیں
چہرہ دمکا ہوا آنکھ ہے سرمگیں
ہاتھ مہندی رچی ہونٹ بھی احمریں
حسن اور حسن کی اس ادا کی قسم
آج آئے گی شاید قیامت کہیں

آج ہر پھول جیسے کرن پھول ہے
آج سرکار کا ہر سخن پھول ہے
آرزو ایک خوشبو بدن پھول ہے
ساتھ دیتی ہوئی اس فضا کی قسم
آج دم لے گی جلوؤں کی شدت کہیں

حسن خود بیں سہی حسن تنہا نہیں
شمع جیسی بھی ہو بن پتنگا نہیں
ان دنوں اہل دل کا بھروسا نہیں
دیکھنا اس مچلتی حیا کی قسم
آ نہ جائے کسی کی طبیعت کہیں

آج جو بھی ادا ہے وہ منظوم ہے
پھر بھی یہ حسن با ذوق معصوم ہے
آج کیسا زمانہ ہے معلوم ہے
وقت کی بہکی بہکی ہوا کی قسم
لٹ نہ جائے گل نو کی عظمت کہیں
☆☆

امریکی سفیر کا برطانوی وزیر اعظم پر شدید برہمی کا اظہار، غزہ کے قبضے کی مخالفت پر سخت تنقید

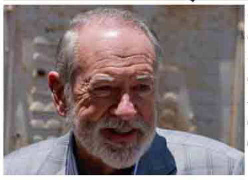

مقبوضہ بیت المقدس: قابض نام نہاد صیہونی ریاست میں تعینات امریکی سفیر مائیک ہیکابی نے برطانیہ کے وزیر اعظم کیر اسٹارمر پر غزہ پر قبضے کے اعلان کی مخالفت پر شدید تنقید کی ہے۔ ہیکابی نے سوال اٹھایا کہ کیا قابض اسرائیل کو القسام بریگیڈز کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہیے اور ان کو خوراک فراہم کرنی چاہیے جب کہ قابض اسرائیل کے قبضوں میں بندیز کا شکار بے شمار قیدی بھوک سے نڈھال ہیں؟ انہوں نے کہا کہ "کیا برطانیہ نے نازیوں کو ہتھیار ڈال کر ان کو خوراک دی؟ کیا آپ نے ڈریسڈن کا واقعہ سنا ہے، جناب وزیر اعظم اسٹارمر؟ آپ کے دور میں وہاں خوراک نہیں گری تھی۔ اگر میں اس وقت وزیر اعظم ہوتا تو برطانیہ جرمن زبان بولتا"۔ ڈریسڈن جرمنی کا ایک تاریخی شہر ہے جسے دوسری عالمی جنگ میں اتحادی طاقتوں، خاص طور پر برطانیہ اور امریکہ نے فضائی بمباری کے ذریعے شدید نقصان پہنچایا تھا۔ امریکی سفیر کی یہ شدید تنقید کی گئی پوسٹ کی بنیاد برطانوی وزیر اعظم کی بیان پر تھی جس میں انہوں نے قابض اسرائیل کی غزہ میں حماس کے خلاف "فتح" کے منصوبے کو "غلط" قرار دیا تھا اور نیتن یاہو کی حکومت پر زور دیا تھا کہ وہ اس منصوبے پر فوری نظرثانی کرے۔ اسٹارمر نے کہا کہ قابض اسرائیل کا یہ عمل نہ صرف تنازعے کو ختم کرنے میں مددگار ثابت نہیں ہوگا بلکہ قیدیوں کی رہائی میں بھی رکاوٹ پیدا کرے گا اور صرف مزید خونریزی کا باعث بنے گا۔ برطانوی وزیر اعظم نے زور دیا کہ اس وقت فوری ضرورت ہے جنگ بندی کی، انسانی امداد میں اضافہ کرنے کی اور ان سب قیدیوں کی رہائی کی ہے جو سنہ 2023ء کی اکتوبر کی سات تاریخ سے غزہ میں قید ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لندن اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر خطے میں دو ریاستی حل کے تحت دیرپا امن کے لیے ایک جامع منصوبے پر کام کر رہا ہے۔ مائیک ہیکابی جو ایک 69 سالہ انجیلک پادری ہے قابض اسرائیل کی بھرپور حمایت کے لیے مشہور ہے۔ وہ اکثر فلسطینی قوم کی موجودگی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہتا ہے کہ فلسطینیوں کو چاہیے کہ وہ اردن، مصر یا شام جیسے پڑوسی ممالک میں آباد ہوں۔ ہیکابی کی سخت بیانات کی ایک مثال یہ ہے کہ اس نے جولائی سنہ 2025ء میں فرانس کے فلسطینی ریاست کے اعتراف کو دوسری عالمی جنگ کے بعد نازیوں کی فتح کے مترادف قرار دیا تھا۔ یہ بیانات قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں پر جاری نسل کشی، اجتماعی قتل عام اور درندگی کے ایک ایسے لمحے میں آئے ہیں جب پوری دنیا ان مظالم کی سخت مذمت کر رہی ہے اور فلسطینیوں کی انسانی حقوق کی پامالی کو عالمی ضمیر پر بھاری بوجھ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

آپریشن سندور کے دوران 6 پاکستانی لڑاکا طیارے مار گرائے

بنگلورو میں ایک تقریب سے خطاب کے دوران ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ کا انکشاف • S-400 سسٹم کو گیم چینجر بتایا • بھارت کی موثر کارروائی کے بعد پاکستان نے ممکنہ مزید نقصانات کے پیش نظر جنگ بندی کی درخواست کی تھی • ملک کی سیاسی قیادت کی بھی تعریف کی

بنگلورو: (ایجنسی) بھارتی فضائیہ نے آپریشن سندور کے دوران پاکستان کے چھ طیارے تباہ کرنے کی تصدیق کی ہے، جن میں پانچ لڑاکا اور ایک بڑا ایئرکرافٹ شامل ہے۔ یہ انکشاف ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے بنگلورو میں ایئر چیف مارشل ایل ایم کاٹرے لیکچر کے دوران کیا۔ انھوں نے بتایا کہ مار گرایا گیا "بڑا طیارہ" پاکستان کا AEW&C (ایئربورن ارلی وارننگ اینڈ کنٹرول سسٹم) تھا، جو پاکستان کی فضائی صلاحیتوں کو شدید نقصان پہنچانے کا سبب بنا۔ ایئر چیف کے مطابق یہ طیارہ 300 کلومیٹر کے فاصلے سے میزائل حملے کا نشانہ بنا، جو اب تک کا سب سے طویل رینج پر سرزمین سے ہوا میں نشانہ بننے والا واقعہ ہے۔

دریں اثنا ایئر چیف نے روسی ساختہ S-400 فضائی دفاعی نظام کو "گیم چینجر" قرار دیا، جس کے باعث پاکستان بھارتی فضائی حدود میں داخل نہ ہو سکا۔ انھوں نے بتایا کہ پاکستان اپنے طویل فاصلے تک مار کرنے والے بم استعمال کرنے میں ناکام رہا کیوں کہ وہ بھارتی دفاعی نظام کو توڑ نہ سکا۔ بھارتی فضائیہ نے پاکستان کے جیکب آباد اور

بھولاری ایئربیسز پر بھی حملے کیے، جن میں امریکی ساختہ F-16 طیارے جو مرمت کے عمل میں تھے، تباہ کر دیے گئے۔ بھولاری میں ایک اور AEW&C طیارہ بھی نشانہ بنا۔

ایئر چیف نے بتایا کہ بھارت کی موثر کارروائی کے بعد پاکستان نے ممکنہ مزید نقصانات کے پیش نظر جنگ بندی کی درخواست کی، جس کے بعد 10 مئی کو جنگ بندی ہوئی۔ انھوں نے ملک کی سیاسی قیادت کی بھی تعریف کی، جنھوں نے فوج کو کارروائی کے لیے مکمل آزادی دی۔ انھوں نے بتایا کہ "ہمیں "واضح ہدایات دی گئیں۔ کوئی پابندی نہیں تھی۔ ہم نے خود فیصلہ کیا کہ کارروائی کہاں تک لے جانی ہے۔" واضح رہے کہ آپریشن سندور پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے جواب میں کیا گیا تھا۔

آپریشن سندور پر بات کرتے ہوئے، ایئر فورس کے سربراہ، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ نے کہا، "سرگودھا، ہم اپنی فضائیہ میں ایسے دنوں کے خواب دیکھتے ہوئے بڑے ہوئے ہیں، کسی دن ہمیں وہاں جانے کا موقع ملے گا، تو اتفاق سے مجھے یہ موقع اپنی ریٹائرمنٹ سے ٹھیک پہلے ملا... چنانچہ ہم نے وہاں کی ایئر فیلڈ سنبھال لی..."

مہاراشٹر الیکشن میں دو لوگوں نے 160 سیٹیں دلانے کی گارنٹی دی تھی، شرد پوار کا بڑا دعویٰ

ناگپور: (ایجنسی) راشٹروادی کانگریس پارٹی (این سی پی-ایس پی) سربراہ شرد پوار نے ہفتہ (9 اگست) کو کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی الیکشن سے پہلے دو لوگوں نے ان سے رابطہ کیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ وہ 288 میں سے 160 سیٹیں دلانے کی گارنٹی دے سکتے ہیں۔ ناگپور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے شرد پوار نے کہا کہ انہوں نے ان لوگوں اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے درمیان ایک میٹنگ کرائی، لیکن دونوں لیڈران نے آخر کار یہ کہتے ہوئے تجویز ٹھکرا دی، کیونکہ "یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے۔" شرد پوار نے کہا کہ ہم نے اس پر اتنا دھیان نہیں دیا، جتنا شاید اس کی ضرورت تھی۔ تاہم مجھے آج بھی یاد ہے۔ اسمبلی الیکشن کے اعلان سے پہلے، دو لوگ دہلی میں مجھ سے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ مہاراشٹر میں 288 اسمبلی سیٹیں ہیں اور ان میں سے وہ ہمیں 160 سیٹوں کی گارنٹی دیں گے۔ میں حیران تھا۔ واضح طور پر کہوں تو بھلے ہی انہوں نے ایسی گارنٹی کا دعویٰ کیا ہو، مجھے الیکشن کمیشن پر کوئی خدشہ نہیں تھا، لیکن ایسے لوگ آتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے انہیں نظرانداز کر دیا۔ شرد پوار نے ناگپور میں نامہ نگاروں سے کہا، "میں نے راہل گاندھی کے ساتھ ان کی ملاقات طے کی تھی۔ انہوں نے جو کچھ بھی کہنا چاہا، کہہ دیا۔ حالانکہ راہل گاندھی اور مجھے لگا کہ ہمیں ایسی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ یہ ہمارا راستہ نہیں ہے۔ ہم نے طے کیا کہ ہم عوام کے سامنے جائیں گے اور ان کی حمایت حاصل کرنے کا طریقہ تلاش کریں گے۔"

این سی پی سربراہ نے ووٹنگ بے ضابطگیوں پر راہل گاندھی کے ذریعہ حال ہی میں دیئے گئے پرزنٹیشن کی تعریف کی۔ ساتھ ہی انہوں نے ان سے الگ حلف نامہ مانگنے کے لئے الیکشن کمیشن کی تنقید کی۔

این سی پی سربراہ شرد پوار نے ووٹنگ بے ضابطگیوں پر راہل گاندھی کے ذریعہ حال ہی میں دیئے گئے پرزنٹیشن کی تعریف کی۔ ساتھ ہی انہوں نے ان سے الگ حلف نامہ مانگنے کے لئے الیکشن کمیشن کی تنقید کی۔ انہوں نے کہا، "الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں حلف لے لیا ہے، اس لئے الگ حلف نامہ دیئے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر الیکشن کمیشن اب بھی اس پر قائم ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ راہل گاندھی کے الزامات کی گہرائی سے جانچ ہونی چاہئے۔ سچائی سامنے آنی چاہئے۔ میرا بس اتنا کہنا ہے کہ اعتراض الیکشن کمیشن سے متعلق ہے، پھر بی جے پی لیڈران یا وزرائے اعلیٰ کو جواب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم الیکشن کمیشن سے جواب چاہتے ہیں، بی جے پی سے نہیں۔"

مذہب اور روحانیت کے فروغ کے بغیر ہندوستان "وشوگرو" نہیں بن سکتا: بھاگوت

ناگپور: (ایجنسی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا ہے کہ بھارت کو ہر شعبے میں ترقی کرنی چاہیے، لیکن جب تک وہ مذہب اور روحانیت کے میدان میں ترقی نہیں کرتا، تب تک اسے حقیقی معنوں میں "وشوگرو" (دنیا کا رہنما) نہیں مانا جائے گا۔ یہ بات موہن بھاگوت نے جمعہ کے روز مہاراشٹر کے شہر ناگپور میں ایک مندر کے دورے کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ موہن بھاگوت نے کہا کہ "اگر ہمارا ملک تین ٹریلین ڈالر کی معیشت بھی بن جائے تو بھی یہ دنیا کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہوگی، کیوں کہ کئی اور ممالک بھی امیر ہیں۔ امریکہ اور چین بھی خوش حال ہیں۔ دنیا میں کئی ایسے ممالک ہیں جنھوں نے بہت کچھ حاصل کیا ہے اور ہم بھی وہی سب کریں گے۔ لیکن دنیا کے پاس وہ روحانیت اور مذہب نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے۔ دنیا اسی کے لیے ہمارے پاس آتی ہے۔ جب ہم ان دونوں میدانوں میں بڑے بنیں گے، تو دنیا ہمارے آگے جھکے گی اور ہمیں وشوگرو مانے گی۔"

'وزیر اعظم نے اچانک آپریشن سندور کیوں روک دیا؟'

فضائیہ چیف کے بیان پر کانگریس کا تلخ سوال

نئی دہلی: (ایجنسی) فضائیہ کے چیف امر پریت سنگھ نے بنگلورو میں ہفتہ (9 اگست) کو ایک پروگرام میں 'آپریشن سندور' کے متعلق بڑا بیان دیا ہے۔ فضائیہ چیف کے بیان کے بعد کانگریس ایک بار پھر مرکز پر حملہ آور ہے۔ پارٹی کے جنرل سیکرٹری جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ "حیران کرنے والی بات ہے کہ آخر وزیر اعظم نریندر مودی نے اچانک آپریشن سندور کیوں روک دیا، آخر ان پر کس کا دباؤ تھا۔" جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر امر پریت سنگھ کے بیان کے بعد ایک پوسٹ کیا۔ انہوں نے لکھا کہ "فضائیہ کے چیف امر پریت سنگھ کے ذریعہ آج کیے گئے نئے انکشاف کے بعد، یہ سب مزید چونکانے والا ہو جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے 10 مئی کی شام کو اچانک آپریشن سندور کیوں روک دیا۔ وزیر اعظم پر دباؤ کہاں سے آیا اور انہیں اتنی جلدی کیوں جھکنا پڑا؟" ویسے یہ پہلا موقع نہیں ہے جب آپریشن سندور کو اچانک روکنے پر سوال کھڑے کیے جا رہے ہیں، اس سے قبل بھی کانگریس سمیت تمام اپوزیشن جماعتیں اس مسئلہ پر حکومت کو ہدف تنقید بناتی رہی ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ آپریشن سندور کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مداخلت کی وجہ سے اچانک بند کیا گیا تھا۔ کانگریس نے اس مسئلہ پر لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں حکومت سے کافی تلخ سوال پوچھے اور اس دوران کافی ہنگامہ بھی ہوا تھا۔

پہلی مال گاڑی کشمیر پہنچی، بانہال-کٹرہ سیکشن کا تاریخی آغاز

وزیر اعظم نے پہلی مال گاڑی کی آمد کو ایک اہم سنگِ میل قرار دیا، کہا: خطے کیلئے تجارت اور رابطے کا ایک بڑا دن

سری نگر: (ایجنسی) کشمیر کی ریل تاریخ میں آج ایک اہم باب رقم ہوا جب پہلی بار مال بردار ٹرین اننت ناگ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی یہ سنگ میل اودھم پور سرینگر بارہمولہ ریل لنک (یو ایس بی آر ایل) منصوبے کے نئے بانہال سنگلڈان۔ ریاسی کٹرہ سیکشن کے آپریشنل آغاز کی علامت ہے اس پیش رفت سے وادی کا ریلوے نیٹ ورک براہِ راست انڈین ریلوے کے فریٹ کاریڈور سے جڑ گیا ہے، جس سے ملک بھر سے سامان کی تیز اور کم لاگت میں ترسیل ممکن ہو گی۔ اس سے تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ، اشیائے ضروریہ کی بلاتعطل فراہمی، اور خطے کی معیشت کو مضبوط سہارا ملے گا۔ کل 272 کلومیٹر طویل (یو ایس بی آر ایل) منصوبہ جموں و کشمیر کے اودھم پور، ریاسی، رام بن، سری نگر، اننت ناگ، پلوامہ، بڈگام اور بارہمولہ اضلاع کو آپس میں جوڑتا ہے۔ دشوار گزار ہمالیہ کے سلسلوں سے گزرتا یہ منصوبہ آزادی کے بعد کا سب سے مشکل ریل منصوبہ مانا جاتا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کشمیر میں پہلی مال گاڑی کی آمد کو ایک اہم سنگِ میل قرار دیتے ہوئے اسے ملک کے قومی مال بردار نیٹ ورک سے وادی کو جوڑنے کی کوششوں میں ایک نمایاں کامیابی قرار دیا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بات مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو کے اس پوسٹ پر ردِعمل دیتے ہوئے کہی، جس میں انھوں نے وادی کشمیر میں پہلی مال گاڑی کے پہنچنے کی تفصیلات شیئر کیں۔ وزیر اعظم مودی نے اشونی ویشنو کی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "جموں و کشمیر کے لیے تجارت اور رابطے کا بڑا دن! یہ ترقی اور خوش حالی دونوں کو فروغ دے گا۔"

واضح رہے کہ مرکزی وزیر ریل اشونی ویشنو نے ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ 9 اگست 2025 کو پہلی مال گاڑی پنجاب سے روانہ ہو کر نئے تعمیر شدہ اننت ناگ گڈز شیڈ، کشمیر پہنچ چکی ہے۔ انھوں نے لکھا کہ "یہ کشمیری علاقے کو قومی مال بردار نیٹ ورک سے جوڑنے میں ایک اہم سنگِ میل ہے۔ ریلوے کے ذریعے نقل و حمل سے وادی کشمیر میں رہنے والے شہریوں کے لیے لاگت میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔"

---(متعلقہ خبر صفحہ 3 پر)

تیجسوی یادو نے رکشا بندھن پر بہار کی خواتین کو لکھا کھلا خط، کیے کئی وعدے

پٹنہ: (ایجنسی) بہار میں اس سال اسمبلی انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے رکشا بندھن کے موقع پر اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بہار کی خواتین کو کھلا خط لکھا ہے جس میں کئی طرح کے وعدے کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بہار کی تمام خواتین اور طالبات کو اپنی بہنیں کہتے ہوئے ان سے تیجسوی کے نام کی بھی راکھی باندھنے کو کہا ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے دو صفحوں کا کھلا خط جاری کیا ہے۔ خط میں، سب کو رکشا بندھن کی مبارکباد دیتے ہوئے، انہوں نے اپنے انتخابی وعدوں کو شمار کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ ان کے 'تیجسوی بھیا' ہر گھر کی ہر بہن کی خوشحالی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور پالیسیاں بنا رہے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انہیں تمام بہنوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

تیجسوی نے خط میں لکھا ہے کہ بہار کو نمبر ون بنانے کا عہد کیجئے، رکشا بندھن پر ایک راکھی اور انتخابات میں ایک ووٹ دینے کی اپیل کرتے ہوئے، انہوں نے یقین دلایا کہ وہ بے روزگاری، دفاع، مہنگائی، جرائم، غربت اور بدعنوانی کے خلاف ایک حفاظتی دائرے کے طور پر کام کرتے رہیں گے۔

انہوں نے بیٹی کی پیدائش سے لے کر اس کی آمدنی کے انتظام تک کے لیے بیٹ پروگرام چلانے، خواتین کو ہر مہینے 2500 روپے دینے والی مائی بہن یوجنا، بیوہ ماؤں اور بہنوں کو پنشن، بزرگوں اور معذور افراد کی پنشن کو بڑھا کر 1500 روپے کرنے، 500 روپے میں گیس سلنڈر، 200 یونٹ مفت بجلی، بیٹیوں کے لیے اعلیٰ درجے کے رہائشی کوچنگ ادارے، ہر دلچسپی رکھنے والی بیٹی کو عالمی معیار کی کھیلوں کی تربیت اور دیگر سہولیات، ہر دلچسپی رکھنے والی بیٹی کو نوکری اور ملازمت، مفت امتحانی فارم اور امتحانی مرکز تک آنے جانے کا کرایہ دینے کا وعدہ کیا۔

انہوں نے یقین دلایا ہے کہ الیکشن ہوں گے، عوام کی حکومت آئے گی اور آپ کا بھائی اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے ہر گھر، ہر بہن تک ان اسکیموں کو پہنچانا شروع کر دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ 20 سالوں سے بہار منفی سیاست کا شکار ہے۔

بہار کو نمبر ون بنانے کا عہد، 500 روپے میں گیس سلنڈر، 200 یونٹ مفت بجلی جیسے وعدے کیے۔

دہلی میں بارش بنی قیامت

جیت پور میں دیوار گرنے سے 2 بچوں سمیت 7 افراد جاں بحق

نئی دہلی: (ایجنسی) جنوب مشرقی دہلی کے جیت پور علاقے میں ہفتہ کے روز شدید بارش کے دوران ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ ہری نگر علاقے میں ایک پرانی عمارت کی دیوار گر گئی، جس کے ملبے تلے دب کر سات افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں تین مرد، دو خواتین اور دو بچیاں شامل ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی این ڈی آر ایف کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ اس حادثے میں ایک شخص زخمی بھی ہوا ہے، جس کا اسپتال میں علاج جاری ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق ہلاک شدگان کی شناخت ہو گئی ہے:

جاں بحق ہونے والے افراد: شبیب (30 سال)، ربیب (30 سال)، متوعلی (45 سال) روبینہ (25 سال)، ڈولی (25 سال)، رخسانہ (6 سال)، حسینہ (7 سال) **زخمی:** احسیب۔ حادثے کی تفصیلات دیتے ہوئے ایڈیشنل ڈی سی پی ساؤتھ ایسٹ، ایشوریا شرما نے بتایا: "یہاں ایک پرانا مندر ہے اور اس کے ساتھ کچے مکانات ہیں، جہاں کباری لوگ رہتے ہیں۔ رات بھر ہونے والی موسلا دھار بارش کی وجہ سے دیوار گر گئی۔ ہم نے اب ان بوسیدہ مکانات کو خالی کرا لیا ہے تاکہ آئندہ ایسے کسی حادثے سے بچا جا سکے۔ •

(تفصیلی خبر صفحہ 7 پر)

'میں نے ہی رکوائی تھی ہند، پاک جنگ'

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پھر کیا دعویٰ

واشنگٹن: (ایجنسی) امریکی صدر ٹرمپ نے ایک بار پھر دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ہی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 4 روزہ فوجی تنازعے کے بعد صورتحال پر قابو پایا تھا، جو ایک ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی تھی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے وہائٹ ہاؤس میں (8 اگست 2025 کو) یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس جنگ کے دوران 5 یا 6 طیارے مار گرائے گئے تھے۔ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ کس ملک کے جنگی طیارے گرائے گئے، حالانکہ ہندوستانی فضائیہ کے چیف امر پریت سنگھ نے آج اپنے ایک بیان میں پاکستان کے 5 جنگی طیارے گرائے جانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ بات بھی غور کرنے والی ہے کہ ہندوستان ہمیشہ یہ کہتا رہا ہے کہ اس نے پاکستان کے خلاف اپنی فوجی کارروائی آپسی بات چیت کے ذریعہ روکی تھی اور اس میں امریکہ کی ثالثی کا کوئی کردار نہیں تھا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے مذکورہ بیان آذربائیجان کے صدر الہام علیف اور آرمینیا کے وزیر اعظم نکول پشینیان کی موجودگی میں دیا۔ یہ تینوں لیڈران ایک سہ فریقی دستخط پروگرام میں شامل ہوئے، جہاں امریکہ کی ثالثی میں ایک امن معاہدہ پر دستخط کیا گیا۔

ممبئی ریجن سے 112 غیر قانونی بنگلہ دیشی ملک بدر

اس سال کی کل تعداد 719 تک پہنچ گئی، 2024 میں کل 152 بنگلہ دیشی شہریوں کو ممبئی سے ڈی پورٹ کیا گیا

ممبئی: ممبئی میٹروپولیٹن ریجن (ایم ایم آر) میں غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، پولیس نے جمعرات کو 112 لوگوں کو ملک بدر کر دیا۔ 92 ممبئی سے، اور 20 میرا۔بھائیندر اور تھانے سے۔ دی انڈین ایکسپریس کے ذریعے حاصل کردہ دستاویزات کے مطابق، جب تارکین وطن کو بدھ کے روز پونے لے جایا گیا، بعد میں جمعرات کو انڈین ایئر فورس (IAF) کے خصوصی طیارے میں انہیں آسام۔بنگلہ دیش سرحد پر پہنچایا گیا، جہاں انہیں بنگلہ دیش کی سکیورٹی فورسز کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ جمعرات کو ممبئی سے 92 تارکین وطن کی ملک بدری کے ساتھ، اس سال صرف شہر سے ملک بدریوں کی کل تعداد 719 ہو گئی ہے۔ اس کے مقابلے میں، پورے 2024 میں کل 152 بنگلہ دیشی شہریوں کو ممبئی سے ڈی پورٹ کیا گیا۔ دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ غیر قانونی تارکین وطن کو 12 جون سے 5 اگست کے درمیان شہر بھر سے حراست میں لیا گیا تھا۔ جب کہ ان میں سے 92 ممبئی سے تھے۔ 40 خواتین، 34 بچے اور 18 مرد۔ میرا بھائیندر اور تھانے سے حراست میں لیے گئے اور ڈی پورٹ کیے گئے 20 افراد کا تعلق دستیاب نہیں تھا۔ ایک پولیس افسر نے کہا کہ اس بار حکومت نے غیر قانونی تارکین وطن کو آسام۔بنگلہ دیش سرحد پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا، جو انتہائی محفوظ اور ہندوستانی فوج کے زیر انتظام ہے اور وہاں سرحد سے داخل ہونا ناممکن ہے۔ انہیں بنگلہ دیش کی سرحدی سکیورٹی فورس کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک پولیس افسر نے بتایا۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ یکم جنوری سے اس سال 5 اگست تک، ممبئی پولیس نے شہر میں غیر قانونی طور پر مقیم 719 بنگلہ دیشی شہریوں کو ملک بدر کیا ہے۔ ملک بدر کیے گئے بنگلہ دیشی شہریوں کو شہر بھر کے مختلف تھانوں نے حراست میں لیا تھا اور ان میں سے زیادہ تر کو جولائی کے آخری ہفتے میں اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب ان پر ویزا کے اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور ہندوستان بنگلہ دیش بین الاقوامی سرحد کے ذریعے غیر قانونی طور پر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ ایک سینئر آئی پی ایس افسر نے کہا کہ انہیں غیر ملکی قانون 1946 کے سیکشن 3(2)(c) کے تحت مطلوبہ قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بنگلہ دیش بھیج دیا گیا تھا۔

ملک بدری اس سال فروری میں شروع ہوئی جب 12 افراد کی پہلی لاٹ کو سرحد پار سے واپس بھیج دیا گیا۔ غیر قانونی بنگلہ دیشی شہریوں کے خلاف کریک ڈاؤن نے ایک بنگلہ دیشی شہری شریف الاسلام کی گرفتاری کے بعد زور پکڑا جس نے 16 جنوری کو بالی ووڈ اداکار سیف علی خان پر ان کی باندرہ رہائش گاہ کے اندر مبینہ طور پر حملہ کیا تھا۔ شریف الاسلام کے پاس اس کی تصویر کے ساتھ ایک ڈپلیکیٹ آدھار کارڈ اور ایک ہندوستانی سم کارڈ پایا گیا، جو اس نے مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر ہندوستان میں خریدا تھا۔ آپریشن کی تفصیلات بتاتے ہوئے، ایک سینئر پولیس افسر نے کہا کہ ایک بار جب ان کے مخبروں نے انہیں شہر بھر میں تعمیراتی مقامات پر مشکوک افراد کے بارے میں اطلاع دی تو انہیں پولیس اسٹیشن بلایا گیا۔ اس کے بعد، پولیس نے شواہد اکٹھے کیے کال ڈیٹا ریکارڈ (یہ چیک کرنے کے لیے کہ آیا انھوں نے بنگلہ دیش میں بین الاقوامی کالیں کی ہیں یا نہیں) یا بینک ٹرانزیکشنز اور پھر انھیں قانونی طریقہ کار کے لیے حراست میں لے لیا گیا۔ دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ ممبئی سے ڈی پورٹ کیے گئے 92 میں سے سب سے زیادہ تعداد اندھیری کے امبولی علاقے سے تھی، جہاں سے کل 11 کو گرفتار کیا گیا تھا۔

بھائی اتحاد کا فیصلہ کر سکتے ہیں، انڈیا بلاک کی کوئی شرط نہیں: ادھو

ممبئی: انڈیا بلاک پارٹنرز کی میٹنگ کے لیے نئی دہلی کے دورے کے دوران، جب شیوسینا (یو بی ٹی) کے صدر ادھو ٹھاکرے سے جمعرات کو میڈیا والوں نے ان کی پارٹی اور ان کے کزن راج ٹھاکرے کی مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے درمیان اتحاد قائم کرنے میں بلاک کے کردار کے بارے میں سوال کیا گیا تو ٹھاکرے نے کہا کہ ہم دونوں بھائیوں کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کرنے کے قابل ہیں۔ انڈیا بلاک کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اس حوالے سے کوئی شرائط نہیں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم این ایس کے ساتھ اتحاد ایک الگ مسئلہ تھا جس کے بارے میں وہ "صرف مہاراشٹر میں بات کریں گے"۔ ٹھاکرے نے مزید کہا کہ بلدیاتی انتخابات سے پہلے ایم این ایس کے ساتھ اتحاد کا کوئی بھی فیصلہ ہندوستانی بلاک کے ساتھ ان کے تعلقات کو متاثر نہیں کرے گا۔ دوسری طرف، انہوں نے ریاستی الیکشن کمیشن (SEC) کے اس اعلان پر تنقید کی کہ بلدیاتی انتخابات میں ووٹر ویریفائیبل پیپر آڈٹ ٹریل (VVPAT) نہیں ہوگا۔ VVPAT کی غیر موجودگی میں، ووٹر اس بات کی تصدیق کیسے کریں گے کہ ان کا ووٹ اس پارٹی یا امیدوار کو گیا ہے جسے انہوں نے ووٹ دیا ہے؟ SEC انتخابی عمل میں شفافیت کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

'اگست کرانتی دن' پر این سی پی کا جنگ آزادی کے شہدا کو خراجِ عقیدت

وزیر چھگن بھجبل، سابق وزیر نواب ملک اور دیگر رہنماؤں کی شرکت

ممبئی: اگست کرانتی دن کی مناسبت سے ممبئی ڈویژنل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کی جانب سے تاریخی گوالیا ٹینک میدان میں خصوصی تقریب منعقد کی گئی، جس میں آزادی کی جدوجہد کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر 'کرانتی ستون' پر این سی پی کے سینئر رہنماؤں اور کارکنان نے گل چھڑے نچھاور کیے اور آزادی کے لیے جان قربان کرنے والے مجاہدین کی قربانیوں کو یاد کیا۔ پھول مالا اور پُشپ چکر پیش کرنے کے بعد رہنماؤں نے آزادی کی تحریک میں گوالیا ٹینک کے تاریخی کردار پر روشنی ڈالی۔ یاد رہے کہ یہ وہی مقام ہے جہاں سے 9 اگست 1942 کو 'بھارت چھوڑو' تحریک کی شروعات ہوئی تھی اور مہاتما گاندھی سمیت کانگریس قیادت نے انگریز حکومت کے خلاف ملک گیر جدوجہد کا اعلان کیا تھا۔ اس تقریب میں ریاستی وزیر برائے خوراک و شہری فراہمی چھگن بھجبل، سابق وزیر اور سینئر لیڈر نواب ملک، رکنِ اسمبلی پنکج بھجبل، ممبئی کے کارگزار صدر سدھارتھ کامبلے، شیواجی راؤ نلاوڈے، ریاستی ترجمان سنجے تکرے، صوبائی نائب صدر بپا ساونت، کوآپریٹو لیڈر نندو کاتکر، جنوبی ممبئی کے ضلعی صدر مہندر پانسارے اور ممبئی کی خواتین ونگ کی صدر آرتی سالوی سمیت بڑی تعداد میں عہدیداران اور کارکن شریک ہوئے۔

وزیر چھگن بھجبل نے اس موقع پر کہا کہ گوالیا ٹینک آزادی کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے، جہاں سے انگریزوں کے خلاف حوصلے اور قربانی کی داستانیں شروع ہوئیں۔ انہوں نے نوجوان نسل کو پیغام دیا کہ آزادی کی قدر کو سمجھیں اور جمہوریت و آئین کے تحفظ کے لیے بیدار رہیں۔ سابق وزیر نواب ملک نے کہا کہ اگست کرانتی دن صرف ایک تاریخی دن نہیں بلکہ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب عوام متحد ہو جائیں تو کوئی بھی طاقت ان کے حوصلوں کو توڑ نہیں سکتی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء نے شہداء کے لیے دعا کی اور یہ عہد کیا کہ ملک کی آزادی، جمہوریت اور سماجی انصاف کے لیے ہمیشہ کھڑے رہیں گے۔

الہاس نگر میں 26 لاکھ 61 ہزار روپے کی ایم ڈی برآمد

ایک نائجیرین سمیت پانچ افراد گرفتار

کلیم شیخ

الہاس نگر: الہاس نگر کرائم برانچ نے نائجیریا کے منشیات فروش سمیت پانچ ملزمین کو گرفتار کر کے 26 لاکھ 61 ہزار روپے کی 131 گرام ایم ڈی پاؤڈر ڈرگس ضبط کی ہے۔ ملزمین میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ چار ملزمین نالاسوپارہ کے رہنے والے ہیں جبکہ خاتون ممبرا کی رہنے والی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پیر کی دوپہر کرائم برانچ کے کانسٹیبل راجیندر رتھوروے کو خفیہ اطلاع ملی کہ ایک خاتون نیوالی چوک سے کٹائی کے راستے میں بڑی مقدار میں منشیات لانے والی ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر سینئر پولیس انسپکٹر یوگیش اوہاد کی رہنمائی میں اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر شرنگ گوساوی، پولیس کانسٹیبل راجیندر رتھورے، گنیش گاواڈے، یوگیش واگھ، شیکھر باویکر، سریش جادھو، منگیش جادھو، رتیش ونجاری پرساد تونڈیلکر، سنجے رام شرما، ریکھا و، رتیش جادھو، سریش جادھو، کھیڈیکر، منورما سوالے، کسم شندے، اویناش پوار، اس ٹیم نے بند دیونش ڈھابہ کے سامنے جال بچھا دیا۔ اس کارروائی میں نوشین معین الدین شیخ نامی یہ خاتون پکڑی گئی۔

تلاشی کے دوران اس کے پاس سے 71.03 گرام ایم ڈی پاؤڈر برآمد ہوا جسے وہ غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کے لیے لایا تھا۔ ہل لائن پولیس اسٹیشن میں کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی۔ دوران تفتیش خاتون نے یہ مواد عمران حبیب خان سے لینے کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد پولیس نے عمران خان، حیدر علی جمیل احمد شیخ، سراج راجہ شیخ اور نائجیرین شہری چک اوگبونا اجہ کو بھی گرفتار کر لیا۔ پولیس کی اس کارروائی میں کل 131 گرام ایم ڈی پاؤڈر برآمد کیا گیا جس کی مالیت 26.61 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ اس جرم میں چاروں مرد ملزم نالاسوپارہ کے رہنے والے ہیں جبکہ خاتون نوشین شیخ ممبرا کی رہنے والی ہے۔ اس کیس کی مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر پروین کھوچرے کر رہے ہیں۔

ناسک کے دیولالی کیمپ کے قریب تیندوے کے حملے میں تین سالہ بچہ ہلاک

ناسک (یو این آئی) ناسک ضلع کے دیولالی کیمپ کے قریب وڈنر ڈومالا گاؤں میں جمعہ کی شب ایک دل دہلا دینے والے واقعہ میں تین سالہ بچے کو تیندوے نے حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والے بچے کی شناخت آیوش کرن بھگت کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا گیا کہ آیوش اپنی بہن شریا کے ساتھ گھر کے صحن میں کھیل رہا تھا کہ شریا کسی کام سے اندر گئی، اسی دوران ایک تیندوا اچانک آ نکلا اور آیوش پر جھپٹ کر اسے کھیت کی طرف گھسیٹ لے گیا۔ والدین نے جب آیوش کو گھر کے قریب نہ پایا تو تلاش شروع کی اور گھر کے پچھلے دروازے کے باہر خون کے دھبے اور کچھ فاصلے پر بچے کی پتلون برآمد ہوئی۔ واقعہ کی خبر ملتے ہی مقامی لوگوں، گاؤں کے نمائندوں، پولیس اہلکاروں اور محکمہ جنگلات کی ٹیموں نے فوری تلاش شروع کی، مگر رات کے اندھیرے نے کارروائی کو مشکل بنا دیا۔ محکمہ جنگلات نے ڈرون ٹیموں کی مدد سے بھی تلاش کی کوشش کی۔

خواتین کو بااختیار بنانا کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے

وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے ملنڈ کے مہا کوی کالی داس تھیٹر میں منعقدہ رکشا بندھن تہوار میں شرکت کی

ممبئی: خواتین کو بااختیار بنانا کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب معاشرے کی خواتین مرکزی دھارے میں آتی ہیں تب ہی اس قوم کی ترقی میں تیزی آتی ہے۔ خواتین کو معیشت کا اہم حصہ بنانے سے ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ ملک کی مجموعی ترقی خواتین کی 50 فیصد شراکت کے بغیر ممکن نہیں ہے، وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے بتایا کہ سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے 10 اضلاع میں سیونگس گروپ مالز قائم کیے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ملنڈ کے مہا کوی کالی داس تھیٹر میں منعقدہ رکشا بندھن تہوار میں شرکت کی۔ اس تقریب میں ثقافتی امور کے وزیر آشیش شیلر، ایم ایل اے مہر کوٹیچا، مقامی نمائندوں اور مختلف معززین نے شرکت کی۔

ہندو روایات میں رکشا بندھن تہوار کی اہمیت کو بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ صرف راکھی کا دھاگہ نہیں ہے بلکہ محبت کا دھاگہ ہے۔ بہن کی اپنے بھائی سے محبت کا اظہار اس تھریڈ سے ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تھریڈ کے ذریعے ایک بھائی اپنی بہن کی حفاظت کا حلف اٹھاتا ہے۔ تاہم، اب وقت آ گیا ہے کہ بھائی یہ عزم کریں کہ میں اپنی بہن کو اس قابل بناؤں گا کہ وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے خاندان کی بھی حفاظت کر سکے، انہوں نے بتایا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں خواتین کو سماجی و اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے لیے مختلف اسکیموں کے ذریعے کوششیں کر رہی ہیں۔

خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی نے بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ جیسی کئی اسکیمیں شروع کی ہیں۔ مدرا یوجنا کے استفادہ کنندگان میں 60 فیصد خواتین ہیں۔ اس سے لاکھوں خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھ پتی دیدی اسکیم کے تحت مہاراشٹر میں گزشتہ سال 25 لاکھ خواتین کو لکھپتی دیدی بنانے کا ہدف حاصل کیا گیا تھا اور اس سال بھی ریاست میں 25 لاکھ خواتین اور کل ایک کروڑ خواتین کو لکھ پتی دیدی بنانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا تجربہ بھی بتایا کہ خواتین کو دیے گئے قرضوں کی واپسی 100 فیصد ہے۔ مہاراشٹر میں لاڈکی بہین یوجنا کے ذریعے خواتین کو ماہانہ 1.500 روپے دیئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی مالی خودمختاری کے لیے اس سکیم کو آئندہ پانچ سال تک مسلسل جاری رکھا جائے گا۔

ریاستی حکومت نے لڑکیوں کے لیے اعلیٰ تعلیم مکمل طور پر مفت کر دی ہے، آج لڑکیاں KG سے PG تک مفت تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے لڑکیاں تعلیم میں بہت ترقی کر رہی ہیں جس کی ایک اچھی مثال یونیورسٹیوں میں 'گولڈ میڈل' حاصل کرنے والی لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد میں ہے۔ اب خواتین کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکے گا، وزیر اعلیٰ نے اعتماد کا اظہار کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے تمام خواتین کو رکشا بندھن کی مبارکباد دی اور یقین دلایا کہ حکومت ان کے سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑی رہے گی۔

سی بی آئی نے بدعنوانی کے معاملے میں سینئر سرکاری افسران سمیت 11 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا

ممبئی: سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کی ممبئی یونٹ نے 11 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے، جن میں ریجنل پلانٹ قرنطینہ اسٹیشن (RPQS) کے ایک جوائنٹ ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر، زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت کے ایک یونٹ شامل ہیں، ایک مبینہ بدعنوانی کے معاملے میں جہاں انہوں نے سرکاری کام انجام دینے کے لیے رشوت وصول کی تھی۔ RPQS ایک ایسی سہولت ہے جو پودوں کی بیماریوں اور کیڑوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے پودوں اور پودوں کے مواد کی درآمد اور برآمد کو منظم کرتی ہے اور زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت کے تحت ڈائریکٹوریٹ آف پلانٹ پروٹیکشن، قرنطینہ اور ذخیرہ (PPQS) کا حصہ ہے۔ سی بی آئی کے مطابق، ملزم سرکاری ملازمین نے معمول کے سرکاری کام کے لیے کسٹم کلیئرنگ ایجنٹس سے مبینہ طور پر رشوت مانگی اور قبول کی۔ سی بی آئی نے 17 جولائی کو 10 سرکاری ملازمین اور ایک پرائیویٹ کسٹمز کلیئرنگ ایجنٹ کے خلاف کیس درج کیا تھا۔ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) کے مطابق، ایک ملزم نے اپنے معمول کے سرکاری کام کو انجام دینے کے لیے دوسرے ایجنٹوں سے رشوت لینے کے لیے ایجنٹ کو ماہانہ 25,000 روپے ادا کیے تھے۔ یہ رشوتیں معائنے اور کلیئرنس کے عمل کو تیز کرنے کے لیے جمع کی گئی تھیں، خاص طور پر وقت کی حساس خراب ہونے والی اشیا اور انتخابی معائنہ کے طریقوں کے لیے، جس میں مشتبہ افراد منتخب طور پر کنسائنمنٹس کا معائنہ کریں گے جبکہ دوسروں کو مالیاتی تحفظات کے عوض مناسب امتحان کے بغیر پاس ہونے کی اجازت دی جائے گی۔

ممبئی کی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے ذریعے درآمد/برآمد کیے جانے والے پلانٹ اور پلانٹ کی مصنوعات کے لیے ایک اہم چوکی کے طور پر کام کرنے والے نوی ممبئی کے RPQS دفتر میں مبینہ بدعنوانی کی کارروائیوں سے متعلق ایک ذریعہ کی معلومات کی بنیاد پر، CBO نے ایک مشترکہ سرپرائز چیک (JSC) کیا۔ سی بی آئی کے ذریعہ نے کہا کہ ذرائع نے ملی بھگت سے بدعنوانی کے بارے میں بھی بتایا اور یہ کہ افسران درآمد کنندگان، برآمد کنندگان سے اپنے کام کے بدلے میں یا تو براہ راست یا کسٹمز کلیئرنگ ایجنٹس کے ذریعے پیسے لے رہے ہیں۔ سی بی آئی کا مشترکہ سرپرائز چیک (جے ایس سی) 16 جولائی کو وزارت زراعت کے ویجیلنس افسران کی موجودگی میں ہوا اور اس وقت گواہ بھی موجود تھے۔ چیک کے دوران مبینہ طور پر 2.26 لاکھ روپے کی بے حساب نقدی برآمد ہوئی۔ مشتبہ سرپرائز چیک ٹیم اور پنچوں کی موجودگی میں مشتبہ افراد کے انکشافات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 2,26,400 روپے کی بے حساب رقم مشتبہ سرکاری ملازمین نے کسٹمز کلیئرنگ ایجنٹ کے ذریعے دوسرے کسٹمز کلیئرنگ ایجنٹوں یا ان کے نمائندوں سے ناجائز فائدہ کے طور پر قبول کی تھی۔ سی بی آئی کے ایک سرکاری ذریعہ نے کہا کہ اپنا معمول کا کام کرنے کے لیے۔ ایف آئی آر کے مطابق، ملزم کلیئرنگ ایجنٹ بھی مبینہ طور پر چیک کے دوران دفتر میں پایا گیا۔

سی بی آئی نے مجرمانہ سازش، سرکاری ملازمین کو رشوت دینے، بدعنوان یا غیر قانونی طریقوں سے سرکاری ملازمین پر اثر انداز ہونے یا ذاتی اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے، بغیر غور و فکر کے ناجائز فائدہ حاصل کرنے سے متعلق بھارتیہ نیا سنہیتا اور بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ایجنسی دیگر سرکاری ملازمین اور نجی افراد کے مشتبہ کردار کا بھی جائزہ لے گی۔

هندی-مراٹھی

ہندی-مراٹھی زبان معاملہ: کلیان میں میرا روڈ جیسا واقعہ

ایم این ایس کارکنوں نے فوڈ اسٹال کے مالک کو مارا پیٹا

ممبئی: مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے کارکنوں نے مہاراشٹر کے تھانے ضلع کے کلیان میں فوڈ اسٹال کے مالک پر حملہ کیا۔ ان پر مراٹھی لوگوں اور راج ٹھاکرے کے خلاف غلط باتیں کہنے کا الزام ہے۔ یہ واقعہ جمعہ کو درگا ماتا مندر چوک علاقے میں پیش آیا۔ اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے علاقے میں سکیورٹی بڑھا دی ہے۔ وائرل ویڈیو میں MNS کلیان (ایسٹ) کے عہدیدار کش راجپوت اور اس کے ساتھی فوڈ اسٹال کے مالک کو پیٹتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ یہ فوڈ اسٹال جنوبی ہندوستانی کھانے فروخت کرتا ہے۔ وہ اسے معافی مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ وہ اس سے وعدہ بھی کر رہے ہیں کہ وہ آئندہ ایسی باتیں نہیں کرے گا۔

پولیس افسر نے کہا کہ ہم نے سوشل میڈیا پر کلیان واقعے کی ویڈیو دیکھی ہے۔ پولیس میں ابھی تک کوئی شکایت درج نہیں ہوئی ہے۔ یہ واقعہ تھانے ضلع کے میرا بھائیندر علاقے میں ایک شمالی ہندوستانی مٹھائی کی دکان کے مالک کو مراٹھی بولنے کی وجہ سے مار پیٹ کرنے کے پس منظر میں پیش آیا ہے۔ پولیس نے میرا بھائیندر واقعہ میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ افسر نے کہا کہ ہم نے سوشل میڈیا پر کلیان واقعہ کی ویڈیو دیکھی ہے۔ پولیس میں ابھی تک کوئی شکایت درج نہیں ہوئی ہے۔ ہم نے علاقے میں امن و امان کی نگرانی بڑھا دی ہے۔

مہاراشٹر میں سیاح محفوظ ہیں، زیادہ تر سیاح اتراکھنڈ سے لوٹ آئے: ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر گریش مہاجن کا دعویٰ

ممبئی: مہاراشٹر کے سیاح جو اتراکھنڈ کے اترکاشی ضلع کے دھرالی اور ہرشیل علاقوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان سیاحوں کو جولی گرینڈ ایئرپورٹ اور ماتالی کیمپ لایا گیا ہے اور وہ محفوظ ہیں۔ باقی سیاح مسز کرتیکا جین کی تلاش ابھی جاری ہے اور متعلقہ ایجنسیاں اس کے لیے کام کر رہی ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر گریش مہاجن نے بتایا کہ ان میں سے زیادہ تر سیاح مہاراشٹر واپس گئے، جب کہ کچھ سیاح اپنے اگلے دوروں کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ اتراکھنڈ کے اترکاشی ضلع کے دھرالی میں پیش آنے والے واقعے کے بعد ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر گریش مہاراج نے ریاست میں سیاحوں کے لیے فوری طور پر راحت اور بچاؤ کام شروع کر دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے اس واقعہ کے دوران ایک خصوصی کنٹرول روم قائم کیا ہے اور رشتہ داروں سے معلومات لے رہی ہے۔ منزل کی حالت میں سیاحوں، بزرگ شہریوں، خواتین اور بچوں کو ضروری مدد فراہم کرنا ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر مسٹر مہاجن نے کہا کہ انہیں محفوظ مقام پر منتقل کرنے کو ترجیح دی گئی ہے۔ وزیر مہاجن نے کہا، مجھے خوشی ہے کہ اترکاشی لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب کے واقعہ میں ریاست کے تمام سیاح محفوظ ہیں۔ اگر ریاست کے لوگ مشکل میں ہیں تو ان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کے مطابق اتراکھنڈ حکومت، مقامی پولیس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسیاں اور مہاراشٹر کے حکام نے ریاست بھر میں مل کر کام کرتے ہوئے سیاحوں کی حفاظت کو ترجیح دی۔ وزیر مہاجن نے کہا کہ ریاست میں جو سیاح آتے ہیں۔ ان کی واپسی کے انتظامات ریاست کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر کیے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے مسٹر مہاجن نے یہ بھی کہا کہ اترکاشی میں پھنسے ہوئے سیاحوں کے اہل خانہ کو بڑی راحت ملی ہے۔

جتیندر اوہاڑ کی سالگرہ کے موقع پر پٹیل ہائی اسکول کے سی ای او عثمان سیخانی اور سابق سینئر معلم خان محمد اسرائیل سر کو ایوارڈ

ممبئی: راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد پوار) ممبرا کلوا حلقے سے رکن اسمبلی ڈاکٹر جتیندر اوہاڑ کی سالگرہ کے موقع پر ممبرا کلوا کے سماجی اور تعلیمی خدمات انجام دینے والے پٹیل ہائی اسکول ممبرا کے سی ای او عثمان سیخانی صاحب اور سابق سینئر معلم خان محمد اسرائیل سر کو 5۔اگست 2025 دوپہر 3 بجے ایک عظیم الشان تقریب میں جتیندر اوہاڑ صاحب کے ہاتھوں، شمیم خان صاحب (صدر ممبرا کلوا راشٹروادی کانگریس پارٹی شرد پوار) شانو پٹھان صاحب، امتیاز اردو، شعیب بھائی، اور دیگر سماجی کارکنان کی موجودگی میں عالیشان ٹرافی سے نوازا گیا۔ آپ دونوں کی تعلیمی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شمیم خان صاحب نے یہ امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی آپ دونوں اپنی تعلیمی اور سماجی خدمات سے قوم کو فیضیاب کرتے رہے گے۔ اور یہ سلسلہ مستقبل میں بھی کامیابی کے ساتھ جاری رہے گا۔

بھیونڈی سے ممبرا۔امام حسینؑ کی یاد میں تاریخی پیدل سفر کا انعقاد

بھیونڈی: امام حسین علیہ السلام کی یاد میں اور کربلا کی قربانی، سچائی اور انصاف کے پیغام کو عام کرنے کے مقصد سے انجمن گلشن زہرا کے زیرِ نگرانی میں بھیونڈی کے شیعہ امام باڑہ پیرانی پاڑہ سے ممبرا کے سہانہ کمپاؤنڈ تک ایک تاریخی پیدل سفر (پدیاترا) کا آغاز ہوا۔ یہ پیدل سفر دوپہر 3 بجے شروع ہو کر امجدیہ روڈ، سُبھاش نگر، کلیان روڈ بائی پاس، مانکولی، خاری گاؤں، ممبرا رتی بندر سے ہوتا ہوا سہانہ کمپاؤنڈ ممبرا پہنچا۔ یہ پدیاترا ظلم کے خلاف آواز، حق کے لیے قربانی" کے کربلائی پیغام کے ساتھ عدل، امن اور اتحاد کا پیغام دیتے ہوئے آگے بڑھی۔ اس میں بڑی تعداد میں خواتین، مرد اور بچے بینرز، مذہبی پیغامات اور ترنگا جھنڈا لیے پُرامن طریقے سے شریک ہوئے۔ پولیس انتظامیہ کے تعاون سے یہ پیدل سفر بھیونڈی سے ممبرا تک امن، بھائی چارہ اور انسانیت کا پیغام دیتے ہوئے نکالا گیا۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ امام حسینؑ کی کربلا کی جدوجہد محض ایک مذہبی واقعہ نہیں بلکہ ظلم کے خلاف لڑائی اور انسانی اقدار کے تحفظ کی علامت ہے۔

طالبات مخلوط تعلیم سے ارتداد کا ہو رہی ہیں شکار: مولانا سید ارشد مدنی

چھ اضلاع سے سینکڑوں علماء نے شرکت کی، مخلوط تعلیم سے طالبات کے ارتداد کے رجحان کے سدباب کے لیے اہم تجاویز پیش کیں

دیوبند (عارف عثمانی) جمعیۃ علماء ہند کے زون نمبر سات (سہارنپور، شاملی، میرٹھ، بجنور، باغپت، مظفرنگر) کے زیر اہتمام دیوبند مدنی میموریل لاء کالج میں اصلاح معاشرہ کمیٹی کا ایک اہم پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند مولانا سید ارشد مدنی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مولانا مکرم قاسمی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے جبکہ کنوینز مولانا سید حبیب اللہ مدنی صدر اصلاح معاشرہ کمیٹی اتر پردیش تھے۔ چھ اضلاع سے سینکڑوں علماء نے شرکت کی اور معاشرتی برائیوں کے خاتمے خصوصاً مخلوط تعلیم سے طالبات کے ارتداد کے رجحان کے سدباب کے لیے اہم تجاویز پیش کیں۔ مولانا سید ارشد مدنی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ مخلوط تعلیم طالبات کے لیے زہر قاتل ہے جو انہیں ارتداد کی طرف دھکیل رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ مسلم بچیوں کو اسلامی ماحول میں تعلیم دینے کے لیے الگ دینی مدارس قائم کیے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ مدارس نہ صرف دینی تعلیم بلکہ معاشرتی اصلاح کے لیے بھی لازم ہیں اور مسلم مخالف قوتیں اسی لیے مدارس کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہیں۔ انہوں نے ارباب ثروت سے اپیل کی کہ وہ لڑکیوں کے دینی مدارس کے قیام کے لیے آگے آئیں تاکہ طالبات ارتداد جیسی لعنت سے محفوظ رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مساجد میں بچوں کو سورہ فاتحہ اور دس سورتیں یاد کرائی جائیں اور دینی شعور بیدار کیا جائے۔ معاشرہ میں پھیلی برائیوں سے قوم کو روکنے کے لئے علماء کرام آگے آئیں اور خوب کوششیں کریں۔ مولانا سید حبیب اللہ مدنی نے کہا کہ معاشرے میں پھیلتی برائیاں جیسے نشہ، سٹہ، جہیز، سود، اور بے حیائی سے نوجوانوں کو بچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے مساجد کے ممبر و محراب کو اصلاح معاشرہ کے لیے مؤثر ذریعہ قرار دیا اور خطباء جمعہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے بیانات میں سود بیاج، فضول خرچی جھوٹ چوری، زنا کے نقصانات کو اجاگر کریں۔ انہوں نے موبائل فون کے ذریعے پھیلنے والے نئے فتنوں پر گہری توجہ دینے اور فضائل صحابہ خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل عام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہر مسجد کے تحت کمیٹیوں کے قیام کی تجویز پیش کی جو محلّہ وار اصلاح معاشرہ کے پروگرام ترتیب دیں۔ مولانا سید اظہر مدنی ناظم کل ہند اصلاح معاشرہ کمیٹی نے کہا کہ علماء انبیاء کی وراثت کے وارث ہیں اور وہ اصلاح معاشرہ کی ذمہ داری سے کنارہ کشی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے قرآن پاک کی آیت "کنتم خیر امة" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے عقائد کی حفاظت کو اولین ترجیح قرار دیا اور کہا کہ جو کوئی عقیدہ کو خراب کرنے کی کوشش کرے اس کے خلاف ہر ممکن طریقے سے مقابلہ کیا جائے۔ انہوں نے سود کے متبادل قرض حسنہ کا نظام بنانے اور شادی بیاہ میں سادگی کو فروغ دینے کی تجویز دی۔ مولانا مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی کنوینز اصلاح معاشرہ کمیٹی ضلع سہارنپور نے گزشتہ چھ ماہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ سہارنپور کی مختلف تحصیلوں میں علماء نے اصلاحی پروگراموں میں خطابات کیے، تقریباً 120 پروگرام ہوئے تمام کی فہرست مع تاریخ مقام پروگرام اسم مقرر و عنوان درج ہے جن میں یہ رپورٹ مختلف تحصیلوں سے ہے مولانا مفتی عطاء الرحمٰن (تحصیل سہارنپور) مولانا اسعد حقانی (شہر) مولانا عامر (نکوڑ) مولانا معوز (چلکانا) مولانا شمشاد (گاگلہیڑی) مفتی عثمان (بلاک بلیاکھیڑی) مولانا آصف ندوی (چھٹملپور) مولانا عزیز اللہ ندوی (بہٹ) اور مفتی مکرم (بلاک ساڈھولی) شامل ہیں۔ انہوں نے منکرات سے بچانے اور دینی اقدار کے فروغ کے لیے عوام کو آگاہ کیا۔

مفتی ارشد نے ضلع کی رپورٹ پیش کی۔ بجنور سے مولانا مفتی نبیل راشدی مولانا کفیل مظاہری وغیرہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ مولانا مکرم قاسمی ضلع صدر جمعیۃ علماء مظفر نگر نے مظفر نگر کی رپورٹ پیش کی۔ شاملی میرٹھ باغپت کے ذمے داران نے بھی اپنے ضلع کی مکمل رپورٹ پیش کی پروگرام میں شاملی میرٹھ، باغپت، مظفرنگر بجنور سہارنپور سے سینکڑوں علماء کی شرکت نے اس پروگرام کو زون نمبر سات کے لیے ایک اہم سنگ میل بنایا۔ پروگرام میں درج ذیل اہم تجاویز پر اتفاق کیا گیا: لڑکیوں کے دینی مدارس طالبات کے لیے الگ دینی مدارس قائم کیے جائیں جہاں اسلامی ماحول میں تعلیم دی جائے تاکہ وہ ارتداد سے محفوظ رہیں۔ مخلوط تعلیم کے خلاف مہم مخلوط تعلیم کے نقصانات سے عوام کو آگاہ کیا جائے اور اس کے خلاف منظم اقدامات کیے جائیں۔ مسجد وار کمیٹیاں ہر مسجد کے تحت ایک کمیٹی بنائی جائے جو محلّہ وار اصلاح معاشرہ کے پروگرام ترتیب دے۔ خطباء جمعہ کا کردار خطباء جمعہ اپنے بیانات میں اصلاح معاشرہ کے پیغامات کو شامل کریں اور منکرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ نئے فتنوں کا تعاقب موبائل فون کے ذریعے ہی کیا جائے، جو لوگ یوٹیوب فیس بک کے ذریعے عقائد کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انکو انہیں کی زبان میں جواب دیا جائے۔ جمعیۃ علماء ہند نے فیصلہ کیا کہ اصلاح معاشرہ کے پروگراموں کو مزید منظم کیا جائے گا، ہر ضلع میں کمیٹیاں باقاعدگی سے رپورٹس پیش کریں گی۔ علماء سے اپیل کی گئی کہ وہ معاشرتی برائیوں کے خاتمے اور دینی اقدار کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ یہ پروگرام زون نمبر سات کے لیے ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا جس میں علماء نے متفقہ طور پر معاشرتی اصلاح کے عزم کا اعادہ کیا۔ پروگرام میں مفتی عطاء الرحمان جمیل قاسمی، مولانا محمد ساجد کاشفی، قاری مطیع الرحمان قاسمی، قاری آس محمد، مفتی محمد عثمان قاسمی، قاری زبیر عالم ستاری، مولانا اشتیاق قاسمی مولانا عارف قاسمی مولانا تحسین قاسمی سمیت دیگر علماء نے اصلاح معاشرہ کمیٹی کے پروگرام میں حصہ لیا۔

رکشا بندھن پر ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکار کے درمیان فوڈ پیکٹ تقسیم

پولیس والوں کی طویل ڈیوٹی کے مدنظر فوڈ پیکٹ کا انتظام کیا گیا: کوتوالی انچارج نریندر شرما

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کوتوالی کے نئے انچارج نریندر کمار شرما نے اپنا چارج سنبھالنے کے بعد رکشا بندھن کے تہوار کے موقع پر ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں کو موقع پر پہنچ کر ان کے درمیان فوڈ پیکٹ تقسیم کئے۔ اپنے اس اقدام سے اپنے ماتحت پولیس ملازمین کو انہوں نے پیار و محبت کا ایک نیا پیغام دیا۔ فوڈ پیکٹ لینے کے بعد پولیس اہلکاروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے انتظامات پہلی بار دیکھے گئے ہیں کہ ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکاروں کو اپنی ڈیوٹی کے دوران فوڈ پیکٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ کوتوالی انچارج نریندر شرما نے بتایا کہ یہ انتظامات اس لئے کئے گئے ہیں کہ رکشا بندھن کے تہوار کے موقع پر زیادہ تعداد میں خواتین اور نوجوان لڑکیاں اپنے گھروں سے نکلتی ہیں جن کی حفاظت کے لئے جگہ جگہ پر پولیس اہلکار تعینات رہتے ہیں اور انہیں ادھر ادھر نہ جانے کی سخت ہدایات دی جاتی ہیں اس لئے انہیں وقت پر کھانا مہیا کرایا گیا ہے، نئے کوتوالی انچارج نریندر شرما کا کہنا ہے کہ اگر ڈیوٹی پر تعینات پولیس اہلکار بھوک لگنے کے سبب کھانا کھانے کے لئے اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر کہیں چلے جاتے ہیں اور اس درمیان کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ جاتا ہے تو ایسی صورت حال پولیس محکمہ کے لئے تشویشناک بن جاتی اس لئے ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے پولیس اہلکاروں کے درمیان فوڈ پیکٹ تقسیم کئے گئے، کوتوالی انچارج کے اس اقدام کی پولیس محکمہ میں ستائش کی جا رہی ہے۔

رکشا بندھن کے موقع پر بھی افسران نے سمادھان دوس میں فریادیوں کے مسائل کو سنا

فریادیوں کے کچھ مسائل فوری طور پر حل کئے گئے اور کچھ شکایات کا ازالہ جلد ہی کر دیا جائے گا: ایس پی دیہات ساگر جین

دیوبند (عارف عثمانی) رکشا بندھن کا تہوار بھائی اور بہن کے آپسی محبت اور پیار کا تہوار ہے، اس دن بہنیں اپنے بھائیوں کی کلائی پر راکھی باندھتی ہیں اور بھائیوں کی سلامتی کی دعائیں کرتی ہیں جبکہ بھائی اپنی بہنوں کو پوری زندگی حفاظت کرنے وعدہ کرتے ہیں، لیکن اس تہوار کے موقع پر بھی نانوتہ تھانہ میں سمادھان دوس منعقد کیا گیا، اس موقع پر ایس پی دیہات ساگر جین اور رام پور منیہاران کی ایس ڈی ایم ڈاکٹر پورواشرما نیز دیوبند کے کوتوالی انچارج دھرمیندر کمار، ایس ایس آئی جتیندر کمار، سمادھان دوس میں شریک رہے، اس موقع پر سمادھان دوس میں آنے والے 8 فریادیوں کی ان افسران نے شکایات کو سنا اور حسب ضابطہ ان شکایات کو دور کرنے کی کوشش کی، یقین دہانی کرائی گئی، سمادھان دوس کے موقع پر آنے والے فریادیوں نے افسران کو بھی رکشا بندھن تہوار کی مبارکباد دی اور تہوار ہونے کے باوجود ان کے مسائل پر غور و فکر کرنے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

کئی گاؤں میں بھرا سیلابی پانی، پولیس و انتظامیہ الرٹ

اعلانات کر کے خالی کرائے جا رہے ہیں رام گنگا کے کنارے اور نچلے حصوں کے مکانات، 67 دیہاتوں کی فصلیں تباہ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ)

مرادآباد میں سیلاب کے پیش نظر پولیس و انتظامیہ الرٹ ہے۔ رام گنگا کے کنارے اور نچلے علاقوں کے مکانات خالی کرائے جا رہے ہیں اور اعلانات کیے جا رہے ہیں۔ ایس ایس پی ستپال انٹیل نے اسلام نگر واھرک نگلہ روڈ اور تاج پور مانی روڈ کو بند کر دیا ہے اور 24 گھنٹے کے لیے پولیس کو تعینات کر دیا ہے۔ مرادآباد میں سیلاب کے حوالے سے پولیس چوکس ہے۔ پولیس اعلانات کرتے ہوئے لوگوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کر رہی ہے۔ ایس پی سٹی کمار رن وجے سنگھ نے تھانہ ناگ پھنی اور مغل پورہ میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ ایس ایس پی نے ضلع میں سیلاب کے پیش نظر پورے ضلع کی پولیس کو الرٹ کر دیا ہے۔

رام گنگا ندی میں اتراکھنڈ سے آنے والے پانی کی وجہ سے مرادآباد ضلع میں 67 دیہاتوں کی فصلیں ڈوب گئیں اور کئی گھروں میں پانی داخل ہو گیا۔ تاج پور اور اسلام نگر کی سڑکیں جامع مسجد کے قریب پانی بھر جانے کی وجہ سے بند ہیں۔ ہرداس پور میں زیر تعمیر جمھیشور یونیورسٹی کیمپس بھی سیلاب کی زد میں ہے۔ مندھا پانڈے علاقے کے 13 گاؤں پانی میں گھرے ہوئے ہیں اور اغوان پور تک سیلابی پانی پہنچ گیا ہے۔ اتراکھنڈ سے رام گنگا ندی میں پانی آنے سے ضلع سیلاب کی زد میں آ گیا ہے۔ ضلع کے 67 دیہات میں فصلیں زیر آب آ گئی ہیں۔ جامع مسجد کے قریب پانی آنے کی وجہ سے تاج پور روڈ اور اسلام نگر روڈ کو بند کر دیا گیا ہے۔ ضلعی حکام کا خیال ہے کہ ہفتہ تک پانی کا بہاؤ کم ہو جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ابھی کام کرنا ناممکن ہے۔ سیلاب کا پانی کم ہونے پر کچھ کیا جائے گا۔ یہاں سیلاب کا پانی جامع مسجد کے قریب آ گیا ہے۔ ککھر کے علاقے میں بڑی تعداد میں لوگوں کے گھروں میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ تاج پور روڈ پر پانی بہہ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پولیس نے سڑک کو بند کر دیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی ٹیموں نے سیلاب سے متاثرہ دیہات کے 650 افراد میں خوراک تقسیم کی۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے لیے 32 میڈیکل ٹیمیں اور 30 ایمبولینسیں تعینات کی گئی ہیں۔ میڈیکل ٹیموں نے گاؤں کے 452 لوگوں کا علاج کیا ہے۔ 1181 کلورین اور ORS577 پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ ویٹرنری ڈاکٹروں نے جانوروں کو ٹیکے لگائے۔ جمعہ کو 1845 جانوروں کو ٹیکے لگائے گئے۔ اب تک کل 88947 جانوروں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

رنجش کے سبب باپ اور بیٹے کو لاٹھی ڈنڈوں سے مار پیٹ کر بری طرح زخمی کیا

معاملہ کی جانچ کی جا رہی ہے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی: کوتوالی انچارج سریندر کمار شرما

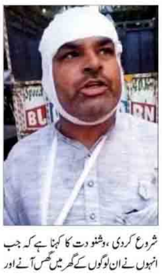

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے قریبی گاؤں کینڈکی میں رنجش کے سبب ایک خاندان پر کچھ لوگوں نے لاٹھی ڈنڈوں اور دھار دار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں ایک شخص اور اس کا بیٹا بری طرح زخمی ہو گیا۔ تفصیل کے مطابق کینڈکی گاؤں کے باشندہ وشنودت ولد ہری دت کے گھر میں چار لوگوں نے گھس کر لاٹھی ڈنڈوں اور دھار دار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ وشنودت نے بتایا کہ وہ اپنے گھر میں گھر کے افراد کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی درمیان گاؤں کے چار لوگ لاٹھی ڈنڈے اور دھار دار ہتھیار لے کر گھر میں گھس آئے اور انہوں نے گھر میں گھستے ہی گالی گلوج شروع کر دی، وشنو دت کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے ان لوگوں کے گھر میں گھس آنے اور بدتمیزی کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا تو ملزمان نے اس پر حملہ کر دیا۔ جب وشنودت کا بیٹا مہت کمار اپنے باپ کو بچانے کے لئے درمیان میں آیا تو حملہ آوروں نے اس کے ساتھ بھی بری طرح مار پیٹ کی نتیجتاً اس حملہ میں باپ اور بیٹا بری طرح زخمی ہو گئے، اس مار پیٹ کے واقعہ کے بعد وشنودت نے چاروں حملہ آوروں کے خلاف دیوبند کوتوالی میں تحریر دے کر قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ کوتوالی انچارج سریندر شرما نے بتایا کہ اس پورے معاملہ کی جانچ شروع کر دی گئی ہے، انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جمعیۃ علماء شہر مرادآباد کا وفد باڑھ سے متأثرہ علاقہ میں پہنچا

جامع مسجد وارثی نگر اور تاج پور، رامپور دوراہہ میں حالات کا جائزہ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) صدر جمعیۃ علماء اترپردیش مولانا سید اشہد رشیدی کی ہدایت کے مطابق جمعیۃ علماء شہر مرادآباد کا ایک 8 رکنی وفد نے جمعیۃ علماء شہر مرادآباد کے سرپرست مولانا عبدالجلیل خاں قاسمی کی سرپرستی میں باڑھ سے متأثرہ علاقہ رامپور دوراہا اور وارثی نگر جامع مسجد کا دورہ کیا اور حالات کا جائزہ لیا۔ مولانا عبدالجلیل خاں قاسمی نے بتایا کہ پہاڑوں پر زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے افضل گڑھ کا ڈیم خطرے میں آ چکا تھا، جس کی وجہ سے وہاں کا پانی چھوڑا گیا، ڈیم کھلنے کی وجہ سے پانی قرب وجوار کے اضلاع خاص طور سے مرادآباد بھی زد میں آ گیا۔ وفد نے متأثرہ علاقہ وارثی نگر جامع مسجد پیدل چل کر اور تاج پور رامپور دوراہا کا ٹریکٹر پر بیٹھ کر جائزہ لیا۔ انہوں بتایا کہ فی الحال حالات قابو میں ہیں اور خطرہ سے باہر ہے و پانی گھٹ رہا ہے۔ شہری جمعیۃ متحرک ہے۔ وہ انتظامیہ کے رابطہ میں ہیں۔ شہری جمعیۃ علماء متأثرین کی خدمت (خورد و نوش، عارضی رہائش وغیرہ) کے لئے بھرپور کوشش میں لگی ہے۔ وفد نے ضلع انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ متأثرین کا بھرپور خیال رکھا جائے اور عوام سے درخواست کی کہ اپنی جان کو خطرہ میں نہ ڈالیں اور اپنی بھرپور حفاظت کریں۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء آپ حضرات کی مدد کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ وفد میں مولانا عبدالجلیل قاسمی کے علاوہ مولانا رحمت علی ناظم جمعیۃ علماء شہر مرادآباد، مفتی محمد نعمان قاسمی ناظم اصلاح معاشرہ، محمد ساجد منصوری سکریٹری جمعیۃ علماء، مفتی محمد لقمان معاون ناظم اصلاح معاشرہ، مولانا انظر رشید قاسمی، مولانا محمد عمر، محمد امان اور محمد عامر ممبر وغیرہ شامل تھے۔

میوانوادہ ریلوے اسٹیشن کی خراب حالت سے مسافروں کو خطرہ، ڈویژنل ریلوے آفس سے صرف 35 کلومیٹر فاصلے پر ہے ریلوے اسٹیشن

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ڈویژنل ریلوے مینیجر آفس سے صرف 35 کلومیٹر دور واقع میوانوادہ ریلوے اسٹیشن کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ اسٹیشن کا منظر دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے مسافر کسی گھنے جنگل میں آ گئے ہوں۔ پلیٹ فارم پر دو سے تین فٹ اونچی گھاس اگ گئی ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ ڈی آر یو سی کے ممبر ڈاکٹر پون کمار جین نے میوانوادا اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر اترنے کی کوشش کی لیکن اتنی گھاس اور گندگی کی وجہ سے وہ ایسا کرنے کی ہمت نہیں کر سکے۔ انہوں نے بتایا کہ ریلوے اسٹیشن تک پہنچنے کا راستہ بھی کسی مشکل سفر سے کم نہیں۔ سڑک پر دو سے تین فٹ پانی بھر گیا ہے جو نہ صرف مسافروں بلکہ آس پاس کے لوگوں کے لیے بھی سنگین خطرہ بن گیا ہے۔ اس پانی اور اونچی گھاس میں ہمیشہ کیڑوں، سانپوں اور بچھوؤں کا خوف رہتا ہے۔ اسٹیشن کے احاطے میں مچھروں کی بھرمار بھی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے ڈینگو اور ملیریا جیسی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے۔ صورتحال اس قدر خراب ہے کہ رات کے وقت پلیٹ فارم پر لائٹس بھی دستیاب نہیں ہیں جس سے سیکورٹی خدشات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ مقامی لوگوں اور مسافروں کا کہنا ہے کہ متعدد بار شکایت کرنے کے باوجود ریلوے انتظامیہ کی جانب سے کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ پلیٹ فارم کی صفائی، راستے کی مرمت اور لائٹنگ کو فوری طور پر یقینی بنایا جائے، تاکہ مسافروں کی حفاظت اور سہولت بحال ہو سکے۔

نومنی کی حیثیت محض ایک امین کی، اس کی وجہ سے وراثت اور وصیت کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی

کل ہند اسلامک علمی اکیڈمی کی ماہانہ نشست میں مفتیانِ کرام کا فیصلہ، متعدد اہم امور کا حل پیش کیا گیا

کانپور (پریس ریلیز)

دورِ جدید میں پیش آنے والے پیچیدہ فقہی مسائل کے حل کے لئے سابق قاضی شہر مولانا محمد متین الحق اسامہ قاسمیؒ کے ذریعہ شہر کے جید علماء و مفتیان پر مشتمل پینل کل ہند اسلامک علمی اکیڈمی کانپور کی ماہانہ نشست عصر تا عشاء جمعیۃ بلڈنگ رجبی روڈ میں مفتی اقبال احمد قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں درج ذیل مسائل پر غور و خوض کر کے متفقہ حل پیش کیا گیا۔

پہلا مسئلہ یہ زیر بحث آیا کہ کسی شخص کی مملوکہ زمین میں خودرو گھاس موجود ہوں تو بغیر کاٹے اسے فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں اگر نا جائز ہے تو جواز کی کیا شکل ہے؟ اس پر غور و فکر کے بعد یہ طے پایا کہ "شرعاً خودرو گھاس مباح الاصل چیزوں میں داخل ہے، لہذا جب تک اس گھاس کے اگانے یا اس کو بچانے میں کسی عمل اور محنت کا دخل نہ ہو تب تک اس کا کوئی مالک نہیں خواہ یہ خودرو گھاس اپنی ملکیت کی زمین میں پائی جائے، لہذا بغیر کاٹے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر گھاس کے طلبگار کو گھاس والی زمین کچھ وقت کے لیے کرایہ پر دے دی جائے اور اس کرایہ داری کی مدت میں وہ گھاس کاٹ کر اپنے قبضہ میں لے لے تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا۔"

دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ اگر ایام قربانی میں کوئی شخص قربانی نہ کر سکا تو فقہا نے اس کے بدلے میں متوسط بکرے کی قیمت صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، اب سوال یہ ہے کہ یہ پوری قیمت ایک ہی مستحق کو دینا ضروری ہے یا متعدد مستحقین کو بھی دیا جا سکتا ہے؟ تو اس سلسلے میں یہ طے پایا کہ "فقہاء کے کلام میں کسی ایک فقیر پر تصدق کی کوئی قید نہیں ہے، اسلئے ایک سے زائد فقیر کو دینا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ بعض فقہی عبارت سے اشارہ ملتا ہے۔"

تیسرا مسئلہ یہ زیر بحث آیا کہ بینک وغیرہ میں نومنی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس سلسلے میں غور و فکر کے بعد یہ طے ہوا کہ "شریعت و قانون کی رو سے کسی فرد (خواہ وارث ہو یا غیر وارث) کو نومنی (نامزدگی) یہ تملیک یا ہبہ کے حکم میں نہیں ہے بلکہ یہ محض انتظامی سہولت کی ایک شکل ہے اور نامزد شخص کی حیثیت ایک امین کی ہے لہذا اس نامزدگی کی وجہ سے وراثت اور وصیت کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔"

اگلی نشست ۱۸/ربیع الاول مطابق ۱۱/ستمبر طے کی گئی اور سوالات تیار کرنے کی ذمہ داری اکیڈمی کے جنرل سکریٹری مولانا خلیل احمد مظاہری، مفتی سید محمد عثمان قاسمی اور مفتی سعود مرشد قاسمی کے سپرد کی گئی۔ نشست میں مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ اکیڈمی کے نائب صدر مفتی عبدالرشید قاسمی، مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی، مولانا محمد انیس خان قاسمی، مولانا محمد انعام اللہ قاسمی، مولانا حفظ الرحمٰن قاسمی، مفتی اظہار مکرم قاسمی، مفتی سعد نور قاسمی، مفتی محمد حسان قاسمی، مولانا امیر حمزہ قاسمی، مفتی امجد علی قاسمی، مفتی سلطان قمر قاسمی، مفتی محمد عاقب قاسمی، مولانا محمد ذکوان قاسمی، مولانا محمد حذیفہ قاسمی، مفتی مفتاح حسین قاسمی، مولانا محمد ذاکر قاسمی وغیرہ موجود رہے۔

شہری جمعیۃ علماء کی اسمبلی یونٹوں کے تحت وارڈ یونٹوں کی تشکیل آج

کانپور (پریس ریلیز) ملک کی سب سے باوقار، قدیم اور متحرک و فعال تنظیم جمعیۃ علماء ہند کے نئے ٹرم کی ممبر سازی کے بعد مقامی، ضلعی، ریاستی اور مرکزی یونٹوں کے انتخاب عمل میں آنا ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء شہر کانپور کے تحت قائم اسمبلی یونٹوں میں وارڈ سطح کی یونٹوں کے قیام کے لئے آج بروز اتوار جاجمو کے وارڈ ۲۷/۳/۷۳ اور ۹۶ کی انتخابی میٹنگ بعد مغرب جامع مسجد اشرف آباد میں، قدوائی نگر کے وارڈ ۱۶/۳۸/۸۴ کی انتخابی میٹنگ بعد نماز عشاء مدرسہ عاشق العلوم جوہی لال کالونی میں اور پڑکاپور کے وارڈ ۹۴ کی انتخابی میٹنگ بعد نماز عشاء مسجد بخشو جراح پڑکاپور میں منعقد ہوگی۔ شہری جمعیۃ علماء کے سکریٹری زبیر احمد فاروقی نے بتلایا کہ آنے والے دنوں میں مزید وارڈوں میں یونٹوں کا قیام عمل میں آئے گا۔

ایک سالہ اصلاحی و بیداری مہم کے تحت اجتماعِ خواتین جاجمو میں آج

کانپور۔ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز میں ایک اہم چیلنج خواتین اور بچیوں میں بڑھتا فکری انحراف، بے راہ روی اور دین بیزاری ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء شہر و مجلس تحفظ ختم نبوت کانپور کی جانب سے مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی زیر نگرانی پورے سال کی اصلاحی و بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔

اس ضمن آج بتاریخ ۱۰/اگست بروز اتوار دوپہر ۲/بجے سے ۴:۳۰/بجے تک رحمت مکتب یوپی لائن اشرف آباد جاجمو میں ایک روزہ اجتماعِ خواتین منعقد کیا گیا ہے جس میں مفتی اعظم کانپور مفتی اقبال احمد قاسمی اور مفتی عبدالرشید قاسمی کے خصوصی خطابات ہوں گے۔ منتظمین نے اسکی اطلاع دیتے ہوئے علاقہ کی خواتین کو بھیجنے کی اپیل کی ہے۔

پانچ ممالک کا قابض اسرائیل کی غزہ پر قبضے کی مذموم منصوبہ بندی پر سخت ردعمل

یمن کا قابض اسرائیل کے بن گوریون ایئرپورٹ سمیت عسقلان اور بئر السبع میں اہم تنصیبات پر حملے

صنعا: یمن کی مسلح افواج جو تحریک انصار اللہ الحوثی سے وابستہ ہیں نے جمعہ کی شب اعلان کیا کہ انہوں نے قابض اسرائیل کے اندر تین بڑی اور غیر معمولی فوجی کارروائیاں کامیابی سے انجام دی ہیں۔ یمنی افواج نے مرکز اطلاعات فلسطین کو جاری اپنے بیان میں وضاحت کی کہ انہوں نے قابض اسرائیل کے تین اہم اہداف کو تین ڈرون طیاروں سے نشانہ بنایا۔ پہلا ڈرون تل ابیب کے نواح میں واقع یافا کے بن گوریون ایئرپورٹ (اللد) پر گرایا گیا جبکہ باقی دو ڈرون بئر السبع اور عسقلان میں موجود اہم اور حساس تنصیبات پر داغے گئے۔ یمنی افواج نے عرب اور مسلم دنیا کو درد بھرے الفاظ میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آج آپ اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑے نہیں ہوں گے جب کہ وہ ایسی بھوک اور قحط کا شکار ہیں جسے ساری دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے تو کب کھڑے ہوں گے؟ کب اپنے دین اپنے اخلاق اپنی انسانیت اور اپنی فطرت کا پاس کریں گے؟ یمنی افواج نے مزید کہا کہ ہم ایک ایسی کھلی نسل کشی اور اجتماعی قتل عام کے سامنے ہیں جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرے گی اور یقیناً تاریخ ان بے حس اور بزدل لوگوں کو بھی نہیں بھولے گی جو خاموش تماشائی بنے رہے یا جنہوں نے اس انسانیت سوز جرم میں سازش اور شراکت کی۔ یمنی افواج نے تمام ان کمپنیوں کو سخت انتباہ دیا جو فلسطین کے مقبوضہ بندرگاہوں سے تجارتی روابط رکھتی ہیں کہ ان کے بحری جہاز کسی بھی وقت نشانہ بن سکتے ہیں چاہے ان کا سفر کسی بھی سمت ہو۔ انہوں نے ان کمپنیوں سے فوری طور پر ان بندرگاہوں کے ساتھ تمام لین دین بند کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ ان کے جہاز اور عملے محفوظ رہ سکیں۔ یمنی افواج نے واضح کیا کہ غزہ کی مدد کے لیے ان کا عزم بدستور قائم اور بڑھتا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک غزہ پر مسلط جارحیت رک نہیں جاتی اور اس کا محاصرہ ختم نہیں ہوتا۔

لندن/کینبرا (ایجنسی): آسٹریلیا، جرمنی، اٹلی، نیوزی لینڈ اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ نے قابض اسرائیل کی سیکورٹی کابینہ کی جانب سے غزہ کی پٹی پر نئی اور وسیع فوجی جارحیت کے فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ان وزرائے خارجہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ قابض اسرائیلی حکومت کے اعلان کردہ منصوبے بین الاقوامی انسانی قوانین کی کھلی خلاف ورزی کا پیش خیمہ ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ہم دو ریاستی حل کے قیام کے لیے مذاکرات کے ذریعے اپنی مشترکہ وابستگی پر قائم ہیں۔

پانچوں ممالک کے وزرائے خارجہ نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی انسانی تنظیموں کے اندراج کے حالیہ بنائے گئے ظالمانہ نظام میں فوری تبدیلی کے لیے اقدامات کرے تاکہ امدادی سرگرمیاں رکاوٹ کے بغیر جاری رہ سکیں۔

اسی حوالے سے فرانس نے بھی جمعہ کی شام قابض اسرائیلی حکومت کے غزہ پر قبضے کے منصوبے کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ یہ اقدام مکمل طور پر بند گلی میں لے جائے گا۔ فرانسیسی وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا کہ پیرس کسی بھی ایسے منصوبے کی سخت مخالفت کرتا ہے جو غزہ پر قبضے اور اس کے باسیوں کو طاقت کے ذریعے جبری بے دخل کرنے پر مبنی ہو۔

فرانسیسی وزیر خارجہ ژاں نوئل بارو نے سماجی پلیٹ فارم "ایکس" پر اپنے پیغام میں کہا کہ غزہ پر مکمل قبضہ وہاں پہلے سے جاری تباہ کن انسانی المیے کو مزید گہرا کرے گا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریش نے بھی قابض اسرائیلی حکومت کے غزہ شہر پر قبضے کے فیصلے پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ ان کے ترجمان کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ یہ فیصلہ ایک خطرناک اضافہ ہے جو پہلے سے جاری تباہ کن اثرات کو مزید سنگین بنا دے گا اور لاکھوں فلسطینیوں کی زندگیوں کو مزید خطرے میں ڈالے گا۔

بیان میں کہا گیا کہ غزہ کے فلسطینی اس وقت ایک ایسی انسانی تباہی برداشت کر رہے ہیں جس کی ہولناکی ناقابل بیان ہے۔ مزید عسکری کارروائی جبری نقل مکانی، مزید قتل و غارت اور بڑے پیمانے پر تباہی کو جنم دے گی جس سے فلسطینی عوام کی ناقابل تصور تکالیف کئی گنا بڑھ جائیں گی۔ انتونیو گوتریس نے ایک بار پھر فوری اور مستقل جنگ بندی کا مطالبہ کیا، انسانی امداد کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانے اور تمام قیدیوں و گرفتار افراد کی غیر مشروط رہائی پر زور دیا۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل کی سیکورٹی کابینہ نے جمعہ کے روز غزہ شہر پر قبضے کے منصوبے کی منظوری دی جس کے تحت شمال سے جنوب کی جانب فلسطینی آبادی کو جبراً بے دخل کیا جائے گا، شہر کا محاصرہ کر کے رہائشی علاقوں میں زمینی دراندازیاں کی جائیں گی۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں وسطی غزہ کے پناہ گزین کیمپوں پر قبضہ شامل ہے جن کے بڑے حصے پہلے ہی ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق آج غزہ کی 87 فیصد زمین قابض اسرائیل کے قبضے یا جبری خالی کرانے کے احکامات کے تحت آ چکی ہے۔ ادارے نے خبردار کیا کہ کسی بھی نئے فوجی پھیلاؤ کے اثرات نہ صرف خطرناک بلکہ مکمل تباہ کن ہوں گے۔

قابض اسرائیل کا مسلسل ظلم، القدس کے فلسطینی مکانات کو جبراً مسمار کرنے کا سلسلہ جاری

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل کی سفاکیت اور ریاستی جبر و ظلم کی تازہ داستان میں مقبوضہ بیت المقدس کے شہریوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کرنے کی کوششیں شدت اختیار کر گئی ہیں۔ قابض ریاست کی بلدیہ نے دو مرتبہ تسلسل سے صور باہر اور سلوان کے علاقوں میں فلسطینیوں کو ان کے مکانات خود منہدم کرنے پر مجبور کر دیا ہے، جبکہ ان پر جھوٹے الزامات کے تحت غیر قانونی تعمیرات کا الزام لگا کر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ کل جمعہ کو نوجوان محمد عمر سمرین کو جبراً مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے والد کے گھر کے ساتھ بنائے گئے اضافی کمرے گرا دے، جو تقریباً پچاس مربع میٹر پر مشتمل تھے، جس میں ایک کمرہ اور چھوٹا سا کچن شامل تھا۔ محمد سمرین نے بتایا کہ قابض بلدیہ کے اہلکاروں نے انہیں 21 دن کے اندر اندر خود سے یہ کمرہ مسمار کرنے کا حکم دیا ہے، جو کہ گیارہ اگست تک مکمل کرنا تھا۔ محمد نے اپنی دہائیوں کی جدوجہد بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ کمرہ اور کچن سنہ 2018ء میں اپنے والد کے پرانے گھر کے ساتھ بنایا تھا تاکہ وہ اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ رہ سکیں، کیونکہ بیت المقدس میں کرایہ کے دام ناقابل برداشت حد تک بڑھ چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض بلدیہ نے ان پر دو تعمیراتی خلاف ورزیاں عائد کی ہیں جن کی رقم چوبیس ہزار شیکل ہے، جبکہ اگر وہ خود سے مسمار نہ کریں تو انہیں ستر ہزار شیکل سے زائد جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح قابض بلدیہ نے آج حمزہ عمیرہ کو بھی جبراً مجبور کیا کہ وہ اپنے گھر کو خود منہدم کرے، جو کہ صور باہر کے جنوبی علاقے میں واقع ہے۔ حمزہ کے گھر کی عمارت تقریباً پچیس سال پرانی ہے اور اس میں سولہ افراد مقیم ہیں، جنہیں قابض ریاست کی بربریت کے باعث بے گھر کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ روز قابض بلدیہ نے سلوان کے علاقے وادی حلوہ میں فلسطینی شہری ایاد قراعین کو بھی جبراً اپنے گھر کو مسمار کرنے پر مجبور کیا تھا۔ یہ تمام کارروائیاں قابض ریاست کی فلسطینی عوام کے خلاف نسل کشی اور انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کا حصہ ہیں، جو ان کے وجود، حقِ ملکیت، اور زندگی کو مسلسل خطرات سے دوچار رکھتی ہیں۔ یہ ہولناک درندگی فلسطینیوں کی جدوجہد آزادی اور حق خود ارادیت کے خوابوں کو مسمار کرنے کی سازش ہے، جسے عالمی برادری کی فوری اور موثر مداخلت کی ضرورت ہے۔

قابض اسرائیل کی دہشتگردی، جنوبی لبنان میں صحافی شہید

لبنان: جنوبی لبنان کے علاقے النبطیہ میں قابض اسرائیل کی ظالمانہ جارحیت نے ایک لبنانی صحافی کی جان لے لی ہے۔ جمعہ کے روز قابض ریاست کے ڈرون طیارے نے اس کی کار کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں صحافی محمد شحادہ شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ سنہ 2024ء کے آخر میں طے پانے والے جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کا تازہ اور سنگین ثبوت ہے۔ لبنانی وزارت صحت نے جاری بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے الزہرانی روڈ پر کی گئی اس بمباری میں ایک ہلاکت واقع ہوئی ہے۔

لبنانی خبر رساں ایجنسی نے شہید کی شناخت "محمد شحادہ" کے طور پر کی ہے، جو کہ "ہوانا لبنان" ویب سائٹ کے مدیر اور رپورٹر تھے۔

ان کی لاش علاقے کے ایک ہسپتال منتقل کر دی گئی ہے، تاہم دشمن کی مسیّرہ طیارے اب بھی نشانے پر موجود جگہ کے اوپر کم اونچائی پر پرواز کر رہے ہیں تاکہ دہشت اور خوف کا ماحول برقرار رکھا جا سکے۔

گزشتہ روز بدھ کو بھی لبنان میں قابض ریاست کی تین فضائی حملوں میں آٹھ افراد شہید اور بارہ زخمی ہوئے، جن میں ایک شہری سوری بھی شامل ہے۔ یہ تینوں حملے ملک کے مشرقی اور جنوبی حصوں کو نشانہ بنا کر قابض ریاست کی جانب سے تین ہفتے کے دوران سب سے بڑا حملہ ثابت ہوئے۔

یاد رہے کہ قابض اسرائیل نے سنہ 2023ء کے اکتوبر آٹھ کو لبنان پر ایک وسیع حملہ شروع کیا تھا، جو سنہ 2024ء کے ستمبر تیئیس تک جاری رہا۔ اس جنگ میں چار ہزار سے زائد لبنانی شہید ہوئے اور سترہ ہزار کے قریب زخمی ہوئے۔

سنہ 2024ء کے نومبر ستائیس کو حزب اللہ اور قابض اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا، لیکن قابض ریاست نے اب تک تین ہزار سے زائد بار اس معاہدے کی خلاف ورزی کی، جس کے نتیجے میں 280 افراد ہلاک اور 586 زخمی ہو چکے ہیں، جو سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔

قابض اسرائیل آج بھی لبنان کے جنوبی حصے میں پانچ پہاڑی ٹیلوں پر قابض ہے، اور اپنی فوجی کارروائیاں، گڑھوں کی کھدائی، دھماکے اور تقریباً روزانہ کی بنیاد پر فضائی حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔

یہ تمام واقعات قابض ریاست کی مسلسل درندگی اور فلسطینی، لبنانی اور پورے خطے میں ظلم و جبر کی ایک تلخ داستان ہیں، جو صیہونی ظلم کے خلاف ہماری جدوجہد کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔

امریکی رکن کانگریس نے 'آئی پی اے سی' کو 'غیر ملکی لابی' اور اسرائیل کے غزہ پر حملوں کو 'نسل کشی' قرار دیا

واشنگٹن: امریکی کانگریس کی رکن مارجوری ٹیلر گرین نے امریکن اسرائیل پبلک افیئرز کمیٹی پر سخت تنقید کی ہے، جب اس با اثر پرو-اسرائیل لابی گروپ نے ان پر غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کو نسل کشی قرار دینے پر 'امریکی اقدار سے غداری' کا الزام لگایا۔

مارجوری ٹیلر گرین نے سوشل میڈیا پر لکھا: "جبکہ AIPAC اپنے عطیہ دہندگان سے میرے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے کہ میں 'اپنی امریکی اقدار سے غداری کر رہی ہوں'، حقیقت یہ ہے کہ AIPAC ایک ملین فیصد اسرائیل کے لیے کام اور لابی کارروائیوں کی خدمات ادا کرتا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "میں جتنی امریکی ہو سکتی ہوں، ہوں! مجھے خریدا نہیں جا سکتا اور میں پیچھے ہٹنے والی نہیں ہوں۔ لے آؤ، جو لانا ہے"۔ اس سے پہلے AIPAC نے اپنے حامیوں کو ایک فنڈ ریزنگ ای میل بھیجی، جس میں کہا گیا کہ "آپ رشیدہ طلیب اور الہان عمر سے اسرائیل مخالف الزامات کی توقع کرتے ہیں لیکن اب مارجوری ٹیلر گرین بھی ان کی صفوں میں شامل ہو گئی ہیں، وہ بھی نفرت انگیز بیانات دے رہی ہیں اور امریکہ-اسرائیل اتحاد کے خلاف ووٹ دے رہی ہیں"۔ جمعرات کو گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ "میں کانگریس کے ان چند اراکین میں سے ہوں جو AIPAC سے پیسے نہیں لیتے، جو ریپبلکنز کو ڈیموکریٹس کے مقابلے میں کہیں زیادہ رقم عطیہ کرتا ہے"۔ لابی گروپ نے گرین کے تبصروں کو 'قابل نفرت' قرار دیتے ہوئے کہا کہ "مارجوری ٹیلر گرین اسرائیل مخالف اسکواڈ کی نئی رکن ہیں۔ وہ شاید سوچتی ہیں کہ اس سے انہیں انتہائی بائیں بازو یا آن لائن انتہا پسندوں سے تعریف ملے گی لیکن ہم اسے اسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ امریکی اقدار سے غداری اور حقیقت کا خطرناک بگاڑ بنا ہے"۔

غزہ پر دہشتگرد صیہونی حکومت کے قبضے کا منصوبہ؛ ایرانی وزارت خارجہ کا ردعمل

تہران: ترجمان دفتر خارجہ اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ شہر غزہ پر مکمل قبضہ کرنے اور یہاں کے باشندوں کو زبردستی بے دخل کرنے کے منصوبے کا مقصد، فلسطینی قوم کی نسل کشی کی تکمیل ہے۔

انہوں نے کہا کہ صیہونی حکومت پر تاریخی سرزمین فلسطین میں جنگی جرائم اور نسل کشی پر بین الاقوامی فوجداری عدالت اور بین الاقوامی عدالت انصاف میں مقدمہ چل رہا ہے اور یہ غیر قانونی فیصلہ، غزہ میں اس کے ہاتھوں فلسطینیوں کی نسل کشی کا ایک اور ثبوت ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ اسماعیل بقائی نے کہا کہ اقوام متحدہ اور دنیا کی سبھی حکومتوں کا قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ امریکا اور بعض دیگر مغربی ملکوں کی حمایت سے جاری صیہونی حکومت کے وحشیانہ اور نسل کشی کے جرائم روکنے کے لئے ضروری اقدام کریں۔ انہوں نے بتایا کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے او آئی سی کے سیکریٹریٹ اور اسی طرح، سعودی عرب سے جہاں اسلامی تعاون تنظیم کا ہیڈکوارٹر ہے اور ترکیہ سے جو اس وقت اس تنظیم کا سربراہ ہے، غزہ کے بارے میں ہنگامی اجلاس کا مطالبہ کیا ہے۔

مسلم ظلم و جبر کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں: فلسطینی عالم دین

غزہ: فلسطین کی اسلامی کونسل کے سربراہ شیخ سعید قاسم نے العالم نیوز نیٹ ورک کے خصوصی پروگرام "الی القدس" میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیائے اسلام کو اس خیال سے ماورا ہو کر آج اٹھ کھڑے ہو جانا چاہیے کہ ان کی حکومت نہیں چاہتی یا حکومت کمزور اور ناتواں ہے۔

عراق کے اربعین ملین مارچ کے دوران العالم نیوز چینل سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امام حسین (ع) نے اپنے ساتھیوں کی ایک قلیل تعداد کے ہمراہ قیام کیا جب کہ آپ کو معلوم تھا کہ آپ ایک بڑی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور آپ اس راہ میں شہید ہو جائیں گے مگر اس کے باوجود آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ فلسطینی عالم دین نے کہا کہ آج کے لوگوں پر فرض ہے کہ وہ اُن نظاموں، ان کے حکمرانوں اور فوجوں پر بھروسہ نہ کریں جنہیں استعمار، سامراج اور صیہونیت کی خدمت کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ صیہونی جرائم و بربریت کا حوالہ دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی مدد کے لئے پکارے اور ہم اس کی مدد نہ کریں تو گویا ہم مردہ ہو چکے ہیں اور دنیا کے بہاؤ میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ فلسطینی عالم دین نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اگر امام حسین (ع) نے موت اور شہادت کو اپنی آغوش میں نہ لیا ہوتا تو آپ کا نام تاریخ میں گم ہو چکا ہوتا اور آج کوئی آپ کا نام لیوا نہ ہوتا مگر آپ نے موت اور شہادت کو گلے لگایا اور نتیجے میں آج آپ زندہ و پائندہ ہیں۔

روشنی کا تعاقب کرتی غزہ کی ننھی سیلا جس کی ماں کا آخری ارمان اپنی لخت جگر کی بینائی بچانا ہے

غزہ: غزہ کی معصوم سیلا جب صرف پانچ ماہ کی تھی، تب سے اس نے دنیا کو ویسا نہیں دیکھا جیسا ہم دیکھتے ہیں۔ ماں کا چہرہ پہچان سکی، نہ ہاتھوں میں کھلونا جانا، نہ آسمان کا رنگ دیکھا۔ اس کی چھوٹی سی دنیا میں بس ایک جستجو تھی۔ وہ جستجو روشنی کی تلاش تھی جہاں بھی اسے کوئی جھلک ملتی، وہ اس کے پیچھے دوڑ پڑتی، جیسے زندگی کی آخری کرن کو تھامنا چاہتی ہو۔

ہر صبح وہ کھڑکی کی طرف سر اٹھا کر دھیرے سے پوچھتی "ماما...... سورج نکل آیا؟"

اس کی ماں 38 سالہ رنا محیسن آنسو چھپاتے ہوئے ہلکی سی کانپتی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتیں "ہاں بیٹی۔ سورج ہمیشہ تمہارے لیے چمکتا ہے"۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ سیلا کی آنکھوں میں سورج کا نور دن بہ دن مدھم ہوتا جا رہا تھا۔

ابتدا میں رنا کو لگا شاید بیٹی عام بچوں کی طرح روشنی پسند کرتی ہے، مگر جب سیلا دیواروں سے ٹکرانے لگی اور ماں کا چہرہ دیکھنے کے بجائے ہاتھوں سے ٹٹولنے لگی تو وہ سمجھ گئیں کہ معاملہ سنگین ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسے پیدائشی موتیا ہے اور فوری آپریشن کے بعد لینز لگانے کی ضرورت ہے۔ وہ بھی غزہ سے باہر۔ پہلا آپریشن ہوا مگر یہ صرف ایک لمبے سفر کی پہلی منزل تھی، ایک ایسا سفر جو جنگ اور محاصرے نے شروع ہونے سے پہلے ہی روک دیا۔ جب سیلا ایک سال کی ہوئی غزہ پر جنگ مسلط ہو چکی تھی۔ سرحدیں بند کر دی گئیں، علاج کے تمام کاغذات اور سفارشات سرحدوں کے اس پار اٹک گئیں۔

رنا اپنی بیٹی کی ایک پرانی تصویر تھامے کہتی ہیں "وہ روشنی دیکھ کر ہنستی تھی، مگر اب شام ہوتے ہی کہتی ہے ماما۔ میں سونا چاہتی ہوں، رات میں کچھ دکھائی نہیں دیتا"۔

اب سیلا کی بینائی بچانے کے لیے لینز اور قرنیہ کے حلقے لگانا ناگزیر ہیں۔ تاخیر کا مطلب ہے ہمیشہ کے لیے اندھیرا۔ ہر گزرتے دن اس کے اندر کی ایک اور روشنی بجھ جاتی ہے۔ رنا اب کاغذوں اور فائلوں کی فکر نہیں کرتیں، بس ایک خوف ستاتا ہے کہ "اگر بیٹی نے بینائی کھو دی تو وہ اپنے شہید بھائیوں کی تصویریں کیسے دیکھے گی؟

انہیں یاد کیسے رکھے گی؟" رنا کا پہلا بیٹا 15 سال کا بچہ تھا جو قابض اسرائیل کے فضائی حملے میں شہید ہوا جب وہ اسکول آف دی گفٹڈ میں تھا۔ چند ہفتوں بعد 19 سالہ دوسرا بیٹا بھی شمال مغربی غزہ میں امداد کا انتظار کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ اب رنا کے پاس دنیا میں جو کچھ بچا ہے۔ وہ صرف سیلا ہے۔ رات کو ماں بیٹی ایک چھوٹی سی شمع جلا کر بیٹھتی ہیں تاکہ تھوڑا سا نور قائم رہے۔ سیلا اسے نرمی سے پکڑ کر کہتی ہے "ماما...... یہ شمع اچھی ہے مگر چھوٹی، سورج جیسی نہیں"۔

رنا اسے سینے سے لگا کر اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیتی ہیں تاکہ بیٹی کو ان کی آنکھوں کے آنسو اور بجھتی ہوئی امید نہ دکھائی دے۔ رنا کی خواہش بس اتنی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو بچا سکیں، اسے دنیا دیکھنے کا حق واپس دلا سکیں۔ زندگی دیکھنے کا حق۔ اپنی ماں کی مسکراہٹ دیکھنے کا حق۔

مقامی طبی ذرائع کے مطابق غزہ میں پچیس ہزار سے زائد مریض ایک سال سے زیادہ عرصے سے رفح بارڈر کے کھلنے کے منتظر ہیں، جن میں سیلا جیسے بچے بھی شامل ہیں، جن کی صرف ایک آرزو ہے کہ وہ جئیں، وہ دیکھ سکیں، ان کے دل کا آخری چراغ بجھنے نہ پائے۔ سیلا، جو ابھی تک اپنے ننھے ہاتھوں سے روشنی کو تھامے ہوئے ہے، ہمیشہ کے لیے اس سے محروم ہو سکتی ہے اگر اس کی آنکھیں محاصرے کے پیچھے یوں ہی قید رہیں۔

غزہ میں بھوک کے سائے، حاملہ خواتین اور شکم میں موجود بچے موت کے دہانے پر

غزہ: غزہ کے محصور و قحط زدہ باشندوں کی زندگی کا دائرہ ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید تنگ ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہونے والوں میں وہ بھی شامل ہیں جو ابھی دنیا میں قدم نہیں رکھ پائے۔ حاملہ خواتین جنہیں صحت کی معیاری سہولیات اور متوازن غذائی نظام کی اشد ضرورت ہے، اس سخت اور غیر انسانی محاصرے کے تحت شدید اذیتوں کا شکار ہیں۔ ان کے لیے کھانے پینے کی اشیاء نہ صرف معدوم بلکہ ان کی عدم موجودگی زندگی کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہے۔

حاملہ خواتین کو درپیش خطرہ صرف ان کی ذاتی صحت تک محدود نہیں بلکہ ان کے پیٹ میں پلنے والے معصوم جنین بھی اس خوفناک صورتحال کا شکار ہیں۔ ماؤں کے شکموں میں موجود بچوں کو مناسب خوراک اور صحت کی سہولیات کی عدم فراہمی سے نہ صرف پیدائش کے وقت مسائل لاحق ہوتے ہیں بلکہ ان کی زندگی کے ابتدائی مراحل میں بھی شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بچوں میں جسمانی نقائص، نشوونما کی کمزوری اور دیگر جان لیوا بیماریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

"حمل پر موت کا فیصلہ"

اقوام متحدہ کی تنظیم برائے آبادی نے "ایکس" پلیٹ فارم پر کہا ہے کہ غزہ کی حاملہ خواتین بھوک سے تڑپ رہی ہیں، وہ دائمی خوف میں زندگی گزار رہی ہیں، اور وہ ایسی غیر انسانی حالات میں بچوں کو جنم دینے پر مجبور ہیں جہاں صحت کی کوئی سہولت موجود نہیں۔ تنظیم نے بتایا کہ ہر تین میں ایک حمل شدید خطرے کی کیفیت میں ہے، اور ہر پانچ میں سے ایک بچہ یا تو قبل از وقت پیدا ہوتا ہے یا کم وزن کا حامل ہوتا ہے، جبکہ چالیس فیصد حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی مائیں شدید غذائی قلت کا شکار ہیں۔

تنظیم نے واضح کیا کہ یہ محض ایک صحت کا مسئلہ نہیں بلکہ حاملہ ماؤں اور ان کے جنینوں کی زندگیوں پر موت کا فیصلہ ہے، خاص طور پر جب عالمی برادری انسانی بحران کو روکنے میں مکمل ناکام ہے۔

منظم درندگی کا منظر

صحت کی وزارت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے کہا ہے کہ اب تک ایک سو اسی افراد کی جان بھوک سے جا چکی ہے، جن میں تیرہ بچے شامل ہیں۔ انہوں نے "ایکس" پر کہا کہ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں پانچ افراد شدید غذائی قلت کی وجہ سے شہید ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس صورتحال کو قدرتی آفت قرار دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک منظم درندگی ہے جو محاصرہ اور بین الاقوامی خاموشی کے ساتھ کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر البرش نے سوال کیا کہ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ایک بچہ محض اس لیے مر جائے کہ اسے کھانے کو کچھ نہ ملا؟ انہوں نے کہا کہ ہر بچہ جو بھوک کی وجہ سے مرا، اسے ایک دودھ کے ڈبے سے بچایا جا سکتا تھا۔ ہر جان جو گئی، وہ ایک دانے، ایک دوا کی خوراک اور ایک رحم دل نگاہ کی منتظر تھی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ کی قحط ایک قدرتی آفت نہیں بلکہ ایک مکمل جنگی جرم ہے۔

انہوں نے شمالی غزہ کے دو بچوں، عدی اور محمد مہر ※ کی تصاویر شیئر کیں جو شدید غذائی قلت سے لڑ رہے ہیں جہاں خوراک خواب اور دودھ ایک شاہ خرچ کی طرح ہے، جبکہ مستقبل غیر یقینی ہے۔

تباہ کن اعداد و شمار

ادارہ "ڈاکٹرز وِد آؤٹ بارڈرز" نے بتایا کہ ہر چار بچوں میں ایک اور حاملہ خواتین غذائی قلت کا شکار ہیں کیونکہ قابض اسرائیل کی جانب سے جاری قحط کی پالیسی جاری ہے۔ ادارے نے کہا کہ چوبیس فیصد بچوں اور حاملہ خواتین جن کا معائنہ کیا گیا، وہ غذائی قلت کا شکار ہیں۔ انہوں نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں غذائی سامان اور طبی امداد کی آزادانہ فراہمی کی اجازت دے۔

خاموش قتل عام

ان اعداد و شمار نے سوشل میڈیا پر غم و غصے کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ فعالین نے غزہ کی خواتین اور بچوں کی حالت زار پر اپنی صدمہ و ہمدردی کا اظہار کیا جو سنہ 2023ء سے زائد عرصہ سے قابض اسرائیل کے سخت محاصرے، بین الاقوامی خاموشی اور قحط کی جان لیوا فضا میں زندگی گزار رہے ہیں۔ انہیں ایک خاموش قتل عام قرار دیا گیا ہے جس میں پوری دنیا کی نظر خاموشی سے جھکی ہوئی ہے۔ یہ حالت محض قحط نہیں بلکہ نسل کشی کا پہلو ہے جو غزہ کے معصوم بچوں اور خواتین کے مستقبل کو تباہ کر رہی ہے۔

متعدد فعالین نے بتایا کہ ہزاروں بچے کئی ماہ سے ایک قطرہ دودھ، ایک ٹکڑا پنیر یا کسی قسم کی میٹھی چیز سے محروم ہیں۔ جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لیے ضروری تمام غذائی اجزاء غائب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے جسم آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں، غذائی قلت کی شدت سے نمو رک گئی ہے، ہڈیاں کمزور ہو رہی ہیں، پٹھے سکڑ رہے ہیں، وٹامنز کی کمی اور خون کی کمی نے ان کی حالت مزید خراب کر دی ہے۔ یہ منظر غزہ کے قابض اسرائیل کے ظلم کی نہ ختم ہونے والی داستان ہے۔

ایک فعال نے لکھا کہ یہ مناظر قرون وسطیٰ کی قحط کی نہیں بلکہ آج کے غزہ کی ہے، جہاں قابض اسرائیل بمباری کے علاوہ منظم بھوک مار کر بھی قتل کر رہا ہے۔

نشوونما سے محروم بچے

ایک ماں نے دردناک انداز میں اپنی داستان سنائی کہ ان کا بیٹا، جو کبھی آسانی سے اپنے دانت نکال لیتا تھا، سنہ 2023ء کے بعد سے چار دانت نہ نکال سکا کیونکہ وہ صرف مسور کی دال، میکرونی اور سخت روٹی کھا رہا ہے۔ فعالین نے حاملہ خواتین کی صورتحال کے حوالے سے بھی افسردہ پیغامات شیئر کیے۔ بتایا گیا کہ یہ خواتین صرف بچوں کو نہیں بلکہ خوف، بھوک، تھکاوٹ اور ناامیدی کو بھی اپنے پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہیں۔ عورتیں زچگی کے کمرے میں کمزور جسم کے ساتھ داخل ہوتی ہیں اور کمزور سانسوں والا بچہ لے کر نکلتی ہیں۔ شدید محاصرے، خوراک اور دوا کی کمی اور بیماریوں کے پھیلاؤ نے انہیں ناقابل برداشت مشکلات میں ڈال دیا ہے۔

فعالین نے کہا کہ حاملہ خواتین قحط اور غذائی قلت کے خطرات سے دوچار ہیں۔ ہر تین میں ایک حمل کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ کئی حاملہ خواتین موت کو ترجیح دیتی ہیں کیونکہ انہیں مکمل صحت کی سہولیات اور خوراک نہیں مل رہی۔

انہوں نے درد بھرے انداز میں سوال کیا: بچوں کے ساتھ آپ نے کیا کیا؟ دنیا کیسے سو سکتی ہے جب بچے بھوک سے لڑ رہے ہیں، مائیں جنین کے لیے ایک نوالہ مانگ رہی ہیں اور باپ اپنے پھٹے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو مرنے دیتا ہے؟

چالیس ہزار نوزائیدہ موت کے دہانے پر

غزہ کی حکومتی میڈیا آفس نے خبردار کیا ہے کہ چالیس ہزار سے زائد بچے جو اپنا پہلا سال مکمل نہیں کر پائے، قابض اسرائیل کی طرف سے لگائی گئی خاندانی پابندیوں کی وجہ سے موت کے خطرے میں ہیں کیونکہ قابض فوج بچوں کا دودھ تک داخل نہیں کر رہی۔

سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل امریکہ کی حمایت میں غزہ پر ایک نسل کشی کی جنگ مسلط کیے ہوئے ہے، جس میں قتل، بھوک، تباہی اور جبری بے دخلی شامل ہے، عالمی اپیلوں اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔